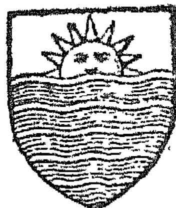
EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

PERSIAN SELECTIONS

پیرایهٔ خرد



RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

اِعرابوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی ۔	تھندھار
۲	نونِ غنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا ۔	رانْد۔ جاں ۔
۳	یاے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وُہ دائرے کی لکھی گئی ہے ۔	کشتی
۴	یاے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئی ہیں ۔	ملے۔ گئے۔ جائے۔ اوڑلے ۔
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی ۔ اُس کے نیچے آڑھی لکیر ہے ۔	خُود۔ خویش ۔
۶	حرفِ مفتوح پر وہیں زبر لکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شُبہ پڑتا ہے[۱] ۔	ہمالیہ۔ زیور۔ غور۔ سیر ۔

[۱] باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو ۔

فہرستِ مضامین

مُنتخباتِ فارسی

در گُفتگُوے یومیّہ

در خُصُوصِ سواری

احمد بیگ (بگزادہ[1]) - کریم (پاکار)!

کریم - بلے آقا +

احمد بیگ - مہتر[2] ما را صدا کن - کہ اسپم را بیروں بکشد و زینِ سواری رُویش[3] بر گزارد +

کریم - او اسپہا[4] را عرق گیری و قشو[5] مے کرد - حالا براے کارے رفتہ است +

احمد بیگ - میر آخور[6] کجا

[1] بگزادہ - بگ سردار کو کہتے ہیں - یعنی سردار زادہ - خان زادہ - ہندی میں ٹھیک اس کا ترجمہ صاحب زادہ ہے + [2] مہتر - سائیس + [3] محاورہ ہے کہ ہر چیز کے اُوپر کو رُو کہتے ہیں + [4] اسپہا - اسپ کی جمع ہے - یعنی گھوڑے - اہلِ زباں کا محاورہ ہے کہ ہاے ہوز اور الف سے جمع کرنے کی جگہ محض الف سے جمع کر لیتے ہیں - مثلاً سربازا - رفیقا وغیرہ اور اسپ میں باے فارسی کی جگہ باے مُوحّدہ بولتے ہیں + [5] قشو - کھریرا + [6] میر آخور - داروغہِ اِصطبل +

رفتہ است ؟
کریم - آقا! او ہم بہ سرکشیٔ[1]
ایلخی رفتہ است +
احمد بیگ - چلو دار[2] ما
کجا شت +
کریم - عقب نعلبند
رفتہ است +
احمد بیگ - تو خودت
چہ مے کنی ؟
کریم - من پئین[3] را بہ
پاڑو[4] از زیرِ پاے قاطرہا دور

مے کنم +
احمد بیگ - تو این کارہا
را بہ پاکار[5] دیگر ہشیار - خودت
پیش من بیا +
کریم - پاکارِ دیگر طویلہ[6]
کاہ کشی بہ دوش گرفتہ
براے آوردنِ کاہ بہ باغ
رفتہ است +
احمد بیگ - میر[7] آخورِ
ما چہ کار مے کند +
کریم - زین و تنگلتو[8]

[1] سرکشیٔ ایلخی - گھوڑیوں کے گلّے کو جہاں بچھیرے پیدا ہوتے ہیں ایلخی - اور اُس کے جائزہ یا ملاحظہ یا انتخاب اور چھانٹ کو سرکشی کہتے ہیں + [2] چلو دار - گھوڑے پر سوار کرانے والا - کوتل گھوڑا تھامنے والا + سوا سائیس کے جس کو جہتر کہتے ہیں - ایک دوسرا شخص چلو دار ہوتا ہے - اُس کا کام یہ ہے - کہ گھوڑا تیار کرے - اور سواری کے واسطے حاضر کر کے باگ ڈور پکڑے کھڑا رہے + [3] پئین - گھوڑوں کی لید + [4] پاڑو - پھاوڑہ + [5] پاکار - سائیس + [6] طویلہ کاہ کشی - گھاس باندھنے کی جالی + [7] میر آخور - داروغۂ بگھی خانہ + [8] تنگلتو - گھوڑے کا سامانِ چرمی +

اِصلاح طلب بُود - آنرا پیشِ
سراج بُردہ است +
احمد بیگ - خیر - حالا
تو کارِ خُودت را بگذار -
و اسب و زینِ سوارئے ما را
بیار +
کریم - کُدام اسب را ؟
احمد بیگ - نُقرۂ خنگِ
ما را +
کریم - آقا زادہ سوارش
شُدہ بگردش رفتہ است +
احمد بیگ - اگر نُقرۂ خنگِ
ما موجُود نیست - آں کُرّۂ کہر[1]
را بیرُوں بکش +
کریم - او بیمار شُد است +
احمد بیگ - چہ طور بیمار
شُدہ است ؟

کریم - دیروز خواہر زادۂ
شُما او را بہ گردش بُردہ
بُود - یُورتمہ[2] مے تاخت -
پایش در گُود[3] اُفتاد -
ناگُلا[4] بر زمیں خُوردہ لنگ
شُدہ است +
احمد بیگ - چرا او را
یُورغہ[5] نتاخت تا از اُفتادن
محفُوظ ماند ؟
کریم - آنہا ہمیشہ یُورتمہ
مے تازند +
احمد بیگ - برَو - تو
آں کُرنگِ سرکشِ ما را اگر
مے تُوانی - بیرُوں بکش -
و سازِ انگریزی رُویش
بگذار +
کریم - او را برادر زادۂ

---

[1] کہر - کُرنگ + [2] یُورتمہ - پویہ دَوڑ + واؤ اِظہارِ حرکت
کے واسطے ہے + [3] گُود - گڑھا - نشیب - کھتہ - گہراؤ +
[4] ناگُلا - بے ڈھب + [5] یُورغہ - گھوڑے کی وہ چال ہے -
جس کو دُڑکی یا دُلکی کہتے ہیں - واؤ اِس میں حرفِ اظہارِ حرکت
کے واسطے ہے +

شما به کالسکہ[1] بستہ بردہ است +
احمد بیگ - آیا در
اصطبل از برائے سواری
ما ہیچ اسپ باقی نماندہ
است ؟
کریم - یک قاطر ماچگی
در طویلہ باقی است - مگر
خیلے چموش[2] و بد رگ
است - اگر بفرمائید - آں
الاغ[3] را پالانِ سواری بر
رویش بگزارم - بمرگِ خودم
کہ در رفتن خیلے رہوار
است - من ہر روز سوارش

شدہ ام +
احمد بیگ - برو
از طویلۂ آقا دائی ما یک
اسپ برائے زین سواری
ما بیار +
کریم - اسپہائے شاں
امروز بہ اسپ دوانی[4]
رفتہ اند +
احمد بیگ - برو - از
اصطبلِ عموئے ما اسپِ
شبرنگِ دیروز را بیار +
کریم - آقا! ایں اسپ
سواری حاضر است +

[1] کالس بر وزنِ نالش - اور کاف بحسب محاورہ تصغیر کا کاف ہے - جیسے مرد - مردک + زن - زنک + یہ لفظ عام طور پر بگھی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے - خواہ کسی قسم کی بگھی ہو - یعنی اسم نکرہ ہے - کہ بگھی کے کل انواع پر بولا جاتا ہے - اور اس کا ماخذ انگریزی لفظ کالیش (Calash) ہے - کالیش کو کالیس مفرس کرکے آخر میں تصغیر کا کاف لگا دیا ہے - بعض اہلِ زبان بجائے کاف کے گاف لگا کر کالسگہ بولتے ہیں - یہ صرف لہجہ کا تغیر ہے + [2] چموش - سرکش + بد رگ - بد ذات +
[3] الاغ - ڈاک کا گھوڑا + [4] اسپ دوانی - گھڑ دوڑ +

احمد بیگ - زینش را
درشت کن - ببیں قاش زیں
کج بنظر مے آید +
کریم - آقا! ایں اسب
لگام و پاردم[1] ندارد +
احمد بیگ - لگام و
پاردمش را کجا گم کردۂ ؟
کریم - در بین راه برو
سوار شده بودم - ہمینکہ
پا به رکاب آوردم - ایں
شروع به گهگیری[2] نهاد -
شلاق[3] زدم - لگد پرانید -
رکاب کردم - سیخ شد - از
زین پرت[4] شدم - لجام از
دستم گسیخت و گریخت -
زین و برگ[5] را نمے دانم -
کجا انداخته است +
احمد بیگ - تو
چرا برو سوار شده
بودی ؟
کریم - مے خواستم رفتارش
را به بینم +
احمد بیگ - ایں
خیلے بد رگ است -
برو - ایں را پس داده
بیا +
کریم - باز از برائے
شما الاغ خود را پالان
بیندازم +
احمد بیگ - نفست[6]
بگیر - و برو - ما چه
خاطر هائے ما را به

[1] پاردم - دمچی + [2] گهگیری - اڑی کرنا + [3] شلاق - قمچی - تازیانہ + [4] پرت شدم - لوٹ پڑا + [5] زین و برگ - زین تو معروف چیز ہے - اور برگ گھوڑے کے تمام ساز و سامان چرمی کو کہتے ہیں + [6] نفست بگیر - یعنی چپ رہ +

دُرُشکۂ[1] سرِ بازِ مارا بشد +
کریم - آقا! تکرِ عرادۂ[2] اش
از دیروز شکستہ شدہ است +
احمد بیگ - گاریِ[3] ما را
کہ بردہ است ؟
کریم - پسرِ آقا دائیِ
شما بردہ است +
احمد بیگ - ایں پول
بگیر و از ادارۂ[4] ترن[5] وائی
یک بلیت[6] برائے من
بیار - کہ تا استاسیونِ[7] ریل
برسم +
کریم - بلے ترن وائی -
خیلے آرام[8] و سنگین حرکت
مے کند +

[1] دُرُشکہ - ہلکی سبک بگھی - یعنی زمیں دوز گاڑی - منجملہ بگھی کے اقسام کے یہ بھی ایک قسم کی گاڑی ہے - کسی قدر نیچی اور سبک سقف دار اور بلا سقف دونو طرح کی ہوتی ہے - یہ لفظ انگریزی دو اسموں سے مرکّب ہے - یعنی ڈرائی چیس (Dry chase) سے مفرّس ہوا ہے - فارسی میں سی اینچ کا بدلا شین ہے - آخر میں کاف بحسبِ محاورۂ اہلِ ایران تصغیر کا ہے + [2] تکرِ عرادہ - عرادہ چرخ اور گاڑی کے پہیے کو کہتے ہیں - تکر اس کے دھرے کو کہتے ہیں + [3] گاری - چار پہیے کی گاڑی - چوپہیہ بگھی - چھت دار گاڑی + [4] ادارہ - دفتر - محکمہ - کارخانہ + [5] ترن وائی - ٹریموے (Tramway) کا مفرّس ہے - یعنی گھوڑوں کی ریل + [6] بلیت - سند - رقعہ - ٹکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفرّس ہے + [7] اِستاسیون - ریل کا سٹیشن + [8] آرام و سنگین حرکت کردن - بے تکان اور آہستہ چلنا +

سیر و گردش

رُستم خاں۔ حاتم خاں آقا! بیائید۔ یک دقیقہ سیر و گردش بکنیم +

حاتم خاں۔ یک خُردہ صبر کنید۔ تا الماس بیگ را صدا زنم۔ کہ او ہم ہمراہِ ما بیاید +

رُستم خاں۔ وا ایستید۔ راہِ عبور خیلے بد است +

الماس بیگ۔ بلے۔ در بینِ راہ خیلے گِل و شُل بہ نظر مے آید +

حاتم خاں۔ متجاوز از یک فرسنگ گِل است +

رُستم خاں۔ معلوم میشود۔ کہ سیلاب ایں زمین را گود[1] کردہ است +

حاتم خاں۔ حالا ما از کدام راہ برویم؟

الماس بیگ۔ از راہے کہ جلوِ شما ست +

حاتم خاں۔ ایں راہِ سرِ[2] بالا بکجا مے رود؟

الماس بیگ۔ یک راست بسمتِ ریستاں مے رسد +

رُستم خاں۔ ایں راہ ہموار بہ نظر نمے آید +

الماس بیگ۔ خیر۔ ایں راہ ہمہ جا ناقُلا[3] و پشت و بلند است +

حاتم خاں۔ ایں کوہ بالمرّہ[4] کچل[5] است +

ا گود۔ گڑھا۔ نشیب + ۲ سر بالا۔ چڑھائی۔ ڈھلوان۔ بلندی + ۳ ناقلا۔ بے ڈھب۔ ناہموار + ۴ بالمرّہ۔ بالکل۔ تمام + ۵ کچل۔ گنجا + کوہِ کچل۔ گنجا پہاڑ جس پر درخت اور گھاس نہ ہو +

الماس بیگ - چونکہ از گیاہ اثرے ندارد - خاکش[1] ہمہ دلگیر اشت +

رستم خاں - شاید ازیں گردنہ[2] بہ آں دماغۂ[3] کوہ مے تواں رفت +

الماس بیگ - نہ خیر - ازیں گردنہ کہ بالاتر رفتید - گذوک[4] مسطحے مے آید - چوں از پرتگاہش[5] سرا[6] زیر مے شوید - درۂ گود[7] نیست - و در دشت راشتنش

خرپشتہ[8] ایست - کہ راہش بہ آں دماغۂ کوہ اشت +

حاتم خاں - آخر ایں رشتۂ کوہ را چہ مے نامند ؟

الماس بیگ - شما در نقشہ[9] ہائے جغرافی کوہ سلیمان را نخواندہ اید ؟ ایں ہماں کوہ سلیمان اشت +

حاتم خاں - در پس ایں بغلۂ[10] کوہ چہ چیز اشت ؟

الماس بیگ - ازیں بغلۂ کوہ کہ مجبور کنید -

لہ خاکِ دلگیر - مٹی بھیانک شکل - وحشت ناک پہاڑ + دلگیر - وحشت ناک + ٹہ گردنہ - پہاڑ کی گھاٹی - پیچ دار اور تنگ راشتہ چڑھائی کا + ٹہ دماغۂ کوہ - پہاڑ کی باریک چٹان جو سیدھی اور لمبی ناک کی چونچ کی طرح سے آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہے + ٹہ گذوک - پہاڑ کی گھاٹی سے اوپر چڑھ کر چوٹی پر جو کسی قدر مسطح جگہ ہوتی ہے - اسے گذوک کہتے ہیں + ٹہ پرتگاہ - پھسلواں جگہ + لہ سرا زیر شدن - نیچے اترنا + ٹہ گود - گہراؤ - گڑھا - مغاک + ٹہ خرپشتہ - زمین کا ایسا ٹیلا جو ہر طرف سے سلامی ہو + ٹہ نقشہ ہا جمع ہے - نقشہ جغرافیہ کو کہتے ہیں + نقشجات - جغرافیہ + ٹلہ بغلۂ کوہ - پہاڑ کی ڈھا - یک طرفی ضلع +

ماہور[1] نشستہ بر لب درہ ہائے
عمیق کہ آدم آنہا را دیدہ
زہرہ ترک مے شود +

حاتم خان - ایں شگاف
کوہ سبز چہ قدر مہیب است -
کہ آدم بے خطر از زیر آں
نمے تواند بگزرد +

الماس بیگ - بیائید -
کہ بریں خر پشتہ برائیم +

حاتم خان - شکلش را
گم کنید - بیائید - ازیں
نعل[2] بر آں رہ گزشتہ
تماشائے آں دریاچہ[3] را
بکنیم +

الماس بیگ - پاتلاق[4]
را نگاہ کنید کہ خر تا بہ کفل
فرو نشستہ است +

رستم خان - مترددین[5]
کہ ازیں راہ آمد و شد
مے کنند - بجائے منزل
مے کنند +

الماس بیگ - دوم پل
منزل مے کنند +

رستم خان - ایں پل
چند چشمہ[6] دارد +

الماس بیگ - دوازدہ
چشمہ دارد +

رستم خان - دریاچہ امروز
خیلے بر سر طغیانی است +

الماس بیگ - بلے -
موسم باران است - دریاچہ
دریں روزہا کیفیت عجیبے

---

[1] ماہور - ٹیلہ - ٹبہ - خر پشتہ + [2] نعل بر آں رہ -
ایسا راستہ جو زمین کھود کر گہرا بنایا جائے - اور اس کے
بغلی کنارے بلند ہوں + [3] دریاچہ - جھیل - تالاب +
[4] پاتلاق - دلدل - کیچڑ - دھسن + [5] مترددین -
آنے جانے والے + [6] چشمۂ پل - پل کا در جس میں
سے پانی ہو کر گزرتا ہے +

دارد +

رُستم خاں - این مردُم کہ در تُونکہ[1] نشستہ اند - کیستند ؟

الماس بیگ - اینہا راہ گذر[2] ہستند +

رُستم خاں - بیائید - یک دقیقہ با ایشان دوستانہ گفتگو کنیم +

حاتم خاں - این پیرہ مرد محترم مے بہ نظر مے آید - بایستی کہ ما خود را باو مُعرِّفی[3] بکنیم +

رُستم خاں - سلامٌ علیک آقا !

حاجی صالح - وعلیکمُ السلام +

رُستم خاں - آغوُر[4] بخیر +

حاجی صالح - آغوُرِ شُما ہم بخیر +

رُستم خاں - آقا ! اِسمِ مُبارکِ تان چیست ؟

حاجی صالح - بندہ حاجی صالح نام دارم +

رُستم خاں - مُبارک اِسمے است - از کُجا میرسید ؟

حاجی صالح - از قندھار +

رُستم خاں - بکُجا تشریف مے برید ؟

حاجی صالح - بہ لاہور +

رُستم خاں - چرا از راہِ آہن[5] تشریف نیاوردید ؟

---

[1] تُونکہ - سواری کی چھوٹی کشتی + [2] راہ گُذر - مُسافر + [3] مُعرِّفی کردن اِنٹروڈیوس - جان پہچان کرنا - صاحب سلامت - شناسائی کرنا + [4] آغُور - حرکت کرنا + مُلکِ ایران میں رسم ہے - جب کوئی شخص سفر کو جاتا ہے یا سفر سے آتا ہے - تو دوست احباب اُسے راستہ میں یا بر رکاب دیکھ کر بطورِ تفاؤل کہتے ہیں - آغُور بخیر یعنی تُمہاری حرکت نیک مُبارک ہو - مُسافر جواب دیتا ہے - کہ آغُورِ شُما نیز بخیر یعنی تُمہاری حرکت بھی بخیر ہو + [5] راہِ آہن - ریل +

حاجی صالح - وسعتِ کرایۂ
راہِ آہن نداشتم +
رستم خاں - قندھار
ازیں جا پانزدہ روز راہ
ہست +
حاجی صالح - خیر۔ کمتر
است - اگر از راہِ آہن بگیرید
فقط دو روزہ راہ است۔ و
اگر منزل بہ منزل بگیرید -
دہ روز است +
رستم خاں - باز از
لاہور رد شدہ بکجا تشریف
مے برید ؟
حاجی صالح - بہ دہلی -
از آں جا بہ لکھنؤ - از آں جا
بہ بنارس - بعد بہ بمبئی +
حاتم خاں - از قندھار -
آں طرف - متردّدین را
کسے از آمد و شد منع
نمے کند ؟

حاجی صالح - از
جانبِ امیر صاحبِ کابل
قدغن[1] است - کہ تا کسے تذکرہ[2]
نداشتہ باشد - آں طرف پا
نگذارد +
رستم خاں - ایں کیست
کہ ہمراہِ شما مے آید ؟
حاجی صالح - رفیقِ راہ است
و ہمشہری[3] ماست +
رستم خاں - چہ کارہ
است ؟
حاجی صالح - ہر جور
میوہ آوردہ است +
رستم خاں - بخیالِ من
در ہمیں راہ از دزد و دلہ[4]
خطرے نباشد +
حاتم خاں - انتظام -
دولتِ انگلیس است - کسے
بہ مالِ کسے دست برد
نمے تواند بکند +

---

۱ قدغن - تاکید - ممانعت + ۲ تذکرہ - راہداری کی سند - چٹھی - پروانہ + ۳ ہمشہری - ہم وطن + ۴ دزد و دلہ - چور بدمعاش +

الماس بیگ - بلے - در
شہر ہر کجا کہ آپارڈمی[1] بزدار و
بزدہ بودہ اشت - قراؤلان[2]
اورا بگیرفتہ دستگیر کردہ اند +
حاجی صالح - حالا شہر
نزدیک رسیدہ اشت ؟
رستم خاں - بلے - ازیں
کوہ کہ سرا زیر[3] مے شوید -
شہر اشت +
حاجی صالح - ہمہ صحرا
سبز و خورّم بہ نظر مے آید +
الماس بیگ - قریب
کوہ جنگلہ[4] ایشت پر از گل
و لالہ +
حاجی صالح - سیاہیئے جادہ
بہ نظر نمے آید - شاید کہ ما
راہ اشتباہ کردہ ایم +
الماس بیگ - بلے - شما
راہ گم کردہ اید - مگر بلدیّت
نمے دارید ؟
حاجی صالح - اگر ما بلدیّت
مے داشتیم - ایں قدر وِل[5] راہ
نمے رفتیم +
رستم خاں - رفیقِ شما
حالا در کجا رفتہ اشت ؟
حاجی صالح - در ہمیں راہ
از ما سوا شدہ اشت +
رستم خاں - آیا او بہ لاہور
نخواہد رفت ؟
حاجی صالح - او درعقب
ما بہ چاپاری[6] مے آید +
رستم خاں - الآن شما
تنہا مے روید ؟
حاجی صالح - من غریب
ایں دیار ہستم - بلدیّت ندارم -
مے ترسم کہ راہ گم کنم +

---

۱ آپارڈمی بزدار و بزدہ - اٹھائی گیرا + ۲ قراؤل - چوکیدار - پہرہ دار - پولیس مین + ۳ سرا زیر شدن - نیچے اترنا + ۴ جنگلہ - میدانِ مسطح - ہموار زمین - قابلِ زراعت + ۵ وِل راہ رفتن - بیہودہ راہ چلنا - بھٹک جانا + ۶ چاپار - ڈاک - گھوڑے کی ہمراہ یا کسی طرح کی سواری کے بدلے +

الماس بیگ - شما همراهِ ما بیائید - با شما را رہبری مے کنیم +
حاجی صالح - کمالِ مرحمت اشت - شاید کہ ازیں جا منزلِ شما نزدیک باشد ؟
رُشتم خاں - بلے - نزدیک اشت +
حاجی صالح - ازیں جا چہ قدر مسافت دارد ؟
رُشتم خاں - چنداں مسافت ندارد - فقط پنج میل راہ اشت +
حاجی صالح - آقا! اِسمِ مُبارکِ تاں چیشت ؟
رُشتم خاں - مرا رُشتم خاں مے گویند +
حاجی صالح - شُما چہ کار مے کنید ؟

رُشتم خاں - بندہ کلاں ترِ[۱] ایں دہ هستم +
حاجی صالح - ایں آقا کہ جلوِ شما اِشتادہ اشت - چہ نام دارد ؟
رُشتم خاں - حاتم خاں نام دارد +
حاجی صالح - چہ کارہ اشت ؟
رُشتم خاں - کدخدائے[۲] شہر اشت +
حاجی صالح - ایں بُزرگ کہ در دشتِ راشتِ شما راہ مے رود - چہ کس اشت ؟
رُشتم خاں - نامش الماس بیگ اشت - ازبابِ[۳] دہ ما باو تعلّق دارد +
حاجی صالح - ایں مردُم دریں سبزہ زار - چہ میکنند ؟
الماس بیگ - زمیں را

---

۱ کلاں تر - چودھری - چوکرات + ۲ کد خدا - رئیس محلّہ - مُقدّم - سٹی سُپرنٹنڈنٹ + ۳ ازباب - زمیندار - مالگزار - تعلقہ دار +

از کود[1] داده شیار[2] کرده از
برائے سبزی[3] کاری کرزه[4] بندی
مے کنند +
حاجی صالح - معلوم میشود -
کہ خاکِ این سر زمین ہمہ اش
پوک[5] است +
الماس بیگ - نیلے نرم
و حاصل خیز[6] است +
حاجی صالح - درین جاہا
آیا زراعتِ دیمی[7] ہم مے کارند
یا ہمہ آبی[8] است +
الماس بیگ - در اکثر
جاہا (آبی) نہری است - و
پارهٔ جاہا چاہی است - و
در تک[9] تک جاہا دیمی است -
شلتوک[10] و زرت[11] درین جا
بہ زحمت[12] عمل مے آید +
حاجی صالح - بیائید -
ازین حاصل دو تا خوشهٔ زرتِ[13]
شیره دار بچینیم +
رستم خان - بگذارید - از
بازار مے گیریم +
حاجی صالح - آبِ این
رود خانہ گل آلود و پُر لجن[14] است +

۱ کود - کھاد + ۲ شیار کردن - ہل چلانا + ۳ سبزی کاری - ترکاری بونا + ۴ کرزه بندی - کیاریاں بنانا + اِس تمام فقرے کے یہ معنی ہیں - کہ زمین میں کھاد ڈال کر اور ہل چلا کر ترکاری بونے کے لیئے کیاریاں بنا رہے ہیں + ۵ پوک - نرم - پولی زمین + ۶ حاصل خیز - زراعت کے قابل زمین + ۷ دیمی - بارانی + ۸ آبی - چاہی یا نہری + ۹ تک تک جاہا - کہیں کہیں - متفرق مقامات + ۱۰ شلتوک - دھان - جھونہ + ۱۱ زرت - مکئی - جوار + ۱۲ بہ زحمت - محاورهٔ حالِ اہلِ زبان میں بمعنے اچھی طرح سے - چنانچہ بزحمت کاشتن کے معنی ہیں - اچھی طرح سے بونا - اور بزحمت عمل آمدن - اچھی طرح سے پیدا ہونا + ۱۳ خوشهٔ زرتِ شیری - دودھیا مکئی کے بھُٹّے + ۱۴ لجن گاد - گدلا - کیچڑ +

الماس بیگ — شما را از دور ہمچو بنظر مے آید — ورنہ خیلے تمیز[1] و صاف است +

حاجی صالح — ایں باغ کہ بہ نظر مے آید — باغِ گلکاری[2] است — یا باغِ سبزی کاری[3] +

الماس بیگ — در دستِ راستِ ما باغِ گل کاری است — و پس تر از آں باغِ مشجری[4] است — و درمیانِ آں باغِ وحش[5] است +

حاجی صالح — ایں بناے بلندِ نوک دار کہ از دور بنظر مے آید — چہ چیز است؟

رستم خاں — منارۂ ساعت[6] است +

حاجی صالح — ایں بنا را کہ ساختہ است؟

رستم خاں — ایں بنا از مالِ خزانۂ دولت ساختہ اند +

حاجی صالح — چشم اندازِ[7] ایں برج بکدام طرف است؟

حاتم خاں — بہ طرفِ دریا است +

حاجی صالح — ایں منارہ چند پلّہ[8] دارد؟

حاتم خاں — دویست[9] پلّہ مے خورد[10] +

حاجی صالح — در مقابلش ایں تالارِ[11] بزرگ چہ چیز است؟

---

[1] آبِ تمیز — صاف پانی — نرمل جل + [2] باغِ گلکاری — پھول باغ — پھولوں کے بوٹے کی جگہ + [3] باغِ سبزی کاری — ترکاریوں کے بونے کا باغ + [4] باغِ مشجری — درختوں کا باغ + [5] باغِ وحش — چڑیا خانہ زندہ جانوروں کا عجائب خانہ + [6] منارۂ ساعت — گھنٹہ گھر + [7] چشم انداز — جھروکا + [8] پلّہ — زینہ — سیڑھیاں + [9] دویست — دو صد — دو سو + [10] پلّہ خوردن — سیڑھیاں لگنا + [11] تالار — ہال — بڑا کمرہ +

حاتم خاں - ایں
گمرک[1] خانہ اشت +
حاجی صالح - در دشتِ
راشتش ایں بنائے بلند کہ
دورِ اطاقش[2] را با سیم[3] شبکہ
کردہ اند - از برائے چیست؟
حاتم خاں - دیوان خانۂ[4]
عدلیہ اشت +
حاجی صالح - ایں
مردم کیستند کہ دورِ اطاقش
گرد آمدہ اند +
حاتم خاں - ایں
عارضین[5] ہستند - کہ از برائے
اِصلاحِ[6] مرافعہ جات اینجا حاضر
شدہ اند +
حاجی صالح - ایں بنا
خیلے مستحکم بنظر مے آید +
رستم خاں - ایں عمارت
تماماً از سنگ و آجر[7] و گچ
اشت +
حاجی صالح - ایں بنائے
کلاہ فرنگی رچہ چیز اشت ؟
رستم خاں - کلیسائے
انگلیس اشت +
حاجی صالح - ایں مجسمۂ[8]
نیم تنہ از کیست ؟
رستم خاں - ایں
مجسمۂ اعلےٰ حضرت قیصرۂ

[1] گمرک خانہ - چنگی کا محکمہ - ٹاؤن ڈیوٹی - محصول لینے کا مقام +
[2] اطاق - کمرہ + [3] سیم - تار - لوہے کا ہو یا پیتل کا یا چاندی
کا + شبکہ - جالی - جال - سوراخ دار ٹٹی + [4] دیوان خانہ - کچہری +
دیوان خانۂ عدلیہ - جج کی کچہری - ججی + [5] عارضین - اہلِ مقدمہ +
[6] اِصلاح مرافعہ جات - مقدمات کا فیصلہ + [7] آجر - پکی اینٹ +
اہلِ زباں کچی اینٹ کو خشت اور پکی اینٹ کو آجر سمجھتے ہیں -
یہ لفظ در اصل عربی ہے + [8] مجسمہ - پتھر کی مورت - مجسمۂ
نصف تنہ - آدھے دھڑ کی مورت +

ہند اشت +

حاجی صالح - ایں عمارتِ پُشتِ ماہئے کہ دُخان ازآں مُتصاعد اشت - چہ چیز اشت ؟

رُشتم خاں - اِستاسیُونِ[1] راہِ آہن اشت +

حاجی صالح - ایں جمعیت زیاد از براے چیست ؟

رُشتم خاں - اینجا اُردُو[2] زدہ اند +

حاجی صالح - ایں آدم ہا کہ سِبیل بہ سِبیل[3] بافتہ رتیپ[4] بستہ اند - چہ مے کنند ؟

رُشتم خاں - امروز قُشُون[5] را سان[6] دادہ اند - ایں دشتہ سر باز ہاے[7] نظامی اشت - کہ گاہے قطار بستہ مے دوند - و گاہے پارا جُفت[8] بَرداشتن و جستن مے زنند - و گاہے مُدوّر[9] گشت مے کنند +

لہ اِستاسیُون - سٹیشن + ؎۲ اُردُو - چھاؤنی - پڑاؤ + ؎۳ سِبیل بہ سِبیل بافتہ - مُونچھوں سے مُونچھیں جوڑے ہُوئے یا ملائے ہُوئے یعنی قریب قریب کھڑے ہُوئے + ؎۴ رتیپ - پیادوں کی صف + ؎۵ قشُون - لشکر - فوج - سپاہ + ؎۶ سان - جائزہ - ملاحظہ + ؎۷ سر باز - پلٹن کے سپاہی + نظامی - فوجی + سر بازِ نظامی - فوجی سپاہی + ؎۸ پارا جُفت بَرداشتن و جستن - پاؤں کی تھپکی جو ایک ساتھ دونو پاؤں سے ہو + ؎۹ مُدوّر - چکّر کا گشت - صف بصف ایک خط یعنی ایک ڈنڈی پر آگے پیچھے ہو کر چلنا اور دائرے کے طور پر چکّر کھانا + یہ صُورت جنگی پلٹن کی رفتار کی ہے +

حاجی صالح - نام
این جا چیست؟
رستم خان - این را
پاراد[1] مے گویند - و از براے
مشقِ جنگ ساختہ اند +
حاجی صالح - آیا این
عمارت ہا داخلِ بدنۂ[2] شہر
است +
رستم خان - نہ خیر -
این ابنیہ ہمہ اش خارج
از دائرۂ[3] شہر است +
حاجی صالح - این شہر
شما چند خانوار[4] دارد؟
رستم خان - البتہ
متجاوز از دہ ہزار باب[5] خانہ
دارد +
حاجی صالح - خیلے
پر معمورت[6] است +
رستم خان - بلے -
خوب آبادان است +
حاجی صالح - تک تک جاہا -
کومہ[7] و الاچیق ہم بہ نظر
مے افتد +
رستم خان - آرے -
مردم کم مایہ در الاچیق و
کپر[8] زندگانی بسر میکنند +
حاجی صالح - ازین
قرار داد معلوم شد کہ این
عمارت ہا خارج از شہر
است - پس شہر در کجا ست؟

[1] پاراد - فوج کے جمع ہونے کی جگہ - صف بندی کا مقام - قواعد کا میدان + یہ لفظ پریڈ (Parade) سے مفرس ہے + [2] بدنۂ شہر - شہر کا جسم - ہیئتِ مجموعی + [3] دائرۂ شہر - آبادی + [4] خانوار - گھر - مکان - حویلی + [5] باب خانہ - دہلیزِ خانہ - چوکھٹ - دہ ہزار باب خانہ - دس ہزار چوکھٹ گھر + [6] معمورت - معمول - پر معمورت - آباد - پر منازل - تعمیرات سے آباد + [7] کومہ - ٹٹیوں کا گھر - چھپر + الاچیق - چھپر - ٹٹی - گھاس پھونس کی ٹٹیاں + [8] کپر - چھپر +

رُستم خاں ۔ آں بِنائے باشدے کہ پیشِ رُوئے شُما شُت ۔ دروازۂ شہر اشت و دورِ آں قلعۂ او شت +

حاجی صالح ۔ بیائید ۔ یک دقیقہ در بازار گردش کنیم ۔ تا خُوب بلدیّت[۱] بہم رسانیم +

رُستم خاں ۔ خیلے خُوب ! بیائید ۔ ازیں دہنۂ چار سُوق[۲] بگرد ریم +

حاجی صالح ۔ شُما پیش پیش بروید ۔ من پُشتِ سرِ شُما مے آیم +

رُستم خاں ۔ خیر ۔ میباید ۔ ما باہم یکجا برویم ۔ کہ از ہم[۳] سوا نشویم +

حاجی صالح ۔ دریں راہ خیلے جنجال[۴] و جمعیّت اشت ۔ کہ عُبُور و مرُور دُشوار اشت +

رُستم خاں ۔ بلے ۔ خیلے شُلغ[۵] اشت ۔ سرِ حساب[۶] ۔ تنہ[۷] نخورید +

حاجی صالح ۔ بیائید ۔ ازیں پس[۸] کُوچہ بگردیم کہ راہِ[۹] خلوت اشت +

رُستم خاں ۔ راہِ آمد و شُدِ ازیں پس کُوچہ بند اشت +

حاجی صالح ۔ پس از کُدام راہ برویم ؟

رُستم خاں ۔ ازیں راہ کج[۱۰] کردہ باید ۔ کہ بدشتِ چپ بگردیم +

---

[۱] بلدیّت ۔ واقفیّت + [۲] چار سُوق ۔ چار سُو ۔ چوک ۔ چانڈنی چوک + [۳] از ہم سوا شُدن ۔ ایک دُوسرے سے علیحدہ ہو جانا + [۴] جنجال ۔ ریل پیل + [۵] شُلغ ۔ جمگھٹا + [۶] سر حساب ۔ آگاہ رہو ۔ ہوشیار رہو + [۷] تنہ خُوردن ۔ دھکّا کھانا + [۸] پس کُوچہ ۔ گلی + [۹] راہِ خلوت ۔ خالی راشتہ + [۱۰] راہ کج کردن ۔ راشتہ کترا جانا +

حاجی صالح - این راه کجا مے رود ؟
رستم خاں - یک راست به مسجدِ جامع مے رسد +
حاجی صالح - بارے مسجدِ جامع را این چه عمارت است ؟
رستم خاں - این قراول[1] خانه است +
حاجی صالح - درین شهر هر روز چه قدر مال به فروش مے رسد ؟
رستم خاں - روزے دو بیست هزار قران مال بفروش مے رسد +
حاجی صالح - این مرد که روے صندلی نشسته است کیست ؟

رستم خاں - این گزمه[2] باشئ شهر است +
حاجی صالح - این محله چه نام دارد ؟
رستم خاں - این را چهار[3] سوقِ وزیر خاں میگویند
حاجی صالح - حالا وقت تنگ شده است - مے خواهم به کاروان سرا بروم +
رستم خاں - کاروان سرا بیرونِ شهر عقبِ گمرک خانه واقع است +
حاجی صالح - راهش از کدام طرف است +
رستم خاں - راهش بدستِ چپِ شما واقع است +
حاجی صالح - این چه چیز است - که مردم این را

---

[1] قراول خانه - پولس سٹیشن + قراول پولس مین کو کہتے ہیں +
[2] گزمه - پولس + گزمه باشی (داروغه) - پولیس افسر - کوتوال - تهانه دار + [3] چار سوقِ وزیر خاں - وزیر خاں کا چوک +

کشاں کشاں مے برند ؟
رُستم خاں - ایں طولُمبہ[1]
اشت - معلوم مے شود - کہ
جائے آتش گرفت اشت -
کہ طولُمبچیہا دوان دوان
مے روند +

حاجی صالح - حالا
بندہ مرخص مے شوم - شما را
بخدا مے سپارم +

رُستم خاں - فی امانِ اللہ
بروید +

رُستم خاں - حاتم خاں آقا!
شما اِستادہ چہ مے کنید ؟
بیائید - بہ اُطاقِ گار[2] نشستہ
اِنتظارِ آمدنِ شمندفر[3]
بکشیم +

حاتم خاں - من و
الماس بیگ ایں جا حرف
مے زنیم - شما اندروں رفتہ
بلیت[4] بگیرید +

رُستم خاں - تلگرافچی[5]
مے گوید - کہ ترن[6] از مقام
الف براہ نیفتادہ اشت -
وقتیکہ ترن از مقام الف
اینجا مے رسد - ترن اینجا
ویل مے کنند +

حاتم خاں - شاید ترن
بمقام ب عوض مے شود ؟

---

[1] طولُمبہ - بمبہ - پانی پھینک کر آگ بجھانے کا آلہ - یہ آلہ ہر ایک بڑے شہر میں میونسپلٹی کی طرف سے آگ بجھانے کے لئے رہتا ہے - یہ لفظ انگریزی ٹول پمپ (Tollpump) سے مفرس ہے + [2] گار - سٹیشن + اُطاقِ گار - سٹیشن کا کمرہ + [3] شمندفر - ریل + یہ لفظ ترکی ہے + [4] بلیت - ٹکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفرس ہے + [5] تلگرافچی - ٹیلیگراف ماسٹر - تلگراف ٹیلیگراف (Telegraph) سے مفرس ہے + [6] ترن - ٹرین (Train) +

رُشتم خاں - نہ خیر - ہمہ ترن عوض نمے شوَد - فقط کارشکۂ بخار[1] را عوض مے کُنند +

الماس بیگ - شاید کہ راہِ آہن مقام دَ آنجا مُنتہی مے شوَد - و از آنجا خطِ راہِ آہن و رابتدا مے شوَد +

رُشتم خاں - ایں خطِ آہن جنُوب یک راشت بمقام س مے رسد - و آں خطِ دیگر بجانب ک مے روَد +

الماس بیگ - دریں خطِ راہِ آہن جائے تونل[2] ہم مے اُفتد یا خیر ؟

رُشتم خاں - در ہیچ جا نمے اُفتند +

حاتم خاں - ایں کارشکہ چہ قدر آرام و سنگین حرکت مے کُند +

طلب

اشرف - من از شُما یک رجا دارم (من از شُما یک اُمیدواری دارم) +

انور - من در خدمتِ تاں حاضرم (من آمادۂ خدمتِ جنابِ شُمام) +

اشرف - ایں را بمن کرم بکُنید (عنایت بفرمائید) - (مرحمت بکُنید) +

انور - چشم (بہ چشم) - (بالائے چشم) - (از جان و دِل) - (بہ کمال خوشنُودی) - (اطاعت و بندگی) +

---

[1] کارشکۂ بخار - ریل کا انجن + [2] تونل (Tunnel) سُوراخ جو ریل کے گزرنے کے لیئے پہاڑ میں بنایا جاتا ہے +

شُکر و سپاس

اشرف - من شما را (ہشیار) زحمت دادہ ام +
انور - ہیچ زحمتے نیست +
اشرف - از زحمتے کہ بہ شما دادہ ام - شرمندہ ام - مراحم سرکار بندہ را مستغرقِ خجالت مے کُند +
انور - ایں را نگوئید (مفرمائید) +
اشرف - از لُطف و کرمے کہ در حقِ بندہ شایاں فرمودید (مبذول کردید) - خیلے خوشنود شدم +

اشرف - من شما را (ہشیار) تشکُّر میکُنم (من شُکر گزارِ لُطفِ بزرگانہءِ جناب ہستم) - (من از جناب خیلے ممنونم) - (از التفاتے کہ در حقِ حقیر [بندہ] - [من] - [مسکین] فرمودید - جناب [سرکار] - [شما] را تشکُّر مے کنم) - (بندہ خوشنودِ لُطف و کرم سرکار ہستم) +
انور - چیزے کہ باعثِ تشکُّر باشد - نیست +
اشرف - بندہ (من) جناب (سرکار) را خیلے

مُنتخباتِ نگارِ دانش

فوائدِ یکدلی با دوستاں

رائے دابشلیم با بیدپائے حکیم گفت - کہ از داستانِ دوستانے کہ دوستیِ ایشاں از مکر و سخن چینیِ بدگویاں بہ دشمنی انجامید - روشن شد - کہ در دوستی کردن و دوستاں بہم رساندن فائدہ بیشت + برہمن گفت - اے ملک ! نزدِ خردمنداں ہیچ نقدے گراں مایہ تر از دوستانِ مخلص نیست + بداں کہ دانایانِ پیشیں گفتہ اند - کہ اگر پادشاہے را ہفت اقلیم بہ دست افتد - و دوستِ یک جہتے بہم نرسد - ذوقِ فرمانروائی ندارد - و از جملۂ قصہ ہاے یارانِ یکدل قصۂ زاغ و موش و کبوتر و سنگ پشت و آہو ست + رائے پرسید - چگونہ ؟

حکایت - برہمن گفت - کہ در مرغزارے زاغے بر بالاے درختے زیر و بالا مے نگریست + ناگاہ مردے

دید - دامے بر گردن و توبره بر پشت و چوبے در دست
گرفته بجانبِ درخت مے آمد + زاغ در اندیشه شد - کہ
مگر قصدِ من دارد یا دیگرے + خود در زیرِ برگے پنهان
شد - و دیده بر آن گماشت - کہ آن صیاد چه خواهد کرد +
صیّاد به پایِ درخت آمده دام محکم باز کشید - و دانۂ چند
بالاے آن پاشید - و در کمین نشست + زمانے نگذشته بود - کہ
خیلِ کبوتران در رسید - و سردارِ ایشان کبوترے بود - کہ
او را مطوّقه گفتندے - زیرکئ تمام داشت + کبوتران چوں
دانه دیدند - از گرسنگی بے اختیار بسوے دانه میل کردند +
مطوّقه گفت - کہ اندیشه کردن ضرور است - نه بود کہ در زیرِ
دانه دام باشد + کبوتران را از بسیاریِٔ گرسنگی حرص بیشتر شد +
مطوّقه اندیشید - کہ اگر همراهی را بگزارد - بے وفائی مے شود -
و اگر موافقت بکند - دیده و دانسته خود را در بلا مے اندازد +
آخر مطوّقه عیبِ بیوفائی بر خود نه پسندید - و مُردنِ خود را
اختیار کرد + القصّه همه کبوتران فرود آمدند - دانه چیدن همان
بود - و در دام افتادن همان + صیّاد از کمین بر آمده
شادی کنان به سوے دام دوید + کبوتران را کہ چشم بر
صیّاد افتاد - سراسیمه شده پر و بال مے زدند + مطوّقه گفت -
اے یاران! سخنِ من گوش نکردید - و الحال هر یکے در خلاصِ
خود مے کوشید - خود را در نظر نیاورده اگر هر کدام در خلاصِ
دیگرے کوشد - از برکتِ دل سوزی کارِ بستنۂ شما بکشاید -
همه یک دل و یک رو شده زورے کنید - و به پرواز آئید -
شاید کہ دام برداشته شود - و بریدن صورت بندد +

آخر از دولتِ اتّفاق دام را از جاے برگرفته در پرواز آمدند -
و صیّاد از عقب مے دوید + زاغ با خود گفت - کہ
ایں چنیں واقع بعد دیرے واقع مے شود - ہماں بہتر -
کہ براے تجربۂ خود تا آخر کارِ ایشاں شتافته بروم +
ایں اندیشید - و از پئےِ ایشاں برفت + تا بہ آبادانی رو
نہادند - چوں از چشمِ صیّاد ایمن شدند - از خلاصئ
خود بہ مطوّقہ سخن کردند + آں خردمند بعد از اندیشۂ
بسیار گفت - دریں نزدیکی موشے است - زیرک نام - از
دوستانِ من - کارِ بستۂ من ازو کشودہ شود + پس بہ
ویرانۂ کہ موش در آں نزدیکی خانہ داشت - فرود آمدند +
چوں آوازِ مطوّقہ بہ گوشِ موش رسید - ہماں ساعت از
خانہ بیروں آمد - یارِ خود را بستۂ بندِ بلا دید - بے آرام
شد - و پس از سخنانِ تسلّی بخش بہ بریدنِ بندے کہ بداں
مطوّقہ بستہ شدہ بود - آغاز کرد + مطوّقہ گفت - اے
دوستِ مہرباں! نخست بندہاے یاراں بکشاے - پس
بہ کشادنِ بندِ من پرداز + موش گفت - چگونہ ترا کہ
بہترینِ اینہائی - گذاشتہ بہ دیگراں پرداختہ شود؟ مطوّقہ
گفت - مے ترسم - کہ اگر از کشادنِ من آغاز کنی و ملول
شوی - یاراں در بند مانند - امّا چوں بستہ باشم - ہرچند کہ
ملالِ تو بہ کمال رسیدہ باشد - مرا در بند نخواہی گذاشت +
موش آفریں بر مروّتِ مطوّقہ کردہ بندہاے یاراں ببرید -
و در آخر گردنِ مطوّقہ را از بند آزاد کرد + کبوتراں
دل شاد آزادی گرفتہ بآشیانۂ خود رفتند + چوں زاغ

دستگیریِ مُوش و بُریدنِ بندهاے کبوتراں دید - بہ دوستیِ
او میل کرد - و با خود گفت - آنچہ کبوتراں را اُفتاد - ازآں
ایمن نتواں بود - و از دوستیِ چُنیں گزیر نباشد + پس
آہستہ بہ درِ سُوراخِ مُوش آمد - و آواز داد + مُوش پُرسید -
کیست ؟ گفت - منم زاغ - با تو کارے دارم + مُوش زِیرک
گرم و سردِ رُوزگار چشیدہ براے رُوزِ بد چندیں سُوراخِ
پنہانی کہ ازآں بدر تواں رفت - راست کردہ داشت +
چُوں آوازِ زاغ شنید - بر خُود بہ پیچید - و گفت - ترا با من
چہ کار ؟ و مرا با تو چہ آشنائی ؟ و خواست - کہ از راہے دیگر
بدر رود + زاغ سرگزشتِ کبوتراں و وفاداریِ او بہ نسبتِ
کبوتراں باز نمُود و گفت - بعد از آنکہ ایں حال را دیدہ ام -
دِل بر دوستیِ تو بستہ ام - مے خواہم کہ مرا بہ بندگیِ خُود
قبُول کُنی + مُوش جواب داد - کہ آرزُوے دوستیِ ما کردن
کشتی بر خُشکی راندن است و اسپ بر رُوے دریا تاختن +
زاغ گُفت - بہ نیّتِ دُرُستِ خواہش نمُودہ ام - مرا محرُوم
مگذار - کہ ہر کہ بدرگاہِ کرم پیشہ رُو نہد - بہ امیدے کہ باشد -
قبُول اُفتد + مُوش گُفت - اے زاغ ! حیلہ بگذار - کہ خُوے
شما را نیک دانم - بہیچ صُورت از تو در اماں نشوم - و ہر کہ
با کسے دوستی کند - کہ از و بیم و ترس باشد - بدو آں رسد -
کہ بہ کبک رسید + زاغ پُرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - زِیرک گُفت - کہ کبکے در دامنِ کوہ مے خرامید +
ناگاہ بازے را چشم برو اُفتاد + نیکوئیِ رفتار و خُوبیِ
رُخسارِ او در دِلِ باز جا گرفت - و بخُود اندیشید - کہ حکما

گفته اند - ہر کہ بے یار بود - پیوستہ بیمار بود - ہماں بہتر کہ
ازیں خنداں روے سبک روح را بیاری بگزینم - پس آہستہ
روے بجانب کبک نہاد - تا او را بہ دوستی گزیند + کبک
میل باز بخود دیده تر رسید - و مضطرب خود را بہ شگافِ
سنگے رسانید + باز پیشِ آں شگاف آمد - و گفت - اے کبک!
پیش ازیں من از ہنرہاے تو غافل بودم - الحال دوستیِ تو
در دلِ من جا گرفتہ است + مے خواہم - کہ پس ازیں
بہ من دوست شوی + کبک آواز داد - کہ اے پہلوانِ
کامگار! دست ازیں بے چارہ باز دار - خاک را بہ آتشِ
پاک چہ نسبت؟ اگر میانِ آب و آتش آشتی شود - مرا
در کارگاہِ تو امیدِ زندگانی خواہد شد + باز گفت - اے
عزیز! من پیر و ناتواں نشده ام - کہ از بہم رسانیدنِ
طعمہ عاجز شده باشم - و بہ حیلہ ترا در دام آورم - غیر
از مہربانی و آرزوے ہمنشینی چہ تواند بود - کہ مرا بر
درِ تو بہ نیاز آورده است؟ اندکے چشم بکشاے - و از کبر
تا دوستی بشناس + ترا چندیں فائده از دوستیِ من
حاصل مے شود + یکے آنکہ از آسیب روزگار ایمن باشی +
و دیگر آنکہ چوں دوستیِ من با تو معلومِ پرندہا شود - ہر آئینہ
درمیانِ ایشاں ترا آبروے بہم رسد - و اگر میل بہ
جفت داری - بہ خوب تریں وجہے صورت مے بندد +
کبک را اندک دل بجاے آمد - گفت - تو امیرِ مرغانی - و
من از خراج گزارانِ تو - و از مانندِ ما ہمواره سہوے
سر بر مے زند - کہ ملائمِ طبعِ بزرگاں نباشد - از آں

می ترسم - کہ روزگارے از لطفِ تو اُمیدوار باشم - و ناگاہ بہ خطائے دمار از روزگارِ من بر آید + باز گفت - چوں ترا بہ دوستی گزیدہ باشم - اگر بر عیب تو نظر اُفتد - آں را بپوشم - و اِصلاح کنم - نہ آنکہ آں را سببِ آزارِ تو کنم + کبک ہر چند عُذر ہائے پسندیدہ نمود - باز جواب ہائے دلپذیر گفتہ کبک را از سوراخ بیروں آوردہ با یک دگر پیماں بستہ بہ آشیانۂ خود آورد + روزے چند بریں گزشت + کبک بہ خاطرِ جمع سخن بے تقریب گفتے - و شکوہِ مجلسِ نگاہ نداشتہ خندہ و قہقہہ زدے + تا آنکہ باز را ضُعفے پدید آمد - کہ جہتِ شکار جُنبش نتوانستے نمود - و گرسنگی نے گزاشت - کہ عہد و پیماں در نظر آرد - برائے خوردنِ کبک بہانہ مے طلبید + کبک ایں را دانستہ اشکِ پشیمانی از دیدہ مے ریخت - و مے گفت - ہر کہ دانستہ در بلا اُفتد - سزائے او ہمیں باشد + ہموارہ بہ پاسِ خاطرِ باز جُنبش نمے کرد - کہ مبادا خاطرِ بہانہ طلب او بہ اندک بے ادبی بہ خوردنِ من مشغول شود - باز ہر چند بہانہ طلبید - نیافت + شبے کبک را گفت - روا باشد - کہ من در آفتاب باشم - و تو در سایہ گزارہ کنی ؟ کبک گفت - اے میرِ جہاں ! حالا شب است - ایں چگونہ صورت بندد ؟ باز گفت - اے بے ادب ! مرا دروغ گوے مے سازی ؟ سزائے تو دہم ؟ گفتن ہماں بود - و او را از ہم دریدن ہماں + زیرک گفت -

اے زاغ! این داستان برای آن آوردم - که با کسے که
ازو ایمن نتوان بود - دوستی کردن از خردمندی نیست -
و هر که افسون و افسانهٔ دشمن را بشنود - او را همان
پیش آید - که آن شتر سوار را + زاغ پرسید - که آن
چگونه بود؟

حکایت - زیرک گفت - که شتر سوارے در بیابانے
رسید - که آنجا کاروانها فرود آمده بودند - و پارهٔ آتش در
دیگدان مانده بود - به دستیاریِ باد تمام آن صحرا آتش گرفته
و درمیانِ آتش مارے بزرگ مانده که نه روے ماندن نه راهِ
گریختن داشت + چون از دور شتر سوار را دید - به زبانِ
نیازمندی گفت - چه شود - اگر از راهِ مهربانی گره از کارِ
بستهٔ من بگشائی + آن شتر سوار زاریِ او دیده با خود
گفت - اگرچه مار دشمنِ آدمیان است - حالا که درمانده و
حیران است - هیچ به ازین نیست - که دشمنی را نیندیشم -
و نیکی کنم + پس توبره برداشت و بر سرِ نیزه بسته بجانبِ
مار فرستاد + مار غنیمت دانسته در توبره در آمد + پس شتر سوار
سرِ توبره کشاده گفت - به شکرانهٔ آنکه ازین بلا رستی - گوشهٔ
گیر - و از مردم آزاری بگذر + مار گفت - اے جوان! این سخن
مگو - تا من ترا و شترِ ترا زخم نزنم - نروم + شتر سوار گفت -
پاداشِ نیکی بدی باشد؟ مار گفت - درین کار به آئینِ شما
پیش آیم - که عادتِ آدمی چنین باشد - که در برابرِ نیکی
بدی کنند - و آن را عقل و تدبیر نام نهند + آنچه
در بازارِ شما خریده ام - بشما مے فروشم + شتر سوار جواب

داد - آے مار! این روش حاشا کہ در آدمیان باشد - اگر
در پئے جانِ من ہستی - این چنین عیبے بزرگ بہ تہمت بر ما
مبند + مار گفت - من راست گفتارم - نہ تہمت گزار - اگر
باور نکنی - بیا - تا ازآن گاؤمیش کہ میرود - بپرسیم - کہ پاداشِ
نیکی چہ باشد ؟ پس رفتند - و پرسیدند - کہ پاداشِ نیکی
چیست ؟ گاؤمیش گفت - بہ مذہب آدمی بدی است +
من زمانے دراز نزدیکِ ایشان بودم - و ہر سال بچہ
میزادمے - و خانہ پُر از شیر و روغن ساختمے + چون پیر
شدم - از زادن و شیر دادن باز ماندم - آب و دانہ
بر من بگرفتند و بیمار مرا گزاشتہ درین صحرا بیرون
سر دادند - و خدایے تعالیٰ بر من درِ روزی کشاد +
و امروز صاحبِ من بتقریبے اینجا گزر کردہ بود - در من
فربہی دید - با خود گفت - بہ قصابے باید فروخت + حالا
چشم در فروختن و کشتنِ من بستہ است + مار گفت -
اینک شنیدی - زود تر زخم را آمادہ شو + شتر سوار
گفت - کہ سخنِ گاؤمیش کہ از صاحب خود رنجیدہ
است - شنودنی نیست + مار گفت - بیا تا ازین درخت
بپرسیم + پس باتفاق بپایے درخت آمدند - و پرسیدند -
کہ مکافاتِ نیکی چہ باشد ؟ گفت بآئینِ آدمیان بدی -
نمے بینی ؟ کہ من در بیابان رستہ - و در خدمتِ آیندہ و روندہ
بیک پاے ایستادہ - و چون آدمی زادۂ گرما زدہ و ماندہ
از بیابان بیاید - در سایۂ من بیاساید - آنگاہ گوید - فلان
شاخ دستۂ تیر را لائق است - و فلان شاخ براے بیل.

مُناسب - و از تنۂ ایں تختۂ چوب تُواں بُرید - و چند درِ زیبا تُواں ساخت + و اگر ارّۂ یا تبرے داشتہ باشد - آنچہ او را از شاخ و تنۂ من خوش آید - مے بُرد + باآنکہ از من جز راحت نیافتہ است - ایں ہمہ محنت بہ من مے پسندد + مار گفت - اینک دو گواہ گذشت - تن در دِہ - تا زخمے زنم + مرد گفت - در گواہِ اوّل شُبہ دارم - اگر گواہِ دیگر ہم بگذرانی - تن بدیں بلا در دِہم + اتّفاقاً روباہے ایستادہ ایں سرگذشت میدید + مار گفت - ازیں روباہ پُرس - پیش از آنکہ شُتر سوار ازو پُرسید - روباہ بانگ زد - کہ اے مرد! نمے دانی - کہ پاداشِ نیکی بدی باشد؟ تو در حقِ ایں مار چہ نیکی کردۂ کہ چنیں درماندۂ؟ جواں صورتِ حال باز نمود + روباہ گفت - دروغ چرا مے گوئی؟ مار گفت - راست مے گوید - توبرۂ کہ مرا بداں از آتش بیروں آوردہ بر فتراک بستہ دارد + روباہ گفت - چگونہ مارے بدیں بزرگی در توبرہ بدیں خُردی گنجد؟ مار گفت - اگر باور نکنی - باز دریں توبرہ در آیم + پس چوں سرِ توبرہ بکشاد - و مار بہ فریبِ روباہ در توبرہ رفت - روباہ گفت - اے جواں! دشمن را در بند یافتی - مجالِ دم زدن مدہ + مرد سرِ توبرہ بہ بست - و بر زمیں میزد - تا مار کشتہ شد + مقصود ازیں داستاں آنست - کہ خردمند احتیاط از دشت ندہد + زاغ گفت - کہ بہ ہیچ روے از درِ تو باز نہ روم - و آب و دانہ نخورم - و آرام نہ گیرم - تا مرا بہ دوستیِ خود سرفراز نہ سازی + زیرک نزدیک سوراخ آمدہ بایستاد - و

بروے کشادہ سخنِ دوستی با زاغ درمیان آورد۔ و گفت۔
اَے زاغ! مراتبِ دوستی اگرچہ بسیار است۔ امّا خردمندان
بہ سہ قسم در آوردہ اند + اوّل اینکہ در مال مضایقہ
نہ داشتہ باشد + دوم آنکہ در کارِ دوست جان فدا کردن
آسان داند + سوم آنکہ اگر در راہِ دوستی ناموس برباد دہد۔
غمگین نشود + اَے زاغ! اگرچہ در زمانہ کسانے ہستند۔
کہ از پستیِ ہمّت مال را از ہمہ چیز عزیز تر مے دانند۔ امّا
ایں سخن بہ آنہا نیست۔ بلکہ با خوش طبع بلند فطرت است +
زاغ سہ مرتبۂ دوستی را شنیدہ خوش حال شد۔ و عہدِ
استوار بست۔ و دلِ زیرک را از اندیشہ خلاص ساخت۔
و با یکدیگر بسر مے بردند + چوں روزے چند بریں
حال بگذشت + موش گفت۔ اَے برادر! اگر تو ہم اینجا
خانہ کنی۔ و اہل و عیالِ خود را بیاری۔ از دوستی دور
نباشد۔ کہ ایں جا جائے است دل کشا + زاغ گفت۔
در خوبیِ جا شک ندارم۔ لیکن بسرِ راہ از آمد و شدِ
رہگذران اندیشۂ آسیبے باشد + در فلاں جا مرغزارے
است دلکش۔ سنگ پشتے از دوستانِ من آنجا خانہ دارد۔
و طعمہ در آں نزدیکی بسیار بہم رسد۔ و از آسیبِ حوادثِ
روزگار ایمن تواں بود۔ اگر بفرمائی۔ بہ اتّفاق تو آنجا
رویم۔ و زندگانیِ باقی ماندہ را باہم خوش بگذرانیم + موش
گفت۔ ہیچ نعمت را برابرِ ہمراہیِ تو نمیدانم۔ و بہر جا کہ
میروی جدائی ندارم۔ سخن بریں قرار گرفت + زاغ دُم موش
گرفتہ روے بہ آشیانۂ سنگ پشت نہاد + زاغ موش را

آهسته از هوا بر زمین نهاد - و سنگ پشت را آواز
داد + سنگ پشت آوازِ آشنا شنید و از آب بر آمد + زاغ
قصّهٔ خویش بیان کرد - و گفتگوے خود را که در آرزوے
دوستیِ زیرک گذشته بود - باز گفت + سنگ پشت حقیقتِ
حال دانسته شرائطِ مهمان داری بجا آورد - و موش را منزلِ
مناسب تعیین نمود + هر کدام به آشیانهٔ خود رفته به شادکامی
مشغول شدند + چون ماندگیِ سفر انداختند - و در آنجاے
دلکشاے آسوده شدند - روزے زاغ به دیدنِ زیرک آمده
گفت - اگر سر و برگِ سخن داری - سرگذشتِ خود با
سنگ پشت باز گوے - تا سخن پردازی و خردمندیِ تو
به او معلوم گردد - و رابطهٔ دوستی و یک جهتی استوار
شود + موش با سنگ پشت سخن آغاز کرد - و گفت اے برادر!
وطنِ اصلیِ من کامروپا بوده است - که شهرے است از
هندوستان - و من در آن شهر بگوشهٔ زاهدے جا گرفته بودم -
و موشے چند در گردِ من فراهم آمده بودند + یکے از خیراندیشان
هر صباح براے خوردنِ زاهد خوردنی آوردے - زاهد پارهٔ
ازان بچاشت بکار بردے - و باقی را براے طعام شام ذخیره
نهادے - و من منتظرِ آن مے بودم - که او کے از خانه
بیرون رفتے - تا فوراً خود را در سفره افگندمے - و
به فراغِ دل آنچه بایستے - بخوردمے و دیگر به هر موشے قسمت
کردمے + زاهد هر چند براے دفعِ من حیلها مے انگیخت -
سود مند نیامدے .. تا شبے مهمانے بخانهٔ زاهد آمد - و پس از
و بعد مهمانی زاهد پرسید - از کجا مے آئی؟ و روے به کدام

جانب داری ؟ مهمان آنچه در خاطر داشت - جواب گفت - و
آنچه زاهد مے پرسید - به تقریر دلپذیر یک یک را جواب
پسندیده مے گفت - و من وقت را غنیمت دانسته با گرده
خود در کار خوردنی مشغول بودم - و زاهد بجهت آنکه موشان
دور شوند - درمیان سخن او دست برهم مے زد + مهمان
بسبب آن نرسیده آن را نشان بے حرمتی و بے ادبی فهمیده
خشمناک گفت - اے زاهد ! درمیان سخن دست برهم کوفتن
گوینده را به مسخره گرفتن باشد - و این روش ناپسندیده
از آیین درویشی است + زاهد عذر خواسته - و گفت -
حاشا که مسخرگی از من ظاهر شود - و این دست زدن برائے
رمانیدن موشان است که دریں کاشانه هجوم کرده اند -
هرچه از خوردنی بهم رسد - در ربایند + مهمان را تسلی خاطر
شد - پرسید - که همه موشان خیره اند - یا بعضے از آنها بیشتر
دلیر اند ؟ زاهد گفت - یکے از ایشان بسیار دلیر است - که
روبرو بے اندیشه مے آید - و خوردنی از دستر خوان مے رباید +
مهمان گفت - دلیری از وے بے سببے نخواهد بود + قصه
او همان حال دارد - که مردے با زن مهربان مبالغه میکرد -
که آخر سببے هست - که کنجد مقشر را با غیر مقشر برابر
مے فروشی ؟ زاهد گفت چگونه ؟

حکایت - گفت - دریں راه مے آمدم - شبانگاه به فلان
ده به خانۂ آشنائے فرود آمدم + چوں وقت خواب شد -
برائے من جائے خواب فرش گسترد - بر آں دراز کشیدم +
میزبان با زن خود در سخن در آمد - آنچه مے گفتند -

مے شنیدم + مرد گفت - اے زن! مے خواہم - کہ فردا چندے از بزرگان ایں دہ را بخوانم - و مہمانی کنم - کہ بزرگے بہ خانۂ من آمدہ است + زن گفت - کہ در خانہ آں قدر چیزے کہ بہ عیالِ تو وفا کند - نہ داری - و با چنیں دشنگاہے اندیشۂ مہمانی مے کنی + اگر چیزے داری - آں را ذخیرہ کن - کہ پس از تو زن و فرزندِ تو بہ کسے محتاج نشوند + مرد گفت - ہر کہ دریں سرائے فانی ذخیرہ نہاد - آخر سرمایۂ وبال و ہلاکِ او گشت - چنانچہ قصۂ گرگ ازیں نشاں مے دہد + زن پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - گفت - کہ صیادے تیرے بجانبِ آہوئے افگند - و آں را از پاے در آوردہ برداشت - و بہ خانۂ خود رواں شد + درمیانِ راہ خوکے دو چار شد + صیاد تیرِ جگر دوز بر خوک زد - خوک از قہر زخمِ نیشِ خود را بر سینۂ صیاد زد - و ہر دو در جاے خود سرد شدہ بمردند + دریں اثنا گرگے گرسنہ بدانجا رسید + مردے و خوکے و آہوئے کشتہ دید - بہ بسیاریٔ نعمت شاد شد - و با خود گفت - خردمندی آں است - کہ امروز نعمتِ بے پایاں صرف نہ کنم - بہ زہِ کماں بگذرانم - و ایں گوشت ہاے تازہ را در گوشہ نہادہ روز بروز بہ اندازۂ حاجت بکار برم + گرگ از بسیاریٔ حرص بہ زہِ کمان میل کردہ آغاز خوردن کرد - و بہ یک ضرب دندانِ او زہِ کماں گسستہ شد - بحکمِ گسیختنِ زہِ کماں گوشۂ کماں بہ دلِ او رسید - و بہ فی الحال جاں داد + فائدۂ ایں داستاں

آنست - کہ بر فراہم آوردنِ مال حریص بُودن و بہ اُمیدِ دُوردیں ذخیرہ نہادن ایمنی ندارد + بیت

آنچہ داری بخور امروز غم دہر مخور

چُوں بہ فردا برسی روزئے فردا برسد

زن چُوں سخُنانِ دانش نشاں از شوہر خُود شنید - گُفت - بخشش باد بر تو مہمانی ! چُوں رُوز شُد - زن کُنجدِ پوست بر کندہ در آفتاب نہاد - و خُود در کارِ دیگر مشغُول شُد + سگے بیامد - و دہانِ خُود بر آں کُنجد رسانید + زن آں حالت را دید - و نخواست - کہ ازآں خُوردنی سازد + آں را برداشت - و رُوے بہ بازار آورد - و مرا نیز در بازار کارے بُود - رفتہ بُودم - کہ بہ دُکانِ کُنجد فروشے در آمد - آں را با کُنجدِ غیر پوست کندہ برابر مے فروخت + مردے فریاد برآورد - کہ اَے زن ! مگر ایں جا رازے است سر بستہ کہ کُنجدِ سفید کردہ را با کُنجدِ با پوست برابر مے فروشی + چُوں حکایت بہ آخر رسید - مہماں بزاہد گُفت - کہ بہ خاطر مے رسد - کہ دلیرئے آں مُوش بے سببے نخواہد بُود + نقدے بہ خانہ دارد - کہ بہ پُشت گرمئے آں ایں ہمہ دلیری و تیزی مے نماید - بیا - تا سُوراخ زیر و زبر کردہ بنگریم - کہ سرانجام کار بہ کجا مے کشد + زاہد فے الحال تبرے حاضر گردانید - و من آں ساعت در سُوراخِ دیگر بُودم - و آنچہ با یکدیگر مے گفتند - مے شنیدم - و در کاشانۂ من ہزار دینار بُود - کہ من بر آں غلطیدمے - و بہ تماشائے آں مرا

خوش حالی روے مے داد + آخر الامر مہمان خانۂ مرا بشگافت - و ہر چہ سرمایۂ شادمانی بود - ہمہ بر گرفت + بر در سوراخ شتافتم - دیدم - کہ زرہا را زاہد و مہمان با یکدیگر قسمت کردند + زاہد حصۂ خود را در خریطہ کردہ بزیر بالین نہاد + طمع شوم مرا باز در جنبش آورد + با خود گفتم - کہ اگر از آں زر چیزے بدست آید - سرمایۂ شادمانی و پیرایۂ کامرانی گردد + درین اثنا بشمہ چنداں صبر کردم - کہ بخفتند + آنگاہ آہستہ متوجہ بالین زاہد شدم - و مہمان کار دیدہ خود را در خواب انداختہ از من با خبر بود - ہمیں کہ نزدیک بالین زاہد شدم - چوبے بر پاے من زد - کہ از آں رنجہ شدم - و پاے کشاں در سوراخ رفتہ در پیچۂ دربان خود شدم + چوں درد آرامش یافت - بار دیگر طمع شوم مرا از خانۂ خود بر آورد + ایں بار مہمان زاہد بر تارک من چوبے زد - کہ بہ حیلۂ بسیار خود را در سوراخ افگندم - و بیہوش افتادم - و از درد زخمہا لذّت مال فراموش شد + آخر دانستم - کہ سرمایۂ ہمہ بلاہا طمع است + بعد ازیں واقعہ از خانۂ زاہد بہ صحرا در آمدم - و در گوشۂ قناعت بسرے بردم تا بہ تقریب دوستی بہ کبوتر با زاغ آشنائی دست داد - و ہمراہیٔ زاغ بہ آشیانۂ تو آمدم + ایں است سرگذشت من + سنگ پشت چوں بشنید - گفت - کہ از تجربۂ تو فائدہ ہا بر گرفتم - و روشن شد - کہ خردمند را دریں جہاں

بہ اندکے خرسند باید بود - و دستِ خواہش پیشِ ہر کس
دراز نباید کرد - و ہر کہ بگوشہ و توشۂ قناعت نکند -
بدو آں رسد - کہ بداں گربہ حریص رسید + چونش گفتند -
چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ شخصے گربہ داشت - و ہر روز یک
مقدارِ گوشت کہ تسلّی بخشِ گرسنگی او بود - برائے او
مے آورد - لیکن بہ آں قناعت نمودہ خام طمعی را شیوہ نمود +
روزے از نزدیکِ کبوتر خانہ بگذشت + از آوازِ کبوتراں
حرصِ گربہ در جنبش آمد - و خود را در آں برج انگند -
نگہبانان از آمدنِ گربہ خبردار شدند + و آنچناں زدند -
کہ در حال جان داد - و پوستش ازو برکندہ در راہ
انگندند + ناگاہ خداوندِ او را گذر بر آں افتاد - و گربۂ
خود را بداں حال دید - گفت - اے شوخ چشمِ آز پرست !
اگر بداں گوشت پارۂ قناعت مے کردی - پوست از تو
در نمے کشیدند + ایں داستان برائے آں آوردم - کہ اے
زیرک ! پس ازیں بہ اندک و بیش کہ رسد - قناعت کنی -
امروز تو دوست و برادرِ مائی - و قرار دادِ خاطر چناں است -
کہ اگر از جانبِ تو در دوستی نقصانے رود - از جانبِ ما
بغیر مہر افزائی و محبّت چیزے دیگر نخواہد بود + زاغ
چوں حسنِ سلوکِ سنگ پشت دید - دلش تازہ شد - گفت -
اے برادر سخنورانِ راست گفتار چنیں مے نمایند - کہ
در زمانِ پیشیں بزرگے دوستے داشت + شبے آں دوست
بہ درِ خانۂ وے آمد و حلقہ در زد + آں بزرگ دریافت -

کہ دوستِ اوست + در اندیشۂ دور و دراز افتاد - کہ آیا سبب ناگہاں آمدنِ او چہ خواہد بود +. بعد از فکرِ بسیار کیسۂ زر برداشت - و شمشیر حمائل کرد - و کنیز را فرمود - تا شمع روشن کردہ در پیش رواں شد + چوں در باز کردند - دوستِ خود را مہربانی نمودہ پرسید - کہ اے برادر! در آمدنِ تو ناگہانی خیالِ سہ چیز کردہ ام +. یکے آنکہ شاید حادثۂ واقع شدہ باشد - و بہ مالے احتیاج روے نمودہ + دوم آنکہ دشمنے بہ قصدِ تو برخاستہ باشد - و ترا در دفعِ آں مددگارے باید + سوم آنکہ از تنہائی بہ تنگ آمدہ باشی - و کسے خواہی - کہ در گاہ و بیگاہ بہ کارِ تو پردازد - و من ہمہ را سرانجام نمودہ آمدہ ام + اگر مال مے باید - اینک کیسۂ زر - و اگر کمک مے خواہی - اینک من با شمشیرِ آبدار حاضر - و اگر خدمتگار مے طلبی - اینک کنیزک + دوست از وے عذر خواست و گفت - ہزار آفریں بر دوستیٔ تو! کہ از من مال و جاں و ناموس دریغ نہ داشتی + اے سنگ پشت! آنچہ با موش گفتی - باید کہ ایں را بسر بری - و قرار دہی - کہ اگر از موش زحمتے رسد - آزردہ نشوی + زاغ دریں سخن بود - کہ آہوئے از دور نمودار شد - سنگ پشت او را بمہربانی پرسید - از کجا مے آئی؟ آہو گفت - امروز پیرے در کمینِ من بود - بہر طرف کہ مے رفتم - قصدِ من مے نمود - گریختہ بدینجا آمدم - سنگ پشت گفت - مترس - کہ ہرگز صیادے نزدیکِ تو در اینجا نرسد +. اگر بہ صحبتِ ما ترا میل باشد - ازیں چہ بہتر کہ دوستیٔ ما

رسہ بار بیارئے تو قوّت یابد - چہ خردمنداں گفتہ اند - کہ اگر دوست ہزار باشد - کم باید شمرد - و اگر دشمن یکے باشد - بسیار باید داشت + موش نیز از دفترِ دانائیِ خود حرفے چند کہ دلپذیرِ آہو باشد - باز گفت - و زاغ نیز سخنانِ دوستانہ ادا کرد + آہو از گفتارِ اینہا میلِ صحبتِ ایشاں نمود - و بخود قرارِ ہمراہی داد + یاراں بہ نصیحت ہائے دوستانہ گفتند - کہ ازیں چراگاہ قدم بیروں منہ + آہو قبول نمودہ در آں مرغزار مقام گرفت - و با یکدیگر بسر بردندے - و پشتۂ بود - کہ آنجا جمع شدندے + روزے زاغ و موش و سنگ پشت بجائے مذکور فراہم آمدند - و انتظارِ آہو مے کشیدند + چوں زمانے گذشت - کہ آہو نیامد - اندوہناک گشتند + آخر بر آں قرار یافت - کہ زاغ پرواز نماید - و از احوالِ یارِ غائب خبرے آورد + اندک زمانے نہ گذشتہ بود - کہ زاغ سراسیمہ و پریشاں آمدہ باز نمود - کہ آہو را بستۂ دامِ بلا دیدم + سنگ پشت موش را گفت - کہ کار از من و زاغ گذشتہ است خلاصیِ او جز بیاریِ تو اُمید نتواں داشت - بشتاب - کہ وقت مے گذرد + موش بہ رہنمونیِ زاغ نزدیکِ آہو شد - و بہ بریدنِ بند آہو مشغول شد + دریں میاں سنگ پشت رسید - و از گرفتاریِ یار اظہارِ تنگدلی نمود + آہو گفت - اے یار! آمدنِ تو دریںجا دشوار تر از واقعۂ من است + اگر صیّاد رسد - و موش بندہا بریدہ باشد - من بتک یا جاں برم - و زاغ بپرد - و موش در کنجِ سوراخ پنہاں شود - امّا

ترا نه دشتی پریدن نه پای گریختن + این چه تعارف
بُوَد - که کردی؟ سنگ پشت گفت - ای رفیق! نیامدن را
چگونه روا داشتمی - و زندگانی بی دوستان را چه کار آید؟
درین سخن بودند - که صیاد از دور پدید آمد - و موش از
بند بریدن فارغ شده - آهو بجست - و زاغ بپرید - و
موش به سوراخ فرو رفت - و سنگ پشت همانجا بماند +
صیاد رسیده دام آهو بریده یافت - و چپ و راست
نگریستن گرفت - که آیا این دام را که برید! نظرش
بر سنگ پشت افتاد - با خود گفت - اگرچه این متاع
متضمنِ عوضِ آهوی جسته نمی تواند شد - امّا تهی دست
باز گشتن ناموسِ صیادی را زیان دارد - فی الحال او را
بگرفت - و در توبره افگنده روی به شهر نهاد + رفیقان
بعد از رفتنِ صیاد جمع شدند - و معلوم شد - که سنگ پشت
بستهٔ بندِ صیاد است + فریاد از نهادِ ایشان بر آمد - و
هر کدام در ماتمِ جدائی سخنانِ درد آمیز می گفتند - تا
آنکه آهو روی به زاغ کرده گفت - ای برادر! گریه
و زاری بکار نیاید + سزاوار آنست - که چاره اندیشیم -
که بدان یارِ خود را خلاص کنیم + موش گفت - ای
آهو! مرا حیله‌ئی به خاطر رسیده است - که تو از
پیشِ صیاد در آئی - و خود را شکسته و اندوهگین
وا نمائی - که گویا بتو زخمی رسیده است - و زاغ باید
که بر پشتِ تو نشسته چنان وا نماید - که قصدِ چشمِ
تو دارد + ناچار چون چشمِ صیاد بر تو افتد - دل بر گرفتن

تو خوش کند - سنگ پشت را مع رخت بر زمین نهاده روئے بر تو آورد + ہرگاہ کہ بہ نزدیک تو آید - لنگاں لنگاں از وے دور مے رو - نہ آنچناں کہ از تو نا اُمید شود - و نہ آنچناں کہ بر تو دست یابد - زمانے دراز او را بخود مشغول گردانی + شاید کہ من سنگ پشت را خلاص دادہ گریزانیدن توانم + یاراں بر تدبیرِ او آفرین کردند + آہو و زاغ بہ ہماں نوع کہ قرار یافتہ بُود - خود را بہ صیاد نمودند + صیادِ خام طمع چوں آہو را دید - کہ لنگاں لنگاں مے رود - و زاغ قصدِ چشمش مے کند - گرفتنِ آہو را بخود قرار دادہ توبرہ از پشتِ خود نہاد - و در پیچِ او شد + موش در ساعت بندِ توبرہ بُرید + سنگ پشت را خلاص نمود - و پس از زمانے دراز کہ صیاد از جستجوے آہو بتنگ آمدہ ماندہ شدہ بر سرِ توبرہ آمد و سنگ پشت را ندید - و بندہاے توبرہ بُریدہ یافت - اندیشہ و فکر برو غالب آمد - کہ آنچہ من مے بینم - اگر با کسے بگویم - باور نکنند + مگر آنچہ در افسانہ ہا از جن و پری نشاں مے دادند - راست بودہ است - ایں زمین پریاں و آرامگاہ دیواں است - یہ طمع جانورانِ ایں صحرا دیگر خود را نباید آورد + پس صیاد توبرۂ پارہ پارہ و دامِ گسیختہ بر داشت - و روے بگریز نہاد - و نذر کرد - کہ اگر بسلامت از آں بیاباں بیروں رود - دیگر نہالِ صحرا پیرامونِ خاطرِ خود نگذارد - و دیگر صیاداں را نیز

از آمد و شد آں دشت باز داشت + چوں صیاد برگزشت یاراں جمع آمدند - و شکرِ الٰہی بجا آوردہ خوش وقت بہ آرام گاہِ خود شتافتند - و بہ برکتِ یک جہتی روزگار بہ آسایش گزشت +

ایمن نہ بودن از فریبِ دشمناں

رائے دابشلیم بیدپائے برہمن را گفت - کہ شنیدم داستانِ دوستانِ یکدل + اکنوں مے خواہم - کہ باز گوئی از حالِ دشمنانِ دوست روے و آشنایانِ بیگانہ خوے + برہمن گفت :-

حکایت - در ولایتِ اُجّین بہ کوہے بلند درختے بزرگ بود پُر شاخ و برگ - ہزار زاغ بیش در آں آشیانہ داشتند - و آں زاغاں را ملکے بود فیروز نام + شبے پادشاہِ بوماں کہ او را شب آہنگ گفتندے - با لشکرے انبوہ شبخوں بر زاغاں زد - و بہ فیروزی برگشت + روزِ دیگر ملکِ زاغاں لشکرِ خود را فراہم آوردہ گفت - شبخونِ بوماں و دلیریِ ایں شوماں دیدید ؟ و ازیں دشوار تر آں است - کہ چوں راہِ خانۂ ما و فیروزیِ خود را دانستہ اند - باز دشت بُردے دشوار تر نمایند + در میانِ ایشاں چہار زاغ بودند - ملکِ زاغاں اعتماد بایشاں مے کرد + پرسید - کہ دریں کار چہ اندیشہ باید کرد ؟ یکے گفت - اے ملک ! پیش از ما دانشوراں گفتہ اند - کہ چوں کسے برابریِ دشمنے نتواند کرد - از

خان و مال رول باید برداشت - کہ بر جاے خود ماندن خطرے است بزرگ - خاصہ بعد از ہزیمت + ملک دوسے بہ دیگرے آورد - کہ تو دریں کار چہ اندیشیدہ ؟ گفت - بہ یک حملۂ دشمن از جاے رفتن و وطن چندیں سالہ گذاشتن از مردانگی نباشد - سزاوار چناں است - کہ استعدادِ جنگ نمائیم + ملک خردمندِ سوم را پرسید - کہ راے تو چیست ؟ او گفت - اگر بہ خراج گرفتن از ما خوشنود شوند - قرارِ صلح دہیم - و خراجے فرستیم - و از بیم ایشاں ایمن گردیم + چوں نوبت بہ ہوشمندِ چہارم رسید - او وزیرے بود دانا و کار شناس نام داشت + ملک بہ او گفت - کہ مرا بر خردِ تو اعتمادِ تمام است - بگوے تا چہ کنیم - تا آنکہ کار بہ طریق دیگر سامان گیرد ؟ زیرا کہ ایشاں پر زور تر اند و دلیر و توانا - اکنوں بہ آہستگی چارۂ کار باید جست + بیت

بہ شمشیرے یکے تا صد تواں کشت
بہ راے لشکرے را بشکنی پشت

گفت - مے خواہم - کہ بعضے از سخناں در خلوت بہ عرض رسانم + یکے از اہلِ مجلس گفت - اے دانا ! فائدۂ مشورت آن است - کہ ہر کس از خردمنداں سخنے گوید - باشد کہ تیرِ فکرِ یکے بر نشانہ اُفتد - و مشورت جمع کردن دانش داشت - پس سببِ آنکہ سخن را بخلوت خانہ حوالہ مے کنی - چیست ؟ گفت - رازہاے سلطنت چوں کارہاے عشقی و معاملہ ہاے رسمی نیست - کہ با ہر کس

توان گفت + گفتم - که اهلِ مشورت همه خیر اندیش و
دولتخواه اند - از دوستانِ دوستان چگونه خاطر جمع گردد؟
بر تقدیرے که خاطر هم از ایشان جمع شود - تو چه
دانی - که درین نزدیکیِ مجلس سخن چینے که گوش بر آواز
باشد - نیست؟ تا هرچه بشنود - به دشمن رساند +
بسیار بوده - که مُلک و پادشاهی بل حیات و زندگانی
به آشکارا کردنِ رازے داده اند + پس رازِ خود را
با هیچ کس نه باید گفت + امیر پرسید - که نهان داشتنِ
راز به چه نوع باید؟ کار شناس گفت - که در پنهان
داشتن چندان مبالغه نماید - که گویا خود محرمِ آن نیست +
ملک ازین سخن روے بخلوت نهاد - و کار شناس را
طلبیده اوّل پرسید که سببِ دشمنیِ درمیانِ ما و بوم
چه بوده است؟ گفت - در روزگارِ قدیم زاغے حرفے
گفته بود - و بومان را کینهٔ او هنوز در دل است +
امیر پرسید - که چگونه؟
حکایت - گفت - که گروهے از پرندگان فراهم آمده
اتّفاق نمودند - بر اینکه ما را پیشواے و امیرے باید - تا در
روزِ ماندگی امداد نماید + یکے نام براے پادشاهے مے برد -
و دیگرے ردّے ساخت - تا نوبت به بوم رسید + جمعے
اتّفاق کردند بر آن که او را امیر گردانند - در ردّ و
قبولِ این سخن درمیانِ یک دیگر نزاعے شد - تا آنکه قرار
یافت بر آنکه دیگرے را که درین مشورت دخل نباشد -
از و پرسیده شود - هرچه گوید - به قبول شنوده - ناگاه از دور

زاغے پیدا نشد + گفتند - اینک شخصے کہ دریں مجلس نبود - از و بپرسیم + صورتِ حال گفتند - و صلاحِ کار طلبیدند + زاغ جواب داد - کہ ایں چہ اندیشۂ نادرست و سودائے محال است + بوم شوم را با حکومت و سروری چہ نسبت - بازِ بلند پرواز را چہ افتادہ ؟ و طاؤسِ رعنا را چہ شدہ ؟ و ہمائے سعادت سایہ را چہ پیش آمدہ ؟ و عقابِ والا شکوہ را چہ بلا زدہ ؟ اگر تمامی ایں مرغاں ہلاک مے شدند - شائستہ آں بود - کہ مرغاں بے ملک روزگار را مے گزرانیدند - و ننگِ اطاعتِ بوم را بر خود نمے پسندیدند - کہ او باوجودیکہ روئے زشت - و دانشِ کوتاہ دارد - صفتِ تکبر را نمے گزارد + گرفتم - کہ اینہا را چارۂ تواں ساخت - ایں را چہ علاج ؟ کہ از نورِ نیرِ اعظم کہ حیات بخشِ عالم است - محروم گشتہ + زنہار ! کہ ازیں اندیشۂ نادرست در گزرید - شما را درمیانِ خود امیرے معین باید کرد - کہ ہر مہمے و حادثۂ کہ روے نماید - از روے خردمندی سرانجام نماید - چنانچہ آں خرگوش کہ خود را ایلچیٔ ماہ ساخت - و بہ تدبیرِ درشت بلائے عظیم را از خود رفع کرد + مرغاں پرسیدند - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - سالے در ولایتِ فیلاں در جزائرِ زیرِ باد باراں نہ بارید + فیلاں از رنجِ تشنگی بے تاب شدہ پیشِ ملکِ خود بنالیدند + ملک حکم کرد - تا کار آگاہاں از برائے آب بہر جانبے شتافتند + ناگہاں بہ سرِ چشمۂ

رسیدند - که آں را چشمۂ ماه مے گفتند + جائے ژرف
بود - آبے بے نهایت داشت - و بر پیرامونئے اینها ملکِ
پیلاں با جملۂ حشم و لشکریاں به آب خوردن سوے
چشمه رفت + بر حوالئِ آں چشمه خرگوشے چند خانه
کرده بودند - از آمد و شدِ پیلاں زحمتے به ایشاں رسیدن
گرفت - و پایمالِ پیلاں شدن گرفتند + روزے همه
خرگوشاں به اتفاق پیشِ ملکِ خود رفتند - و گفتند -
تخت نشینی از بهرِ داد دادن است - نه از براے
شاد زیستن + اے ملک! دادِ ما بده - و انصافِ ما از
پیلاں بستاں + ملک گفت - که ایں آساں کارے نیست -
که سرسری در آں آغاز کنند + باید که هرکه درمیانِ
شما دانشے دارد - حاضر شود - تا مشورتے کرده شود +
درمیانِ خرگوشاں تیز هوشے بود بهروز نام + چوں دید -
که کار به ایں جا رسید - پیش آمد - و گفت - مرا به ایلچی گری
نزدیکِ پیلاں فرستید + ملک فرمود - به مبارکی باید رفت -
و خود مے دانی - که ایلچئِ پادشاه زبانِ او باشد + پس
بهروز از بارگاهِ ملک بیروں آمد و صبر کرد - تا آنکه
شب شد - و ماهِ جهاں آرا عالمِ ظلمانی را نورانی ساخت -
روے به جزیرۂ پیلاں آورد + اندیشه کرد - که در
نزدیکئِ آں ستمگاراں مرا بیمِ جان است + با ایں
کوه پیکراں ملاقات نه باید کرد - بجهتِ آنکه غرور در سر
دارند - پرواے مسکیناں نمی نمایند + بهتر آں مے نماید
که بر بلندی بر آیم - و پیغامے که دارم - از دور

بگزارم + اگر در محلّ قبول افتد - زہے دولت - و اگر کارِ گر
نیاید - بارے جاں بسلامت بُردہ باشم + پس بر بلندی
رفت - و از دور آواز داد - کہ من فرستادۂ ماہ ام + چوں
ملکِ فیلاں آگاہ شد - ازو سخن پرسید + بہروز جواب
داد - کہ ایلچی ہر چہ گوید - برو گرفت نبشت + اے ملکِ
پیلاں! تو مے دانی - کہ ماہ میر بازارِ شب است - و
نایبِ شہریارِ روز + اگر کسے خلافِ او اندیشد - و
پیغامِ او بگوشِ ہوش نشنود - تیشہ بہ پائے خود زدہ باشد -
و در ہلاکِ خود بہ دستِ خود کوشیدہ + ملکِ فیلاں از
جا در آمدہ پرسید - کہ مضمونِ پیغام چیست؟ بہروز
گفت - ماہ فرمودہ است - ہر کہ بر توانائی و زبردستیِ
خود مغرور شود - و زیردستاں را بہ جور و ستم از پائے
در آرد - خود را در گردابِ ہلاک افگند - و تو بہ ایں
غرور کہ از دیگر بہائم بزرگ ہیکلی - قصدِ چشمۂ من
کردۂ - و لشکرِ خود را بدیں موضع آوردۂ - و تیرگیِ
تمام بہ آں آب رسانیدۂ - آیا تو ندانستۂ؟ کہ ہر کہ
ایں جا آید - جاں بسلامت نبرد + من مہربانی در
حقِ تو خیال کردہ بہ پیغامے آگاہ ساختہ ام - اگر سر
خود گیری - بہتر - وگرنہ خود بیایم - و ثارت بکشم -
و اگر دریں پیغام شکّے داری - ہمیں ساعت بیا - کہ
من در چشمۂ خود حاضرم + ملکِ فیلاں را ازیں سخن
عجب آمد - و بسوئے چشمہ رفت + عکسِ ماہ در آب دید +
بہروز گفت - اے ملک! قدرے آب بردار - و روئے

شستند سجده بجا آر + باشد - کہ ماه در مقام ترحم آمده از تو راضی گردد + رفیل خرطوم دراز کرد + چوں بآب رسید - جنبشے در آب پدید آمد - و رفیل را چناں نمود - کہ ماه مے جنبد - آواز داد - کہ اے ایلچی ! چوں خرطوم در آب کردم - ماه از جاے رفت + بہروز گفت - آرے زود تر سجده کن - تا قرار گیرد + ملکِ رفیلاں قبول کرد - کہ دیگر آنجا نیاید - و رفیلاں را بہ حوالیٔ آں چشمہ نیارد + بہروز ایں مژده بہ شاہِ خرگوشاں برد - و از بلاہاے سیاه ایمن ساخت + ایں داستاں براے آں آوردم - کہ درمیانِ شما زیرکے باید - کہ کارے تواند ساخت - اگر در ایں وقت زیرکے در مشاورتِ شما بودے - کے گذاشتے - کہ رقمِ شاہی بر نامِ بوم شوم کشیده شدے + پس پادشاه باید - کہ وفادار بود - و اگر نہ بہ رعایاے بیچاره آں رسد - کہ از آں گربہ بہ کبک و تیہو رسید + مرغاں پرسیدند - کہ چگونہ ؟

حکایت - زاغ گفت - من در دامنِ کوہے بر درخت آشیاں داشتم - و در ہمسایگیٔ من کبکے وطن داشت - و مرا بہ دیدارِ او خرمی حاصل بود + ناگاه غائب شد و بر آں زمانے دراز گذشت - چنانکہ گماں بردم - کہ او ہلاک شد + بعد ازاں تیہوے آمد - و در آشیانۂ او قرار گرفت + چوں یک چندے بر آں حال بگذشت - کبک باز آمد - دیگرے را دید - گفت - جاے من خالی کن + تیہو گفت - حالا خانہ در تصرفِ من است -

اگر حقے داری - ثابت کن + کار به ستیزه انجامید + چندانکه
من اسباب صلح انگیختم - بجائے نه رسید - و مقرر شد -
که رجوع به حاکمے عادل نمایند + کبک گفت - درین نزدیکی
گربه ایست پرهیزگار - خدا ترس - آزار جاندارے ازو
هرگز نے آید - نزدیکِ او باید رفت - تا کار به آخر
رساند + هر دو راضی شده پیشِ او رفتند - و من
در پئے ایشاں رواں گشته خواستم - که احوال را نظاره کنم +
گربه را چوں چشم بر ایشاں افتاد - چوں سالوساں سر
به سجده نهاده ماند + کبک و تیهو از کردارِ او در تعجب
شده در توقف ماندند - تا آنکه سر از سجده برداشت -
کبک و تیهو دعوے بعرض رسانیدند + گربه گفت - اے
جواناں! پیری در من اثر کرده است - و چشم و
گوش و دیگر حواس را ضعفے تمام پیدا شد - نزدیک تر
آئید - تا من از سخنِ هر دو آگاه شده حکم توانم کرد -
تا فارغ البال پیشتر آمدند - به یک حمله هر دو را بگرفت -
و معده را از گوشتِ لذیذِ ایشاں برگ و نوا داد +
این داستاں برائے آں آوردم - تا معلوم شود - که
بر بے وفایاں اعتماد نشاید + کارِ بوم شوم همواره
فریب و نفاق است - و بر عیبهائے او همه عالم را
اتفاق + مرغاں از شنیدنِ این سخن یک بار از آں کار
باز آمده عزیمت برداشتن بوم را بامیری فسخ کردند -
و آں بوم خاکسار زاغ را گفت - که اے سیاه بختے بے شرم!
مرا به سر کینه آوردی + بعد ازیں درمیانِ ما و تو

تخمِ دُشمنی کاشتہ شُد۔ کہ بیخ او از زمین گزشت۔ و شاخ او بہ آسمان رسید + زاغ از گفتۂ خود پشیمان شُدہ با خود مے گفت۔ عجب کارے نا دانستہ پیش گرفتم۔ و برائے خود دُشمنانِ ستیزہ خوے بر انگیختم۔ مرا با نصیحتِ مُرغان چہ کار بود + زبان را بہ شکلِ تیغ آفریدہ اند۔ بے ضرورتے از نیام کام بر آوردن گلوئے خود بُریدن است۔ و سرِ خود باختن + این بود باعثِ دُشمنی میانِ ما و بُوم + ملک گفت۔ اے کار شناس! اکنوں اندیشۂ کارِ لشکریانِ ما کہ سوختۂ نائرۂ ستمِ بُوماں شدہ اند۔ چگونہ خیال کردۂ؟ کار شناس گفت۔ آنچہ وزیرانِ روشن رائے از جنگ و صُلح و گزاشتنِ وطن و قبُولِ کردنِ باج و خراج گفتند۔ ہیچ کدام پسندیدہ نیست۔ کارہا کہ بہ راستی ساختہ نشود۔ بہ حیلہ پیش باید برد۔ چُنانچہ بعضے دُزداں گوسفندے از دستِ زاہدے بہ حیلہ بیروں آوردند۔ ملک پُرسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ گفت زاہدے گوسفندے فربہ خریدہ رسنے در گردنِ او بستہ بجانبِ صومعۂ خود مے کشید۔ و در راہ طائفۂ دُزداں گوسفند را دیدہ چشمِ طمع بر کشادند+ ہر چند درِ بابِ گرفتنِ آں سعیے نمودند۔ صورت نہ بست+ آخر رائے ہمہ بہ حیلہ قرار یافت+ پس یک کس ازآنہا پیش آمد۔ و گفت۔ اے پیر! این سگ را از کجا آوردی؟ دیگرے برو گزشت۔ و گفت۔ این سگ را بکجا مے بری؟ سوم گفت۔ اے پیر! مگر سبیلِ شکار داری۔

که سگ بدست گرفته؟ دیگرے از عقب آمده پرسید-
که این سگ را بچند خریده؟ یکے مے گفت - این-
سگِ شبان است + یکے طعنه مے زد- که این مرد در
لباسِ پرهیزگاران است - چرا دست و جامه بدین سگ
آلوده مے سازد - دیگرے مے گفت - که زاهد این سگ را
برائے خدا پرورش خواهد کرد + از بسیاریِ سخن شکّے
در دلِ زاهد پدید آمد - گفت - که فروشندهٔ این جانور
جادوگرے بوده - که به چشم بندی سگ را در نظرِ من
گوسفند نموده + همان دم زاهد دست از گوسفند باز داشت-
و جانبِ فروشنده روان شد + دزدان گوسفند را گرفته
به خانه بردند - و کارد بر گلوے او راندند + زاهد را
از فریبِ ایشان هم گوسفند از دست رفت و هم زر +
این داستان برائے آن آوردم - که ما را نیز طریقِ
حیله گری پیش باید گرفت + ملکِ زاغان گفت - بیار-
آنچه داری - تا بدان عمل کنم + کارشناس جواب داد -
که من خود را فدائے این کار خواهم کرد + هلاکِ یک کس
که موجبِ بقائے جمعے کثیر باشد - عینِ صلاح است +
مصلحت در آن مے بینم - که ملک در مجلسِ عام بر من خشم
کند - و بفرماید - تا پر و بالِ من بکنند - و خون آلوده
و زخم زده در زیرِ همین درخت که آشیانهٔ ما ست -
بیفگنند - و ملک با تمامیِ لشکر برود - و فلان جا مقام
فرموده منتظرِ آمدنِ من باشد - تا من دامِ حیله در راهِ
ایشان انداخته بیایم + پس ملک از خلوت خشم آلوده

بیروں آمد + تمام لشکر انتظار داشتند - تا از خلوتِ شاه
و وزیر چه جلوه دهد + چوں ملک را خشمگین یافتند -
سرها در پیش افگنده اندیشناک شدند + ملک فرمود -
تا کارشناس را پر و بال بر کندند - و سر و پایش خونین
ساخته در زیر انداختند - و خود به لشکر و حشم از موضعے
که قرار یافته بود - رواں شد + تا هنگام شام ملکِ بوماں
درین اندیشه که چوں زاغاں را شکسته بال ساخته ام -
اگر امشب دیگر شبخونِ ما بر ایشاں مے رسد - کار تمام
مے شود - بر شبخون قرار داده به وطن گاهِ زاغاں رواں
شدند + چوں لشکرِ بوماں رسید - نه از زاغاں اثرے بود و
نه خبرے + کارشناس زیرِ درخت بر خود مے پیچید - و
نرم نرم ناله مے کرد + بومے آوازِ نالهٔ او شنیده
به ملک باز گفت - ملک با محرمے چند که مقربانِ درگاهِ او
بودند - بر سرِ او آمده پرسید - که کیستی ؟ و حالِ تو
چیست ؟ کارشناس نامِ خود و نامِ پدر باز گفت - و
منصبِ وزارتِ خود عرض نمود + ملکِ بوماں پرسید - که
وزیر یا ندیمِ تو بودی - به چه گناه خراب شدی ؟
کارشناس گفت - صاحب در حقِ من بد گماں شد - و
حاسداں وقت یافتند - به تهمت مرا بدین حال رسانیدند +
ملک پرسید - که موجبِ بد گمانی چه بود ؟ گفت - ملکِ ما
بعد از شبخونِ شما وزیراں را طلبیده - و چارهٔ کار
پرسید - نوبت بمن رسید - گفتم - ما را به لشکرِ بوم
طاقتِ برابری نیست - و به بخت بلنداں در افتادن از

پایۂ خود بر افتادن است ـ صلاحِ کار آن است ـ کہ
ایلچی فرستیم ـ و درِ صلح زنیم + ملِکِ ما متغیّر شد و
گفت ـ ایں چہ سخن است ـ کہ مے گوئی ؟ مرا از جنگِ
بُوماں مے ترسانی ـ من بارِ دیگر زباں بہ خیر خواہی
کشادم و گفتم اَے ملِک ! از شاہراہِ صلح باز گرد ـ
دُشمنِ قوی حال را بہ چاپلوسی رام تواں کرد ـ نمے بینی ـ کہ گیاہِ
ضعیف بواسطۂ ملایمت از بادِ تُند بہ سلامت رہد ـ و درختِ
بسیار شاخ بواسطۂ سخت رُوئی از بیخ برکندہ شود ؟ زاغاں
از نصیحتِ من در خشم شدہ مرا تہمت کردند ـ کہ تو بہ طرفِ
بُوم میل داری + ملِک بہ قولِ دشمناں از من رُو گردانید ـ
و بہ ایں حال کہ مے بینی ـ گرفتار ساخت + ملِک پُرسید ـ
ہیچ فہمیدی ـ کہ ایشاں چہ مے گفتند ؟ و بچہ قرار داد
رفتند ؟ کار شناس گفت ـ در خیالِ ایشاں چناں دیدہ ام ـ
کہ اندیشۂ جنگ بہ خاطر دارند ـ و کارسازیٔ نبرد
مے نمایند + ملِکِ بُوماں بہ یکے از وُزرا پُرسید ـ
کہ کارِ زاغ چگونہ مے بینی ؟ گفت ـ قتلِ او را
غنیمت باید شمرد ـ کہ دریں اخگرِ نیم افسردہ آتشے مے بینم ـ
کہ فرو نشاندنِ شعلۂ آں از محالات است + کار شناس
بہ دردِ دل بنالید و گفت ـ بیت

مرا خود دلِ دردمند است و ریش
تو ریزم نمک بر جراحت مریش

ایں سخن در بابِ بُوماں اثرے کرد ـ و رُوے از و
باز گردانید ـ و دیگرے را پُرسید ـ کہ تو چہ مے گوئی ؟

گفت - من در کشتن او هیچ نگویم - که اہلِ مروّت چوں دشمن را شکستہ و بے چارہ بینند - احسان نمایند - بہ زنہار آمدہ را اماں باید داد - و از پا افتادہ را دست باید گرفت - و بسا کارہا مردم را بر دشمن مہرباں گرداند + بعضے صورتہا باشد - کہ بدیدنِ آں بر دشمن جز بخشایش سزاوار نباشد - حالِ ایں زاغ ہم از آں قبیل است + ملک وزیرِ سوم را پرسید - کہ رائے تو دریں قضیّہ چہ حکم مے کند؟ گفت - بہتر آں است - کہ ملک لباسِ زندگانی ازو بر نکشد - خلعتِ اماں دادہ تربیت او فرماید - تا او نیز قدرِ جاں بخشی شناختہ طریقِ اخلاص پیش گیرد - و خردمنداں در آں کوشیدہ اند - کہ گروہے را از میانِ دشمن بیروں آرند - و سنگِ تفرقہ در جمعیّتِ ایشاں انداختہ بہ ہر حیلۂ کہ توانند - دو گروہ سازند - کہ تخالفِ سخنِ دشمناں موجبِ فراغِ خاطرِ دوستاں باشد - چنانکہ خلافِ دزد و دیو سببِ جمعیّتِ خاطرِ زاہد شد - ملک پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ پارسائے پاک سیرت صبح و شام بعبادت مے گزرانید - یکے از مریدانِ صادق گاؤ میشے جواں و فربہ و شیردار بر سبیلِ نذر پیشِ شیخ آورد + دزدے از آں آگاہ شدہ روے بہ عبادت خانۂ پارسا نہاد - و با دیوے دو چار شد + دزد پرسید - کہ تو کیستی؟ و کجا میروی ؟ جواب داد - کہ دیوم - و پیشِ فلاں پارسا مے روم - کہ دکانِ ما شکستہ و بازارِ خود را گرم

کردہ است + مے خواہم ۔ کہ اگر فرصتے یابم ۔ او را
ہلاک کنم ۔ اکنوں باز گوے ۔ کہ تو کیستی ؟ دزد گفت ۔
من مردِ عیّار پیشہ ام + و شب و روز در آں اندیشہ کہ
مالِ کسے ببرم + حالا مے روم ۔ کہ ہماں پارسا گاوِ بیشے
فربہ دارد ۔ آں را دزدیدہ بکار برم + پس با یکدیگر
شبانگاہ بخانۂ زاہد رسیدند + پارسا و گاوِ بیش قدرے
چشم گرم کردہ بودند ۔ دزد اندیشہ کرد ۔ کہ اگر دیو قصدِ
کشتنِ او کند ۔ شاید فریاد برکشد ۔ و مردم آگاہ شوند ۔
گاوِ بیش از دست رود + دیو نیز در فکر افتادہ ۔ کہ
اگر دزد گاو را از خانہ بیروں کند ۔ تواند بود ۔ کہ
پارسا از آوازِ دزد بیدار شود ۔ و کشتنِ او در توقّف
افتد + پس دزد را گفت ۔ کہ مہلتے دہ تا پارسا را بکشم ۔
آنگاہ تو گاو را ببر + دزد گفت ۔ تو توقّف کن ۔ تا من
گاو را ببرم ۔ آنگاہ تو او را بکش + ایں خلاف درمیانِ
ایشاں بجنگ کشید + دزد آواز داد ۔ کہ اینجا دیو است ۔
مے خواہد کہ ترا بکشد + دیو نیز فریاد برداشت ۔ کہ
اینجا دزدے است ۔ مے خواہد ۔ کہ گاوِ ترا ببرد + پارسا
بیدار شد ۔ و خروش در گرفت + ہمسایگاں در آمدند ۔
آں ہر دو بگریختند ۔ و نفس و مالِ پارسا بسببِ خلافِ
دشمناں بسلامت ماند + بیت

چو در لشکرِ دشمن افتد خلاف
چرا تیغ باید کشید از غلاف

چوں وزیرِ سوم سخن بہ آخر رسانید ۔ وزیرِ اوّل

بر آشفت و گفت - من مے بینم - کہ ایں زاغ شما را به افسوں فریفتہ کردہ است + مبادا کہ از سخنِ ایں مکّار فریب بخورید - و بہ شنیدۂ او کہ بوئے خوں ازو مے آید - از راہ بروید + ہر دشمن کہ بسببِ دوریے راہ قصدِ او نتواند کرد - اوّل خود را نزدیک گرداند - و باتّفاق و مدارا خویش را محرم نماید - و چوں از کارہا آگاہ شد - فرصتے طلبید - و کینۂ خود بکشد + زاغ گفت اے یارِ دل آزار چنیں سخنے کہ بمن رسیدہ بحیلہ چہ مناسبت دارد ؟ ہمہ کس مے داند - کہ ایں محنت جز پاداشِ مخالفتِ من با زاغاں نبودہ است + وزیر گفت - کہ دیدہ و دانستہ بہ ایں حال خود را در دادہ + بسیار کس بودہ - کہ بجہتِ ہلاکِ دشمن خود را در گرداب ہلاک انداختہ اند - چنانکہ آں بوزنہ خود را بکشتن داد - و انتقامِ یاراں حاصل کرد + ملکِ بوماں پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ جمعے از بوزینہ ہا در جزیرۂ وطن داشتند - کہ میوہائے تر و خشک درو بسیار بود + یک روز خرسے بر ایشاں گزشت - و با خود گفت - روا باشد کہ من بہ صد ہزار محنت سر خارے یا بیخ گیاہے بدست آرم - و ایں بوزینہ ہا دریں گوشہ میوہائے تازہ بخورند + پس قصد کرد - کہ درمیانِ بوزینہ ہا در آمدہ جمعیّتِ ایشاں را برہم زند + بوزینہ ہا فریاد بر کشیدند - و ہزار بوزینہ ہجوم کردہ خرس را بہ ضرب پراگندہ ساختند + خرسِ خام طمع

بزحمتِ تمام از میانِ بوزینہ ہا بجست - و خود را بکوہستاں رسانید + و نعرہ و خروش برآورد - ہمجنسانِ او گرد آمدند - و واقعۂ حال پرسیدند + خرسِ دردمند واقعۂ خود را باز راند - و گفت زہے بے ناموسی - کہ خرسِ قوی ہیکل را بوزینۂ ضعیف پیکر بہ ایں حال رساند! صلاح آں است - کہ ہمداستاں شدہ اتفاق نمائید - تا بہ یک شبخوں روزگارِ زندگانئ ایشاں تیرہ سازیم + آخر شبے خرساں از کوہ فرود آمدند - و روے بہ جزیرۂ بوزینہ ہا نہادند + قضا را ملکِ بوزینہ ہا با جمعے از اعیانِ دولت بہ تقریبِ شکار آں شب در صحرا ماندہ بود - و بوزینہ ہاے دیگر از ہجومِ دشمن غافل + ہر یکے در منزلِ خود آرمیدہ - کہ خرساں یکبار بر آنہا ریختند - تا بوزینہ ہا را خبر شود - بسیارے از آں کشتہ شدند - و اندکے خستہ و مجروح جاں از آں ورطۂ خونخوار بر کنار بردند - خرساں چوں بیشۂ پُر نعمت را از دشمن خالی دیدند - طرحِ اقامت انداختند - و آں خرسِ ستمدیدہ را بر خود امیر ساختند - و ہر نعمتے کہ بوزینہ ہا در چندیں سال ذخیرہ نہادہ بودند - بہ تصرّفِ خود آوردند + روزِ دیگر ملکِ بوزینہ ہا کہ ازیں حال غافل روے بجزیرہ نہاد - در میانِ راہ گروہے ہزیمت خوردہ رسیدہ آغازِ داد خواہی کردند + ملک از شنیدنِ ایں واقعہ انگشتِ حیرت بہ دنداں گزیدن گرفت - و در میانِ ایشاں یکے بود میموں نام بہ عقل و فراست آراستہ - چوں ملک را حیراں و سرگرداں دید - زبانِ نصیحت بر گشود - کہ

بے صبری در بلاہا نہ شائستۂ دانشوران است + چارہ دریں کار آن است - کہ صبر باید کرد - و بہ تدبیرِ درست علاجِ واقعہ باید نمود + ملکِ بوزینہ پرسید - کہ چارۂ ایں کار چگونہ تواں کرد ؟ میموں خلوتے طلبید - و گفت - میخواہم - کہ جانِ خود را باختہ و انتقامے برائے دوستانِ گرامی کہ از جاں گرامی ترند از دشمن بکشم - ملک بر قوتِ من دریغ نخورد - و از وفاداری یاد آورد + ملک گفت - ایں کار را چگونہ مے کنی ؟ میموں گفت کہ تدبیرے اندیشیدہ ام - کہ ایشاں را در بیابانِ مرد آزمائے بہ آتشِ سموم بسوزم + صلاح آن است - کہ بفرمائی تا گوشہائے مرا بہ دنداں بر کنند - و دست و پائے من درہم شکنند - و شب بہ کنارِ گوشۂ کہ آرامگاہِ من بود - بیفگنند - و ملک با جمیع ملازماں در اطرافِ ایں صحرا پراگندہ شود - تا دو روز بگزرد - و صباحِ سوم روز بیایند - و در منزلہائے خود بفراغت بنشینند - کہ از دشمناں اثرے نخواہد بود + ملک فرمود - تا گوشہائے او را برکندند و دست و پایش درہم شکستہ بہ کنارِ بیشہ انگندند + میموں ہمہ شب نالہ مے کرد + ملکِ خرساں بہ سیر بیروں آمدہ بود - نالہ و زاریِ او شنید - و دنبالۂ آواز رفت + میموں را بداں حال دید - باوجودِ سخت دلی بر وے رحم کرد - و پرسید + میموں بفراست دریافت - کہ پادشاہِ آں قوم است + آغازِ دعا و ثنا کرد - و گفت - کہ من وزیرِ پادشاہِ بوزینگانم - و بہ اتفاق بہ شکار رفتہ + شب چوں دریں معرکہ حاضر نبودم - روزِ دیگر خبرِ مقدمِ ملک یافتم + ملکِ

بوزینه بواسطهٔ اعتمادے کہ بر تدبیر من داشت - التماس
چارهٔ این کار نمود - و من او را از روے نیکو خواہی
گفتم - صلاح آن است - کہ کمر ملازمت ملک بندیم - و
در سایهٔ دولتِ او بگوشه و توشه بسازیم + ملک از سخنِ
من بر آشفت + چوں دوم بار نصیحت کردم - بقهر نمود - تا
من ازین ہمه خواری کشیدم - و بقوم خود گفت کہ این از
دوستدارانِ پادشاهِ خرس است - حکم کرد - کہ در ہماں جزیره اش
بیفگنید - تا به بینم - کہ چگونه آنہا حمایت او خواہند نمود +
این بگفت - و چناں از درد گریست - کہ ملکِ خرساں را
نیز قطرہاے اشک بر زمین افتاد + ملک گفت - حالا
بوزینه ہا کجا ہستند ؟ جواب داد - کہ بیابانے است - کہ آں را
مرد آزماے مے گویند - آنجا از ہر طرف لشکرے جمع
مے کنند + زود باشد - کہ با سپاهِ خونخوار شبخوں آرند +
ملکِ خرساں از جاے در آمد - و گفت - اے میموں !
مصلحت چیست ؟ میموں گفت - اگر مرا پاے بودے -
جمعے را بے خبر بر ایشاں مے بردم + چه کنم - کہ رفتن
بدیں دشت و بے پاے میسر نیست + ملک گفت - من ترا
بسجیده مے توانم برد - پس آواز داد - تا خیلِ سپاه
حاضر شدند + گفت - آماده باشید - کہ امشب بر دشمن
مے زنم + ہمه ساماں آماده کردند - و میموں را بر
پشتِ خرسے بسته روے براه آوردند - تا بسر بیابانِ
مرد آزماے رسیدند + میموں گفت - زود بشتابید - کہ
پیش از دمیدنِ صبح روزگار را بر ایشاں سیاه کنم +

خراساں بشوقِ تمام قدم در آں بیاباں نہادند -
و بپاے خود بہ میدانِ اجل در آمدند + روز روشن
شد - و از بوزینگاں اثرے پیدا نگشت + میموں
ہمچناں برفتن شتاب مے کرد - و بہ افسون و افسانہ
ایشاں را مے فریفت - تا وقتے کہ ہوا گرم شد - و
ریگ تفسیدن گرفت و سموم سوزندہ وزیدن + ملک
روے بہ میموں کرد - کہ ایں چہ بیابان است -
کہ از ہیبتِ آں دلہا در تاب و جگرہا کباب مے شود؟
میموں گفت - اے ستمگارِ دل آزار! ایں بیابانِ اجل
است + دل خوش دار - کہ ہمیں سموم شما را خاکستر
سازد + دریں سخن بودند - کہ نفحِ سموم رسید + ملکِ
خراساں را با تمام سپاہ و بوزینہ را بر جاے خود
بگداخت - و یکے زندہ بیروں نیامد + روزِ سوم کہ
وعدہ بود - چوں ملکِ بوزینہ ہا با لشکرِ خود بجزیرہ آمد -
مملکت را از غبارِ اغیار پاک دید + ایں داستاں
بداں آوردم - تا ملک معلوم کند - کہ کینہ داراں
بہ جہتِ لذّتِ انتقام از سرِ جاں برخاستہ اند +
ملکِ بوماں گفت - ایں چہ بے مہری است - کہ
دردمندے را کہ بہ ہوا دارئِ ما چندیں آزار
رسیدہ باشد - ما نیز در آزارِ او بکوشیم؟ پس
بفرمود تا آں زاغ را بعزّت برداشتند + وزیر گفت -
اے ملک! چوں بہ سخنِ من التفات نکردی - بارے
زندگانی با او چوں دشمناں باید کرد - و یک

چشم زدن از فریب او ایمن نباید بود + ملک از این نصیحت اعراض نمود - و زاغ در خدمت او بعزت تمام می زیست + روزے در مجلس عام گفت - ملکِ زاغان مرا بے موجب آزارے رسانیدہ است - تا کینۂ خویش ازو نخواہم - قرار نگیرم - و تا من در صورتِ زاغان ام بدیں مُراد نتوانم رسید - و از اہلِ روزگار شنیدہ ام - چوں مظلومے در آتش بسوزد - ہر دُعائے کہ در آں حالت کند - مستجاب گردد + اگر رائے ملک پسند کند - فرماید - کہ مرا بسوزند + در آں لحظہ کہ گرمیِ آتش بہ من رسد - از پروردگارِ خود بخواہم - کہ مرا بُومے گرداند - مگر بدیں وسیلہ بر آں ستمگراں دست یابم + دریں مجمع آں بُوم کہ در کُشتنِ کار شناس راہتمام داشت - حاضر بود + ملک ازو پرسید - کہ دریں سخن چہ مے گوئی ؟ وزیر جواب داد - کہ شعبدہ باز است - فریب انگیختہ + ملکِ بُوماں چنانکہ قاعدۂ دولت برگشتہا باشد - نصیحتِ وزیرِ دانا نشنید + زاغ ہر روز حکایتے دلپذیر و ہر شب افسانۂ بے نظیر مے آورد - تا محرمِ خاص شد + ناگاہ فرصتے نگاہ داشتہ پیشِ زاغاں رفت + فیروز شگفتہ خاطر شدہ پرسید - کہ اے کار شناس ! چہ ساختی ؟ گفت در فلاں کوہ غارے است - روزہا بُوماں در آں جمع مے شوند + در آں نزدیکی ہیزمِ خشک بسیار است - ملک فرماید - تا قدرے از آں برداشتہ بر درِ غار جمع کنند - و من از منزلِ شباناں کہ در آں نزدیکی است - قدرے آتش بیارم - و بر ہیزم انگنم - و ملک فرماید -

تا زاغاں پر ہا را در جُنبش آرند۔ تا آتش افروختہ گردد+ ہر بُوم کہ ازآں بیرُوں آید۔ بسُوزد۔ و ہر کہ بیرُوں نیاید۔ از دُود خفہ شود۔ و بمیرد + ملک را ایں تدبیر خُوش آمد۔ و بہ ایں تدبیر بُوماں را سوختند۔ و زاغاں را فتح مکرر دست داد + رُوزے بر زبانِ ملک گزشت۔ کہ اَے کار شناس! در صحبتِ بُوماں مُدتِ دراز چگونہ صبر کردی؟ کار شناس گفت۔ مرد اگر صلاح کار در آں بیند۔ کہ بخدمتِ فرو ترے از خُود بایہ بسر برد۔ ہماں رائے پیش گیرد۔ تا بمقصود رسد۔ چنانکہ مارے مصلحتِ خُود در آں دید۔ کہ خدمتِ غوکے اختیار کند۔ ملک پرسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ گفت۔ کہ ضعفِ پیری در مارے اثر کردہ بُود۔ بواسطۂ ناتوانی با خُود گفت۔ کہ حالا بنائے کار بر کم آزاری باید نہاد۔ و ہر خواری کہ ازیں رہگزر رسد۔ بہ آں باید ساخت + پس بکنارہ چشمۂ رفت۔ کہ در آں غوکاں بسیار بُودند۔ و ملکے در کار داشتند + مار خُود را اندوہناک بر خاکِ راہ انداخت + غوکے بسرِ وقتِ او رسیدہ پُرسید + کہ ترا بغایت غمگیں مے بینم۔ سبب چیست؟ جواب داد۔ کہ سبب زندگانیِ من شکارِ غوک بُودہ است۔ و امروز واقعۂ پیش آمدہ کہ صید کردنِ ایشاں بر من حرام است۔ اگر بقصد خواہم۔ کہ یکے از ایشاں بگیرم۔ نتوانم + آں غوک رفت۔ و ملکِ خُود را خبر کرد + پادشاہِ غوکاں متعجب شدہ نزدیکِ مار آمدہ

پرسید - کہ بچہ سبب باین حادثہ بر تو رسید؟ مار گفت - کہ
قصدِ غوکے کردم - و از ترسِ من گریخت خود را در خانۂ
پارسائے افگند - از عقبِ وے بخانہ در آمدم - خانہ تاریک
بود - و پسرِ پارسا خفتہ + انگشتِ بزرگِ پاے او بمن رسید
پنداشتم غوک است - از حرص دندانے برو فرو بردم -
و او بر جاے خود سرد شد + پارسا خبر یافت - از سوزِ
فرزند قصدِ من کرد + من روے بصحرا نہادم + شتابان
میرفتم - و پارسا در عقب نفرین مے کرد و مے گفت -
کہ از پروردگار مے خواہم - کہ ترا خوار و بے مقدار
گرداند - و مرکبِ ملکِ غوکان سازد - و ہرگز قادر
نشوی بر خوردنِ غوکان - مگر بہ رسمِ تصدق آنچہ ملک
بتو دہد + اکنون دعاے او مستجاب شدہ است -
بہ ضرورت باین جا آمدہ ام - تا ملک بر من سوار گردد -
و بحکمِ آسمانی راضی شدہ ام + ملکِ غوکان شرفِ روزگار
خود دانست + ہموارہ برو مے نشست - و فخر مے کرد -
و بر ابناے جنس بزرگی مے جست + چون یک چندے
برین گذشت - مار بعرض رسانید - کہ زندگانیِ ملک دراز
باد! مرا از قوتِ طعمہ چارہ نیست - تا بدان زندہ مانم -
و این خدمت را بپایان برم + ملک گفت - ہمچنین است -
کہ مے گوئی - مرا از مرکب گزیر نیست - و مرکب را
بے قوت توانا نبود - پس ہر روز دو غوک براے
راتبہ مقرر ساخت - کہ چاشت و شام بکار برد - و
چون در آن زبونی منفعتے بود - از آن عار نمے داشت +

ما ایں داستاں برائے آں آوردہ ام - کہ من نیز صبر میکردم - و خواری مے کشیدم - نظر بر آنکہ ہلاکِ دشمناں و صلاح دوستاں در آں بود + ملک گفت - ایشاں از ما ایں قدر حساب نداشتند - چہ ما را ضعیف و ناتواں شمردہ + کارشناس گفت - کہ چہار چیز است - کہ اندکِ او را ہشیار باید پنداشت + اوّل آتش - کہ اندکِ او را ہماں زیاں است در سوختن - کہ بسیار را + دوم وام - کہ شرم از قرضِ خواہاں در یک درہم ہماں است - کہ در ہزار دینار + سوم بیماری - کہ ہر چند کم باشد - بے حضوری آرد + چہارم دشمن - با آنکہ زبون و خوار باشد - امّا آخر کارِ خود بکند + شنیدہ ام - کہ گنجشکے بہ آں زبونئے حال از مارِ قوی ہیکل کینۂ خود کشید + ملک پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ دو گنجشک در سقفِ خانہ آشیانہ ساختہ بودند + وقتے ایشاں را بچگاں پدید آمدند - و ہر یک از مادر و پدر بجہتِ پرورشِ ایشاں بہ طلبِ قوت مے رفتند - آنچہ حاصل شدے - در حوصلۂ ایشاں مے ریختند + روزے نر بیروں بنگاہ ماند + چوں باز آمد - مادہ را دید - کہ بہ اضطراب گردِ آشیانِ خود مے پرید - و فریادِ سوزناک ازو ظاہر مے شد + گفت - ایں چہ حال است ؟ جواب داد چہ گنم ؟ کہ دمے غائب شدہ بودم - چوں بر گشتہ آمدم - مارے بزرگ دیدم - آمدہ قصدِ بچہاے من کردہ + گفتم - از آں انتقام بیندیش - کہ من و پدرِ ایں فرزنداں کمر بر آں بندیم - و بدانچہ

تُوانیم - در ہلاکِ تو بکوشیم + مار بخندید و گُفت -

بیت

دلیرے کہ او شیر را پَے کُند
ز ہمچوں توئے عاجزی کے کُند

آں بیداد گر پیچہایے مرا خُوردہ است - و ہم در آشیانہ خُفتہ + گُنجشکِ نر ایں سخن شنید - و دُود از نہادش بر آمد - و از فراقِ فرزنداں آتشِ حسرت در جانش اُفتاد + دریں محل خُداوندِ خانہ برائے سوختنِ چراغ فتیلہ را بہ روغن چرب کردہ روشن ساختہ + مے خواست - کہ در چراغداں نہد - گنجشک بپرید - و آں فتیلہ را از دستِ او گرفتہ برداشت - و بہ درونِ آشیانہ اُفگند + صاحبِ خانہ از بیمِ آنکہ مبادا آتش در سقفِ خانہ گیرد - زُود بر بالائے بام بر آمد - و آشیانہ را خالی مے ساخت - تا آتش را فرو نشاند + مار از بیشِ شرارہِ آتش دِید - و از بالائے بام آوازِ آدمی شنید - سر از سُوراخ کہ جانبِ بام داشت - بیرون کرد + مخض سر بر آوردن و سنگ بر سرش خوردن + ایں داستاں را فائدہ آن است - کہ مار دُشمنِ خُود را خوار داشت - و ازو حسابے نہ بُرد - عاقبت سرش بسنگِ انتقام کوفتہ شُد + ملک گُفت - کہ سیرتِ بُوماں را در رزم و بزم چگونہ دیدی ؟ گُفت - نہ اندیشہِ راست داشتند - نہ رائے دُرست - مگر آں یک تن - کہ رائے او بر کشتنِ من دُرست بُود - امّا ایشاں از صاحبِ خُود نصیحت باز نہ گرفتند +

دور اندیشیِ آزادی از دشمنان

رای دابشلیم به بیدپای برهمن فرمود - که اکنون باز نمای - که هر که به دام دشمنان گرفتار گردد - چگونه زیست نماید - برهمن گفت - اگر به حیلهٔ دوست گرفتن یکی از دشمنان خلاصیِ خود داند - فرو گذاشت نه نماید - مگر اعتمادِ فراوان روا ندارد - چنانکه موش و گربه + رای پرسید - که چگونه ؟

حکایت - برهمن گفت - که در زیرِ درختے در سوراخ موشے بود تیز ذهن زود فهم - و در نزدیکیِ آن درخت گربهٔ نیز خانه داشت + روزے صیاد اندکے از گوشت بر روے دام بسته باز کشید + گربهٔ حریص را بوے گوشت گرفتارِ دام ساخت - و موش نیز در جستجوے روزی از سوراخ بر آمد + ناگاه چشمش بر گربه افتاد - نزدیک بود - که هوش از سر رود + چون نیک نگریست - او را بستهٔ دام صیاد یافت + شکر بجا آورد - و چون بجانبِ دیگر قصدِ رفتن نمود - راسوئے دید - که در کمینِ او نشسته است - روے بر درخت آورد - زاغے را دید - که از بالاے درخت میلِ گرفتن او دارد + بخود اندیشید - که مرا هیچ تدبیر درست تر ازیں نیست - که نزدِ گربه روم - زیرا که آن چنانکه مرا باو احتیاج است - او نیز به مددِ من محتاج + امید که به برکتِ راستی هردو از چنگِ اندرون خلاص شویم + پس نزدیکِ گربه رفت - پرسید -

که چه حال داری؟ گفت - چه مے پرسی؟ که تنگے دارم
بستهٔ بند مشقّت + موش گفت - اندوه مدار - که سخنے
دلپذیر دارم + گربه آرزوے شنیدن کرد - موش گفت
بدان - که همیشه من به غم تو شاد بوده ام - امروز در
بلا شریک تو ام - خلاص خود را تدبیرے اندیشیده ام -
که خلاص تو نیز در آن است + بنگر - راسو عقب من
در کمین نشسته و زاغ بالاے درخت انتظار من مے برد +
هر آئینه ازین دو دشمن جانی خلاص بیابم - و به اندک
زمانے بندهاے ترا ببرم + گربه در فکر شد - و چپ و
راست این سخن نگریست + موش فریاد بر کشید - که اے
دانا! وقت مے گذرد + تو هم به حیات من خوش باش -
که رستگاری هر یک از ما بحیات دیگرے فرو بسته است -
چنانکه بکوشش کشتیبان کشتی بکنار رسد - و کشتیبان به
پشتی کشتی کار کند + پس گربه دل به صلح نهاد و پرسید -
که ما را چه باید کرد؟ موش گفت - چون نزد تو آیم -
باید که تعظیم بجا آوری مثل دوستان - تا دشمنان بے بهره
باز گردند + پس بند از پاے تو بر دارم + گربه قبول
نمود + موش نزدیک گربه شد - و گربه دل جوئی نمود -
و نوازشها بجا آورد + راسو و زاغ ازین حال از شکار
موش باز گشتند + موش شادیها نمود - و قدرے قدرے
گربه بخاطر آورده به آن گرمی بندها نمے برید + گربه
ازانجا که دور بین بود - ترسید - که موش بند نا بریده
سر خود گیرد + زبان بدرشتی بر گشود - و گفت - در وفاے

عہدِ کاہلی مے نمائی - و ہر کہ سررشتۂ وفا از دست گزارد -
بندِ بلا بر پاے دل نہادہ باشد + موش گفت - مے دانم -
کہ پیماں شکنی بہ بزرگاں نسبت ندارد - لیکن دوستاں
دو قسم اند - یکے آنکہ بے غرض رشتۂ دوستی استوار
ساختہ باشد - دوم آنکہ بغرضے طرح دوستی اندازند -
گروہِ اوّل اعتماد را شاید - امّا از جماعۂ دوم خاطر جمع
نتواں گشت + تو از گروہِ دوم ہستی - من نیز دور اندیشی
بکار بردہ بند ترا بکشایم - و خود ہم از زیانِ تو ایمن
باشم + خیالِ من آن است - کہ بندہاے ترا ببرم - مگر یک
بندِ ترا کہ استوار ترینِ بندہا باشد - بگزارم - تا آنکہ ترا
اضطرابے بہم رسد - بمن نتوانی پرداخت - پس آن نیز
ببرم + گربہ دانست - کہ موش بفریب از راہ نخواہد رفت -
راضی شد + موش بندہا آہستہ بریدن گرفت - تا آنکہ
بندِ استوار را بحالِ خود گزاشت + چوں روز شد - صیّاد
پدید آمد - و گربہ سراسیمہ شد + موش آن بندِ استوار را
ببرید + گربہ از بیمِ جاں بالاے درخت رفت - و موش بسوراخ
خود خزید + صیّاد نا امید بر گشت + پس از زمانے موش
سر از سوراخ بیروں کرد + گربہ را دید - مے خواست -
کہ باز در سوراخ شود + گربہ آواز بر کشید - کہ از من چرا
مے ترسی ؟ شکرِ مہربانی ہاے ترا بکدام زبان ادا کنم ؟
موش از آنجا کہ ہشیار بود - گفت ہماں بہتر کہ درِ آشنائی
بر بندم - و در گوشۂ تنہائی باشم + گربہ گفت - ہر کہ
دوستے بدست آورد - و بآسانی از دست دہد - دوستانِ

دیگر از وے نا اُمید شوند + مُوش جواب داد - ہرگاہ کہ
دُشمنیٔ ذاتی باشد - دوستیٔ بغرض چہ کار آید - و ہر کہ
با غیرِ جنسِ خُود در آمیزد - بدو آں رسد - کہ بداں غوک
رسید + گُربہ پُرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - مُوش گُفت - کہ بر لبِ چشمہ بپایہ درختے
مُوشے خانہ گرفتہ بُود - و غوکے نیز در آں آب بسر مے نمود
رُوزے بر لبِ آب آمدہ نغمہ سرائی آغاز نہاد + مُوش برآں
آوازِ دل خراش دِلدادہ شد و از خانہ بر آمدہ نشاطے میکرد -
و سرے مے جُنبانید + غوک با او طرحِ آشنائی افگند + رُوزے
مُوش با غوک گُفت - کہ چُوں تو در زیرِ آب قرار داری -
اگر فریاد کُنم - از شورِ غوکانِ دیگر بگوشِ تو نمے رسد - چارۂ
آں چیست ؟ غوک گُفت - حوالۂ ایں کار بر دلِ دانایے
تو است + مُوش گُفت - چُناں بخاطر آوردہ ام - کہ رشتۂ
درازے پیدا کُنم - یک سرِ آں را بر پایے تو بندم - و سرِ
دیگر را بر پایے خویش محکم کُنم - تا چُوں بر لبِ آب آیم -
و رشتہ را بجُنبانم - از آمدنِ من آگاہ شوی - و اگر تو نیز
بہ درِ خانۂ من تشریف آوری - مرا معلوم شود + آخر
بریں قرار داد از حالِ یکدیگر با خبر بُودند + تا آنکہ
رُوزے مُوش بر لبِ آب آمد - تا غوک را طلب کُند +
ناگاہ زاغے از ہوا فرود آمدہ مُوش را برداشت - و رُوے
ببالا نہاد + چُوں رشتہ محکم بُود - غوک نیز از خانۂ خُود
آوارہ شد - و در ہوا سرازیر میرفت + مردُمان فریاد
کردند - کہ زاغ بر خلافِ عادت غوک را ایں طور شکار

کرده است - غوک فریاد کرد - که از شومئ مصاحبت موش بدیں بلا گرفتار شدم + موش ایں داستان بر گربه خواند - و گفت - مرا ہرگز با تو اعتماد نباشد +

پاداش کارہا

رائے دابشلیم به بید پائے حکیم گفت - اکنوں باز گوئے حال کسے را که برائے فائدۂ خود از زیانِ دیگراں پرہیزد + بید پائے فرمود - بسا است - که پاداشِ نیکی و بدی در ہمیں جہاں بود + ہر کسے ہر تخمے که بکارد - بسے در نگذرد - که برِ آں بردارد + مناسبِ ایں مقام داستانِ شیرِ صفت شکن و مردِ شیر افگن است +

رائے پرسید - که چگونه؟

حکایت - بید پائے حکیم گفت - که در نواحئ حلب بیشه بود - که در آں شیرے بر سریرِ فرماں روائی نشستہ ہمواره بخونِ ناحق ریختن مشغول بودے + سیاه گوشے ملازمِ درگاه بود - از عاقبتِ کار اندیشیده میخواست - که ترکِ ملازمت نماید + دریں فکر با خود گفتگوے داشت + ناگاه در کنارِ بیشه دید - که موشے بکوشش تمام بیخ درختے مے برد - و درخت بزبانِ بے زبانی مے گوید - که اے ستمگار! چرا در پئے بنیاد انداختنِ من کوشش مے نمائی؟ و موش گوش بزاریئے او نه نهاده - ہماں بریدن مشغول بود - ناگاه مارے دہن کشاده از کمیں بیروں آمده و بیک دم موش را فرو برد + مار از خوردنِ موش فارغ شده

در سایۂ درخت حلقہ زدہ بود + خار پشتے در آمد و دُم
مار را بدہان گرفتہ سر در کشید + مار از غایتِ اضطراب
ہر ساعت خود را بر وَے مے زد - تا آنکہ ہمہ تنِ او
بہ نوکِ خارِ خار پشت سوراخ سوراخ شد - بہ صد زاری
جان بداد + چوں مار از کار بیفتاد - خار پشت سر بیروں
آورد - و آنکہ لائقِ خوردنِ خود دانست از مار بخورد -
و باز سر در کشید - ناگاہ روباہے گرسنہ بدانجا رسید -
خار پشت را کہ لقمۂ چرب او بود - بداں صورت دیدہ +
دانست - کہ با وجودِ آزارِ خار از گُلِ مقصود بوئے بمشام
نتواں آورد + پس مکرے در کار کرد + خار پشت را
بہ پشت افگند - و قطرۂ از شاشۂ خود بر شکم او ریخت +
خار پشت بخیالِ آنکہ باران است - سر از درون بیروں
آورد + محض سر بر آوردن - و جستنِ روباہ و سرش
را بر کندن + آنچہ خواست - ازو بخورد - و ہنوز روباہ
از خوردن فارغ نشدہ بود - سگے از گوشۂ در آمد -
روباہ را از ہم بدرید - و در گوشۂ بخفت + ناگاہ پلنگے
پدید آمد - و سگ را از ہم درید - و ہنوز کار را تمام
نکردہ بود - کہ صیادے رسید - و خدنگِ دل دوز بجانب
پلنگ انداخت - چنانکہ بہ پہلوے راستش آمد - و از
طرفِ چپ بیروں رفت - و صیاد بہ سبکدستی پوست از
تنش بر کشید + و در ہمیں زماں سوارے در رسید -
خواست - کہ پوستِ پلنگ را ازو بگیرد + صیاد بجنگ
پیش آمد - مردِ سوار بشمشیرِ آبدار سرِ او را جدا ساخت -

و پوستِ پلنگ را گرفته روی براه آورد + چند گام
نه رفته بود - که اسپش بسر در آمد - و سوار بر زمین افتاد -
و گردنش بشکست + این روی داد سیاه گوش را پندے
تمام شده + اندیشهٔ جدائی از خدمت در دل آورد و بخدمتِ
شیر آمد - و رخصتِ رفتن ازاں بیشه طلبید + شیر فرمود -
که سببِ رفتنِ تو چیست ؟ سیاه گوش جواب داد - که اگر
همّتِ پادشاهانه پیمانے کند - که به هیچگونه شکستنِ آن
بخاطر نگذرد - و تسلیئے من شود - به راستی وا نمایم +
شیر او را امان داد - و قول را بسوگندها استوار کرد +
سیاه گوش گفت - اے ملک ! همواره نیّتِ تو به آزردنِ
جانوران است - نه خود مے فهمی - و نه کسے داری -
که سخنانِ نصیحت آمیز با تو بگوید - و ترا از آن باز دارد +
شیر ازین سخن بر آشفت - لیکن چون عهدے تازه بسته
بود - ناچار صبر نمود - و گفت - چون بر تو ستمے نمیرود -
کناره کردنِ تو برائے چیست - سیاه گوش گفت - از
دو جهت + یکے آنکه طاقتِ دیدنِ ظلم نیست - و مروّت
نمے گذارد - که نالهٔ ستم رسیدها بشنوم + دوم آنکه مبادا
شومیئ این کار به تو رسد - و من نیز به آتشِ تو بسوزم -
شیر گفت - تو جهان را ندیدهٔ - و تجربه نداری - شومیئ
کارِ بد از کجا دانستهٔ ؟ و خوبیئ پاداشِ کارِ نیک از که
آموختهٔ ؟ سیاه گوش گفت - به رهنمونیئ خردِ خدا داد این
راز دانسته بودم - لیکن امروز مکافات و پاداش را
بچشمِ ظاهر هم دیدم + پس قصّهٔ موش و مار و خار پشت

و روباه و سگ و پلنگ و صیّاد و سوار که دیده بُود ـ باز نمُود + شیر از آنجا که غرُور در سر داشت ـ نصیحتِ سیاه گوش را افسانه پنداشت + چُوں سیاه گوش دانست ـ که افسانۂ من سُودے نمے کُند ـ آهسته به گوشۂ بیرُوں رفت + شیر از غُصّه در پیۓ جُستنِ او رواں شُد + سیاه گوش خُود را در تهِ بوتۂ خارے پنهاں کرد + شیر ازو در گُزشته دو آهُو برّه دید ـ که در آں صحرا بچرا مشغُول بُودند ـ و مادرِ مهربان متوجّهِ حالِ ایشاں + شیر قصدِ گرفتنِ ایشاں کرده + ماده آهُو فریاد بر کشید ـ که اے ملِک! چشمِ مرا به فراقِ نُورِ دیده گریاں مساز + شیر زاریۓ او را گوش نه کرده آنها را در ربُود ـ و طُعمۂ خُود ساخت ـ ماده آهُو در غُصّه مے دوید ـ ناگاه سیاه گوش رسید ـ و آغازِ ناله کرد + سیاه گوش سخُنانِ تسلّی بخش در میاں آورد ـ و گُفت غم مخُور ـ که در اندک زمانے پاداشِ ایں به شیر خواهد رسید + قضا را شیر دو بچه داشت ـ در آں زماں که شیر قصدِ بچگانِ آهُو کرده بُود ـ صیّادے بر آشیانۂ شیر بگُزشت ـ و هر دو بچۂ او بکُشت ـ و پوست کشیده با خُود بُرد + و چُوں شیر شکار کرده بخانه رسید ـ بچگانِ خُود را بداں گُونه اُفتاده دید + خرُوشے بر آورد ـ که جاں دارانِ آں بیشه را دل بر د سوخت + در همسایگیۓ شیر شغالے بُود گوشه نشین پرهیزگار ـ به عزا پُرسی نزدیکِ شیر آمد ـ و گُفت ـ صبر پیش آر ـ و زمانے دل با خُود دار ـ و گوشِ هوش بگُشا تا سخنے

چند از دفترِ الٰہی فرو خوانم - و اندکے از بیوفائیِ روزگارِ بے اعتبار بیان کنم + شیر بہ گوشِ ہوش شنو سخنانِ او را شنید - و اندکے تسلّی یافت + شغال چوں دید - کہ شیر از غفلت بر آمدہ در مقامِ شنیدنِ سخن است - دلیر تر پیش آمد و گفت - اے ملک! ہر آغازے را آخرے قرار یافتہ است - و پس ہر سُودے زیانے آمدہ + شیر گفت - اے دانائے روزگار! ہر بدی کہ مے رسد - آں را سببے خواہد بود + بگو - کہ ایں بد از کجا بہ بچگانِ من رسید؟ شغال گفت - آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است + آنچہ صیّادِ تیر انداز با تو کردہ است - صد مثلِ آں تو با دیگراں کردۂ + نیک ماند است قصۂ تو بہ آں ہیزم فروش + شیر پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - شغال گفت - در زمانِ پیشیں ستمگارے بود - کہ ہیزمِ درویشاں با ستم خریدے - و بہ بہائے گراں بدستِ توانگراں فروختے - روزے ہیزمِ درویشے گرفت - و نیمۂ بہا بداں فقیر داد + فقیر نالیدن گرفت + صاحبدلے برسید - و زبانِ نصیحت بداں ظالم بکشود + و آں ستمگر چوں مستیِ غفلت در سر داشت - روئے در ہم کشید - و بخانۂ خود رفت + قضا را ہماں شب آتشے در انبارِ ہیزمش افتاد - و از آنجا بخانۂ او آمد + ہر متاعے کہ داشت پاک بسوخت + بامداداں افسوس بر مالِ خود مے کرد - و میگفت - کہ ایں آتش از کجا در ہیزمِ من افتاد؟ آں طالبِ رضائے الٰہی کہ دوش او را

نصیحت می کرد - گذرش باو افتاد - و گفت - ای ستمگار!
هنوز نمیدانی - که آتش از دود دل ستم رسیده است -
ظالم را این سخن در دل گرفت - و از کار نکوهیدهٔ خود
در گذشت ✦ ای شیر! این داستان برای آن آوردم -
تا بدانی - که آنچه به فرزندان تو رسید - پاداش آن است -
که با بچگان دیگران کردهٔ ✦ شیر گفت - ای شغال دانا!
این را واضح تر باز گوی؟ شغال گفت - عمر تو چند
است؟ گفت - چهل سال ✦ گفت - درین مدت چه
میخوردی؟ گفت - گوشت جانوران ✦ شغال گفت - آن
جانوران که تو چندین سال از گوشت ایشان غذا ساختهٔ
آیا پدر و مادر و خویش نداشته اند - که در غم این فجیعهٔ
جان گداز فریاد و زاری کنند؟ اگر آن روز اندیشهٔ
اندوه خاطر آنها نموده از ریختن خون پرهیز میکردی -
ترا این روز پیش نمی آمد ✦ شیر را سخنان شغال خوش
آمد - و دانست که عمر گرامی که از متاع جاه و همنشینی
خوشامد گویان در تبه کاری گذرانیدم - افسوس که بهار جوانی
بخزان پیری مبدل شده است - رضای الهی بدست آورم ✦
پس از خوردن خون و گوشت باز ایستاد - و به میوه قناعت
کرد - چون شغال دید - که شیر به میوه خوردن در آمد -
و اگر همواره چنین نماید - آن بیشه بزودی از میوه
خالی شود - و آنچه روزینهٔ یکسالهٔ جانوران است - بیک
روز خورده میشود - بار دیگر پیش آمد - و گفت -
بلک به چه مشغول است؟ شیر جواب داد - که میوه

خشک و تر قناعت کرده + شغال گفت - نه این چنین
است - که ملک مے فرماید - بلکه زبانِ خلق خالا بیشتر
است + شیر گفت - به چه سبب ؟ شغال گفت - که اگر
میوهٔ این بیشه را بخوری در ده روز تمام شود + جانورانے
که خوراکِ یکسالهٔ آنها است - اگر از گرسنگی هلاک شوند -
وبالِ این بر گردنِ تو ماند - زود مکافاتِ آں به تو رسد -
و من مے ترسم - که حالِ تو همچو حالِ آں خوک شود -
که میوهٔ بوزینه را بزور گرفت + شیر گفت - که چگونه ؟
حکایت - گفت - وقتے بوزینهٔ به کنجِ بیشهٔ قرار گرفت -
و در آں بیشه چند درختِ انجیر بود + با خود اندیشید -
که جاں دار را از روزی چاره نیست و درین بیشه جز
انجیر یافته نمے شود - اگر تمام انجیرها خورده شود در
زمستاں بے برگ و نوا باید بود + هیچ به از آں نیست -
که هر روز یک درختِ انجیر افشانم - و آنچه ضرور باشد -
هر روز از آں بخورم - و باقی را خشک ساخته بگوشهٔ بنهم -
تا هم تابستاں بفراغت گزرد - و هم در زمستاں - رفاهیت
باشد + همچنیں چند درخت را باز مے تکانید - و اندکے
از آں خورد - و باقی ذخیره ساخت + روزے بالاے درختِ
انجیر بر آمده بود - پارهٔ از آں مے خورد - و پارهٔ را
نگاه میداشت - که ناگاه خوکے از پیشِ صیاد جسته خود
را در آں بیشه افگند و به هر درخت که میرسید -
بر آں میوه نمے دید - تا به پاے آں درخت آمد -
که بوزینه بر آں انجیر مے چید + چوں چشم بوزینه

بر خوک افتاد - دلش بہ طپید - و با خود گفت - کہ
این بلائے ناگہانی از کجا آمد ! خوک بوزینہ را دید و
آداب بجا آورد و گفت - کہ مہمانِ تو ام + بوزینہ نیز
جواب را بمہربانی از روے نفاق باز داد - و گفت -
رسیدنِ تو بہ کلبۂ این نامراد مبارک باشد ! اگر پیشتر
از آمدنم اشارتے میرفت - چندین شرمندگی نہ بایستے
کشید - و سامانِ مہمانیِ تو فراہم کردمے + خوک گفت -
تعارفے درمیاں نہ گنجد - از راہ مپرسم - ہرچہ داری -
بیار + بوزینہ ناچار درختِ انجیر بیفشاند - و خوک بہ میلِ
تمام بخورد - تا بر درخت و زمین ہیچ نماند + روے بہ
بوزینہ آورد - کہ اے میزبانِ گرامی ! بسیار گرسنہ ام -
درختے دیگر بیفشاں + بوزینہ خواہی نہ خواہی درختِ
دیگر بیفشاند - و بہ اندک زمانے از میوۂ آں درخت نیز اثرے
نماند + خوک بہ درختِ دیگر اشارت کرد + بوزینہ گفت -
اے مہمانِ عزیز ! رسمِ مروّت فرو مگذار - کہ آنچہ ایثار
تو کردہ ام - یک ماہہ روزیِ من بود - مرا دیگر قوتِ ایثار
نماندہ است + خوک در غضب شد - و گفت - این بیشہ
مدّتے در تصرفِ تو بودہ است - حالا بہ من متعلق باشد +
بوزینہ جواب داد - کہ غضب کردن مناسبِ شانِ تو
نیست - کہ آزردنِ ضعیفاں نتیجۂ خوب ندہد + خوک را
بدیں سخن خشم زیادہ شد - پس بہ درخت بر آمد -
تا بوزینہ را بزیر افگند + ہنوز بر شاخِ اوّل قرار
نہ گرفتہ بود - کہ شاخ بشکست - و سر نگوں افتاد -

و جاں بداد ۔ و ایں داستاں برائے آں آوردم ۔ کہ تو
نیز میوۂ دیگراں بہ زور مے خوری ۔ و چوں ایں
گروہ بمیرند ۔ وبال بہ تو رسد ۔ ایں چہ درویشی
باشد ؟ کہ تو ہمچناں بہ تن پروری مشغول باشی ۔ چوں
شیر ایں سخنہا بشنید ۔ از خوردن میوۂ تر پرہیز نمود ۔
و بہ آب و گیاہے قناعت کردہ بہ گزند آوردنے رضائے
الٰہی مشغول شد ۔

گراں بارئے پادشاہاں بہ کارہا

راے دابشلیم از بید پاے حکیم پرسید ۔ کہ از
خصلت ہاے پادشاہاں کدام ستودہ تر است ؟ بید پاے
گفت ۔ اے ملک ! ہیچ صفتے سلاطین را از حلم بہتر
نیست ۔ و داستانِ راے ہندوستاں کہ با براہمہ گذشتہ
است ۔ ازیں آگہی میدہد ۔ راے پرسید ۔ کہ چگونہ ؟
حکایت ۔ گفت ۔ در ہندوستاں راجۂ بود ہیلار
نام ۔ چند چیز داشت ۔ کہ بہ آں افتخار کردے ۔ اول
دو پسرِ خوش روے و نیک خوے ۔ یکے را شہیر یمن
گفتندے ۔ و دیگرے را ماہ جشن خواندندے ۔ دوم
مادرِ فرزنداں ایراں دخت ۔ کہ حسن خدا داد و عفت
مادر زاد داشت ۔ سوم وزیرے بود ۔ کہ او را بلار
گفتندے ۔ و معنیٔ آں بہ زبانِ ہندی مبارک روے
باشد ۔ چہارم منشیٔ داشت ۔ نام او کبال بود ۔

پنجم سہ رفیل داشت ـ کہ یکے از آں رفیل سفید بُود ـ و دو رفیلِ ستیزہ + ششم دو شتُرانِ بُختی + ہفتم سمند باد پیماے + ہشتم شمشیرے + راجہ را با ہر کدام ازینہا آں قدر میل بُود ـ کہ زیادہ بر آں خیال نتواں کرد + جمعے از برہمناں از رُوے نادانی بقضے روشنہاے نکو ہیدہ را درمیانِ مردُم شائع و جمعے را گمراہ ساختہ بُودند + راجہ ازانجا کہ نگہبانِ دین و دُنیاے بندگانِ خدا بُود ـ آں برہمناں را نصیحت کرد ـ و چُوں بے دَولت بُودند ـ سخُنِ راجہ نہ شنیدند + راے براے خدا تا دُوازدہ ہزار گمراہانِ برہمنانِ مُتعصّب را بقتل رسانید + از آں میاں چہار صد کس مُنافقاں از آیینِ خود برگشتہ و بدانچہ حق بُود ـ اعتراف نمودہ براہِ راست در آمدند ـ و مُلازِم درگاہ بُودہ زمانِ انتقام کشی را انتظار مے بُردند ـ تا شبے مِلک در خواب ہفت واقعۂ ہولناک دید + ہر بار کہ واقعہ دیدے ـ در حیرت شُدے ـ و بفکر رفتہ رفتے ـ تا بخواب شُدے ـ و واقعہ دیدے ـ در واقعۂ اوّل دو ماہیِٔ سُرخ دید کہ بر دُم ایستادہ + و واقعۂ دُوم آں بُود ـ کہ دو بطِ رنگین و قازے بُزرگ از پسِ او مے پریدند ـ و بآخر پیشِ وَے فرود آمدہ آغازِ دُعا کردند + و خوابِ سوم آں بُود ـ کہ مارے سبز پُر از خالہاے زرد و سفید بر گرد پاے او گردد ـ و خود را بر پاے او مے پیچد + و خوابِ چہارم آں بُود ـ کہ سر تا پاے او بخُوں آلودہ

شده است + پنجم چناں دید - که بر اشتر سفید
سوار است - و بجانب مشرق تاخته تنها مے راند -
و چندانکه مے نگرد - از ملازماں جز دو فراش کسے
را با خود ہمراه نمے بیند + و ششم دید - که آتش
به فرق او افروخته شده است - که از شعاع آں
اطراف روشن شده است + ہفتم بخواب دید - که
مرغے بر سر او نشسته منقار به فرقش میزند - و در
ایں نوبت راجه نعره زد - که ملازمان خلوت سرا
به فریاد آمدند + در تعبیر ایں خواب فکرہا میکرد +
آخر بے اختیار بدون آنکه در عاقبت کار اندیشه
نماید - برہمنان مذکور را که به نفاق خود را دولت خواه
نموده بودند - طلبید - و آنچه در خواب دیده بود -
به ایشاں تقریر کرد + و ایشاں نشان ترس و بیم
در روئے راجه دیده گفتند - که ایں بس کارے بزرگ
است - و از راجه رخصت طلبیدند - که تا زمانے
کتاب ہائے خود را به بینیم - و بایکدیگر رائے طلبیم -
بدانچه تعبیر آں قرار یابد - بعرض رسانیم + چوں
رخصت یافتند - بگوشه آمدند - و از بد درونی بایکدیگر
قرار دادند - که ہنگام انتقام کشی رسیده است -
امروز ہرچه توانیم - بکنیم + پس حرام نمکی بخود
قرار داده پیش راجه رفتند - و گفتند - که بس کارے
عظیم روئے نموده است + اگر ملک سخن مارا گوش کند -
امیدوار ہست - که کار به ساماں رسد - وگرنه زود ملک

از دشت رود - بلکه زندگانیِ ملک سپری گردد + ملک
بیشتر بترسید - و دلش از جاے رفت و گفت - بگوئید -
تا آنچه تواں کرد - کرده شود + پس آں ناپاکاں تفسیر
کردند - که آں دو ماہیِ بر دُم ایستاده فرزندانِ راجه
اند - و آں مارے که بر پاے ملک پیچیده بود -
ایراں دُخت است - و آں دو بط پیلانِ رستینه اند -
و قازِ بزرگ پیلِ سفید است - و آں اُشترِ راہوار
سمندِ شهریار است - و دو فراشِ پیاده اُشترانِ بختی -
و آں آتش که بر فرقِ ملک روشن بود - بلار وزیر
است - و آں مرغ که منقار بر سرِ شاه مے زد -
کمال منشی است - و آں خوں که بدنِ شاه بداں
آلوده شده - از شمشیر است - که بر فرقِ ملک رانند -
و تن را بداں رنگیں سازند + و چارۀ دفعِ ایں بلا
چناں اندیشیده ایم - که ہر دو پسر و مادر آنہا و
وزیر و منشی و پیلاں و اسپ و شتراں را بداں شمشیر
بکشند - و از خونِ ہر یک قدرے گرفته جمع کنند - و
شمشیر را شکسته بداں کشتگاں را در زیر خاک کنند -
و آں خوں را به آبِ دریا آمیخته در جاے کنیم - و
ملک را در آنجا نشانده افسوں بخوانیم - و از آں خوں
بر پیشانیِ ملک طلسمات نویسیم - و کتف و سینه را
بداں خونناب آلوده ساخته به روغنِ زیتوں چرب کنیم -
اُمید که ملک را زیانے نه رسد + راجه از شنیدنِ
ایں سخن اندوهگیں شد - و گفت - مرگ مرا ازیں

تدبیرِ شما بهتر است + هرگاه آنها را که سرمایهٔ خوشدلی و پیرایهٔ سلطنتِ من اند - بکشم - مرا از زندگانی چه راحت باشد - مگر شما داستانِ رفتنِ سلیمان و بوتیمار نشنیده اید ؟ برهمنان التماس نمودند - که یک بار نماید - که چگونه بود ؟

حکایت - گفت - سلیمان را دانائے قدحے پُر از آبِ حیات آورد - گفت - از اسرارِ پنهانیِ خود چنان دانسته ام - که این جام اگر نه نوشی - زود بدرود این جهانِ ناپایدار کُنی - و اگر بنوشی - عمرِ دراز یابی - سلیمان اندیشید - که درین کار با خردمندان مشورت باید کرد - پس حکم کرد - تا دانشورانِ هر گروه از درنده و پرنده حاضر آمدند - و رازِ سربسته درمیان نهاد + رائے همه بر آن قرار یافت - که سلیمان جامِ حیات بخش را بیاشامد + سلیمان فرمود - که از دانش پرورانِ مملکتِ من هیچکس باشد که درین کنگاش حاضر نباشد ؟ گفتند - فلان بوتیمار حاضر نیست + سلیمان اسپ را به طلبِ وے فرستاد + بوتیمار سخنِ اسپ را نه شنید - و از گوشهٔ خود بیرون نیامد + بارِ دیگر سگ را فرستاد - که بوتیمار را بیارد - و بوتیمار به سخنِ سگ به بارگاهِ سلیمان حاضر آمد + سلیمان فرمود - که ترا بجهتِ مشورت طلب داشته ام - امّا پیش ازانکه از مقصود سخن گویم - باز گوے - که به طلبِ اسپ که به بزرگی در جانداران امتیازِ تمام

دارد - نیامدی - و بگفتۂ سگ کہ در نظرہا خوار است - چگونہ آمدی ؟ بوزینہ بہ اظہارِ نادانی و مسکینی نمودہ گفت - اے ملک ! اگرچہ اسپ در نظرِ ظاہر خوش نماید - امّا در مرغزارِ وفا نہ چریدہ است - و از سر چشمۂ حق شناسی قطرۂ نچشیدہ - و خردمندانِ پیشین بہ تجربہا دانستہ اند - کہ از زن و اسپ و شمشیر وفا کمتر آید - و ہر چند سگ در نظر خوار است - ولیکن طعمۂ وفاداری خوردہ است - و رسمِ حق گزاری عادت کردہ است - من کہ از شومئے نفسِ خود بگوشۂ خزیدہ بودم - سخنِ بیوفا را باور نداشتم - و چوں ایں وفادارِ ملامت کش رسید - سخنِ او را راست دانستہ بہ بارگاہِ تو آمدم + سلیماں سخنِ او را پسندید - و رازِ خوردنِ آبِ حیات درمیاں آورد + بوزینہ گفت - آب را تنہا مے آشامید ؟ یا دوستاں و دولتخواہاں را نیز مے خورانید ؟ سلیماں فرمود - کہ آں را برائے من آوردہ اند - و دیگرے را رخصت نیست - کہ بدہم + بوزینہ گفت - اے ملکِ جہاں ! زندگانی بے ہمدمانِ موافق چہ لذّت داشتہ باشد ؟ سلیماں آں دوربیں را تحسیں کرد - و آبِ حیات نخورد - ایں داستاں برائے آں آوردم - کہ اے برہمناں ! من زندگی بے ایں دوستاں نمے خواہم + چارۂ ایں کار بطورِ دیگر کنید - برہمناں گفتند - اگر ذاتِ ملک باقی است - زن و فرزند ہم میرسد - و دولتخواہاں نیز

پدید آمد - امّا زندگانیِ رفته باز نیاید + ملک از سخنان
ایشان دلگیر شده یک شبانه روز در اندیشه بود -
و بدرگاه الٰهی مے نالید - و تدبیرِ کار مے جُست + بلار
وزیر از اندوهِ ملک بیتاب شده پیشِ ایران دُخت
رفت - و گفت - اے ملکۂ روزگار ! از آں زمانے که
بشرفِ آستان بوسی مشرّف شده ام - ملک از من
هیچ پوشیده نه داشته است + دو روز مے شود -
که با برهمنانِ بد درون به خلوت صحبت مے دارد -
و مرا دریں مشورت نمے طلبید - و امروز در گوشۂ
اندوهناک نشسته است + مبادا آں برهمنانِ بے دولت
کجے اندیشند - که چارۂ کار نتواں ساخت + اگر من
چیزے از خود پرسم - مبادا که بے ادبی باشد - و
کار از هم نگشاید + زود تر شما را پیشِ راجه باید
رفت - و سبب اندیشه مندی باید پرسید + ایران دُخت
بخلوت سرایِ راجه رفت - و از اندوهِ او پرسید +
ملک آنچه در آں شب خوابهایِ پریشان دیده و
آنچه برهمنان تعبیر کرده چارۂ آں کار گفته بودند -
یک یک گفت + ایران دُخت از بزرگی و دور بینی
دل بساخت و به تازه روئی گفت - هزار جانِ من
و صد چوں من فدایِ تو باد ! ملک به دلِ خود
رجوع نماید - اگر در خاطر ایں سخنِ ایشاں راست
مے نماید - دیگر جایِ تأمّل نیست - و اگر اندک شبهه
در خاطر است - در ساعت پایِ دولت در رکاب کرده

بخلوت خانۂ آں حکیم کہ در فلاں کوہ در غارے نشستہ
و بہ عبادتِ الٰہی مشغول است - باید رفت - و یک بار
ایں قصہ را باو باز باید گفت + اگر موافقِ برہمناں
جواب میگوید - جائے شک و شبہ نمے ماند - بے اندیشہ
دریں کار شروع باید کرد + و اگر مخالفِ ایشاں
مے گوید - عقلِ دوربینِ راجہ آں را تمیز فرماید + و
ہر آنچہ رائے جہاں آرا تقاضا کند - ہماں را بجا آرد -
کہ مبارک خواہد بود + راجہ را بسخنانِ ایراں دُخت
تسلی شد - و سوار شدہ نزدیکِ حکیم رفت - و
پس از زمانے شرح شنیدنِ واقعہ ہائے ہولناک
و دیدنِ خواب ہائے پریشاں بر سبیلِ تفصیل
باز گفت + حکیم از شنیدنِ واقعہ خرم شد - و
بہ عرض رسانید - کہ عجب خواب ہائے مبارک دیدہ
اند - امید کہ بہ نزدیکی آثارِ سعادتِ ایں خوابہا برسد +
آں دو ماہیِ سرخ کہ بر دُم ایستادہ بودند - رسولے
باشند - کہ از جانبِ سراندیپ آیند - و دو پیلِ
عنبر رنگ با چہار صد رطلِ یاقوت کہ کمیاب باشد -
آورند - و آں دو بط و قاز دو اسپِ عراقی و اشتر
باشد - کہ راجۂ دہلی بہ رسمِ تحفہ بہ ملک فرستد -
و آں مار کہ بر پائے ملک خود را مے پیچید -
شمشیرے است - کہ حاکمِ چیں پیشکش فرستد -
و آں خوں کہ ملک خود را بہ آں آلودہ دیدہ است -
خلعتِ ارغوانی باشد مکلل بہ جواہر از دار الملک غزنی

بطریقِ تحفہ بہ جامہ خانۂ ملک آید - و آں اُشترِ سفید کہ ملک براں سوار شدہ بُود - پیلِ سفید باشد - کہ راجۂ پنجاب بہ خدمتِ ملک فرستند - و درخشیدنِ آتش بر فرقِ مبارک تاجے است رقیمتی پُر از دُر و گوہر - کہ راجۂ سیلاں پیشکش فرستند - و آنکہ منقار زدنِ مُرغ بر سرِ خود دیدہ است - نشاید کہ اندک ناخوشی رُوے نماید - و بہ خیر گزرد - و نہایتش آن است - کہ چند رُوز از دوستے دل پذیر اعراض نمودہ آید - و آخرِ کار بہ عافیت بگزرد - و آنکہ ہفت کرت دیدہ است - دلیل است بریں کہ ایلچیاں بہ ہفت نوبت با پیشکشہا آیند * ملک از تعبیرِ داناے مُرتاض خُرّم شُد - و حکیم را از تعبیرِ برہمنانِ بد دروں آگاہ ساخت - حکیم سر جُنبانیدہ انگشتِ تعجب بہ دنداں گزیدہ گُفت - اے ملک ! برہمنانِ بد ذات فُرصت را غنیمت یافتہ در مقامِ انتقام بر آمدہ بُودند - و در لباسِ دوستی بدخواستہ اند - کہ تلافی بکنند * باید کہ خاطرِ ملک بہ ہیچگونہ آزردہ نباشد - و شکرانۂ ایں دولت بجا آرد - و بارِ دیگر ہیچ نا اہلے را محرم نسازد * ملک شکر بجا آورد و با دلے خُرّم و رُوے گشادہ بہ منزل باز آمد - تا بہ اندک زمانے حکیم ہمچناں کہ گُفتہ بُود - در ہفت رُوز پیاپے در پیاپے ایلچیاں با پیشکشہا و تحفہ ہا بدرگاہِ راجہ رسیدند * ملک ایراں دُخت و بلار وزیر را طلبیدہ گُفت - عجب خطائے کردہ بُودم - کہ رازِ خود را

بہ دشمناں گفتم * اگر رایبراں دخت مرا آں چناں سخناں نیک نہ گفتے - شما را کہ سرمایۂ خوش حالئے من اید - خطرہاے عظیم پیش آمدہ بود * ایں پیشکشہا را بہ شما دادم - خاصہ رایبراں دخت کہ مرا آگاہ ساخت * بزم افروز نام حرمے کہ ہم نوبتِ رایبراں دخت بود نیز حاضر بود - و تاج و جامہ را حاضر ساختند * فرماں شد - کہ ہر کدام ازیں ہر دو را کہ رایبراں دخت خواہد - اختیار کند - و آں دیگر حصۂ بزم افروز باشد * رایبراں دخت را میل بہ طرفِ تاج بیشتر بود - و در بلار وزیر نگریست - تا آنچہ بر دارد - بہ صلاح دید او باشد * بلار چوں دریافتہ بود - کہ ملک مے خواہد - کہ آں تاج را بزم افروز داشتہ باشد - اشارت بسوئے جامہ کرد - دریں میاں ملک را نظر بر بلار افتاد - کہ بہ چشم اشارت میکند * رایبراں دخت تاج بر گرفت - تا ملک از مشورت آگاہ نہ شود - بلار چشم خود را چنانچہ براے اشارت کج کردہ بود - ہمچناں بگذاشت تا ملک بر اشارت اطلاع نہ یابد - و بعد از آں چہل سال دیگر ملازم بود - کہ ہرگاہ پیش ملک آمدے - چشم کج داشتے - تا گمانِ ملک بر طرف گردد * چوں رایبراں دخت بہ تاج سر فرازی یافت - بزم افروز بہ خلعتِ ارغوانی سرخ روئے شد * یکے از روزہا در خانۂ رایبراں دخت ملک نشستہ بود - رایبراں دخت تاج مرصع بہ سر نہادہ

و طبقِ زرّیں پُر از برنج بر دست گرفته پیشِ ملک بایستاد - و ملک از آں طبق لقمہ بر میداشت + دریں میان بزم افروز جامۂ ارغوانی پوشیده برو بگزشت + ملک را دل از جاے برفت - و دست از طعام باز کشید + بزم افروز را پیشِ خود طلبیده - آنگاه ایران دُخت را گفت - ایں تاج لائقِ فرقِ بزم افروز بود - که تو برداشتی + ایران دُخت از غیرتِ رشک درہم شده بیخود شد - و آں طبقِ برنج بر سرِ شاه افگند - و رُوے و مُوے ملک را بداں آلوده ساخت + ملک بہ غُصّہ آمد + بلار وزیر را طلب فرمود - و گفت ایں بے ادب را گردن بزن + بلار ملکہ را بیرون آورد - و با خود اندیشید - که دریں کار شتابی نہ باید کرد + او را بہ خانۂ خود و بجاے نیک پنہاں داشت - کہ اگر ملک پشیماں شود - چہ بہتر کہ خدمتِ پسندیده بجا آورده باشم - و اگر نہ ہم وقت کارِ او مے تواں ساخت - پس خود با شمشیرِ خوں آلوده چوں اندیشمنداں سر در پیش افگنده بہ بارگاه در آمد - و گفت - فرمانِ ملک بجا آوردم + پس از زمانے ملک را غُصّہ از دل فرو نشست - و یادِ نیکو خدمتیہاے او در دل گزشتن گرفت + روز بروز ایں غم مے افزود - با کس اظہار نمے کرد + بلار وزیر اگرچہ پریشانی و پشیمانئ ملک دریافتہ بود - لیکن از دُور بینئ خود درونِ خاطرِ او را مے جُست - کہ بارے ایں

پشیمانی از تیر رول است یا نہ؟ تا آنکہ وقتے مناسب یافتہ بہ عرض رسانید - کہ خردمنداں را در کارے کہ از چارہ گزشتہ باشد - اندیشہ نہ باید کرد - و بہ اندوہِ بے فائدہ در پئے آزارِ خود نہ باید شد + بایستے کہ ملک بر غضبِ خود غالب بودے - تا پشیمانی دست نہ دادے + رائے بہ بلار گفت - اے بلار! مرا دریں کار خطائے بزرگ افتاد - امّا تو کہ چنیں مردِ دولتخواہِ خردمند بودی - چرا دریں کار اندیشۂ درست نہ کردی؟ جواب داد - کہ اے ملک! بندگاں را خلافِ حکم کردن نمے رسد مرا دریں کار چہ ملامت مے کنی؟ رائے را یقین شد - کہ بظاہر حکم رفتہ است - و چوں دولتخواہان دور اندیش اندیشہ نہ کردہ - دود از نہادِ او بر آمد + پس روئے بہ وزیر کرد - و گفت - مرا کشتہ شدنِ ایراں دخت سخت آزردہ کردہ است - و تا فہمیدنِ تو سر بارِ آں شدہ است. چارۂ ایں کار چیست؟ وزیر گفت - الحال دریں کار بجز صبر چارۂ نیست - ہرکہ بے فکر کارے کند - بدو آں رسد - کہ بہ آں کبوتر رسید - رائے پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - گفت - کہ جفتے کبوتر در اوّلِ تابستاں دانۂ چند فراہم آوردہ در گوشۂ بجہتِ زمستان ذخیرہ نہاد و آں دانہ ہا بہ سبب تری

بسیار مے نمودند + چوں تابستان بہ آخر رسید - و
از گرمی دانہ ہا خشک شدند - کمتر از آنچہ بودند -
بہ نظر مے آمدند - کبوتر چند روزے بجائے رفتہ بود -
چوں باز آمد - دانہ را اندک دید + جفتِ خود را ملامت
آغاز کرد - و گفت ایں دانہ ہا را برائے زمستان
نگاہ داشتہ بودم - برائے چہ از آں خوردی ؟ مادہ
گفت - ایں حرکت از من بہ وقوع نیامدہ + کبوتر
نر چوں دانہ را کمتر دید - انکارِ او را باور نمیداشت -
و آں قدر زدش - کہ بمرد + پس در فصلِ بہاراں
نم در دانہ ہا پیدا شد - و ہماں قرارِ اوّل باز آمدند +
کبوتر دانست - کہ سبب کم نمودنِ دانہ ہا چہ بودہ
است - بر بے حوصلگیِ خود خود را ملامت مے کرد -
و از فراقِ دوستِ جانیِ خود زار زار مے گریست +
فائدۂ ایں داستاں آن است - کہ ہوشمند را باید -
کہ در ہیچ کارے خصوصاً در کشتن تیزی نکنند +
بلک گفت - اے بلار! اگرچہ من بد کردم - تو بد تر
از من کردی + من خود خشم داشتم - چہ اگر وقتے
بے حوصلگیے کنم - بسا باشد - کہ خرد در آں وقت
در من نباشد - اما تو خوبیے من مے دانستی و
ہوشمند بودی - چرا شتاب کردی ؟ بلار گفت - از
غضب بلک اندیشیدم + چوں بہ خاطرِ بلار یقیں شد -
کہ آزردگیِ خاطرِ بلک از اندازہ بیروں است -
و از کردۂ خود بسیار پشیمان است - او را آنکہ

ساخت - کہ ایراں دُخت زندہ است + من مزاج شہر یار را دانستہ او را نہ کشتہ ام + ملک از شنیدنِ ایں خبر خرسم دل شدہ سجدۂ شکرِ الٰہی بجا آورد - و گفت - اے سنگ دل ! چگونہ سخن میگفتی ؟ کہ یقین من شدہ بود - کہ ایراں دُخت را کشتۂ - و چرا بر من چندیں آزردگی روا داشتی ؟ و مرا بر خردِ دُور بینِ تو اعتمادِ بسیار بود + للّٰہ الحمد کہ ہمچناں ظاہر شد - کہ مرا اعتماد بود + بلار گفت - اے ملک ! ایں سخناں بجہتِ آں بود - کہ نیک بشناسم - کہ خاطرِ ملک ازیں کار پشیماں شدہ است یا نہ + ملک بر دانشِ بلار آفریں کرد + ایراں دُخت را بہ تعظیم تمام در حضور آورد + ایراں دُخت شرطِ بندگی و شکر گزاری بجا آوردہ زبانِ منّت بر کشاد + ملک گفت - ایں منّت از بلار باید داشت - بلار گفت - اگر مرا بر دانشِ ملک اعتمادے نمے بود - کے ایں گستاخی مے توانستم کرد ؟ و مخالفِ فرمانِ او را زندہ مے گزاشتم + پس شکر گزارِ ملک باید بود - از دشمنِ من چہ کار آید ؟ ملک از سنجیدگی و ہشیاریٔ دریافتِ بلار خوش حال شد - و پایۂ او را بلند ساخت +

انتخاب از تزوکِ جہانگیری

از عنایاتِ بے نہایاتِ الٰہی یک ساعتِ نجومی از روزِ پنجشنبہ ہشتم جمادے الثانیہ ہزار و چہاردہ ہجری گزشتہ در دار الخلافۂ آگرہ در سنِ سی و ہشت سالگی بر تختِ سلطنت جلوس نمودم۔ پدرم را تا بیست و ہشت سالگی فرزند نمے زیست۔ و ہمیشہ بجہتِ بقائے فرزند بدرویشاں و گوشہ نشیناں کہ ایشاں را قربِ روحانی بدرگاہِ الٰہی حاصل ہست، التجائے بردند۔ چوں خواجۂ بزرگوار خواجہ معین الدین چشتی سرِ چشمۂ اکثر اولیائے ہند بودند۔ پدرِ بزرگوار بر خاطر گزرانیدند۔ کہ بجہتِ حصولِ ایں مطلب رجوع بہ آستانۂ متبرکۂ ایشاں نمایند۔ با خود قرار دادند۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ پسرے کرامت فرماید۔ و ایں نعمت را بہ من ارزانی دارد۔ از آگرہ تا بدرگاہِ روضۂ منورۂ ایشاں کہ یک صد و چہل کروہ است۔ پیادہ از روئے نیاز تمام متوجہ گردم۔ در سنۂ نہ صد و ہفتاد و ہفت روزِ چہار شنبہ ہفتدہم ماہِ ربیع الاوّل ہفت ساعت از روزِ مذکور گزشتہ بہ طالعِ بیست و چہارم درجۂ میزان اللہ تعالےٰ مرا از کتمِ عدم بوجود آورد۔ و در آں ایام کہ والدِ بزرگوارم جویائے فرزند بودند۔ شیخ

سلیم نام درویشے صاحبِ حالت کہ بسیارے از مراحلِ عمر را طے نمودہ بود۔ در کوہے متصل بہ موضعِ سیکری از مواضعِ آگرہ اِستقامت داشت۔ و مردمِ آں نواحی بہ شیخ اِعتقادِ تمام داشتند + چوں پدرم بہ درویشاں نیاز مند بودند۔ صحبتِ ایشاں را نیز دریافتہ روزے در اثنائے توجہ و بیخودی از ایشاں پرسیدند۔ کہ مرا چند فرزند خواہد شد؟ فرمودند۔ کہ بخشندۂ بے منت سہ پسر بہ شما ارزانی خواہد داشت + پدرم مے فرمایند۔ کہ نذر نمودم۔ کہ فرزندِ اوّل را بدامنِ تربیت و توجہِ شما انداختہ شفقت و مہربانیٔ شما را حامی و حافظِ او سازم + شیخ ایں معنی را قبول مے فرمایند۔ و بر زباں مے گذرانند۔ کہ مبارک باشد۔ ما ہم ایشاں را ہمنامِ خود ساختیم + چوں والدۂ مرا ہنگامِ وضعِ حمل نزدیک مے رسد۔ بخانۂ شیخ مے فرستند۔ تا ولادتِ من در آں جا واقع گردد + بعد از تولّد نامِ مرا سلطان سلیم نہادند۔ امّا من از زبانِ مبارکِ پدرِ خود نہ در مستی و نہ در ہوشیاری نشنیدم۔ کہ مرا محمد سلیم یا سلطانِ سلیم مخاطب ساختہ۔ ہمہ وقت شیخو بابا گفتہ سخن مے گفتند + والدِ بزرگوارم موضعِ سیکری را کہ محلِ ولادتِ من بود۔ بر خود مبارک دانستہ پایۂ تخت ساختند + و در عرضِ چہاردہ پانزدہ سال آں کوہ و جنگلِ پُر دد و دام شہرے شد مشتمل بر انواعِ باغات و عمارات و منازلِ متنزّہۂ عالی و جاہائے خوش و دلکش + بعد از فتحِ گجرات ایں موضع بہ فتح پور

موسوم گشت + و چوں پادشاہ شدم - بہ خاطر رسید - کہ
نامِ خود را تغییر باید داد - کہ ایں اسم محلِ اشتباہ است
بنامِ قیاصرۂ روم - ملہمِ غیب بخاطرم انداخت - کہ کارِ
پادشاہاں جہانگیری است - خود را جہانگیر نام نہم - و
لقبِ خود را چوں جلوس در وقتِ طلوعِ حضرتِ نیرِ اعظم
و نورانی گشتنِ عالم واقع شد - نور الدین سازم + و در ایامِ
شاہزادگی نیز از دانایانِ ہند شنیدہ بودم - کہ بعد از
گذشتنِ عہدِ سلطنت و زمانِ جلال الدین اکبر پادشاہ
نور الدین نامے متصدیٔ امورِ سلطنت خواہد گشت -
ایں معنی نیز در خاطر بود - بنا بریں مقدمات نور الدین
جہانگیر پادشاہ اسم و لقبِ خود ساختم + چوں ایں امرِ عظیم
در شہرِ آگرہ واقع گشت - ضرور است - کہ مجملے از خصوصیاتِ
آنجا مرقوم گردد + آگرہ از شہرہاے قدیم بزرگِ ہندوستان
است - بر کنارِ دریاے جمنا قلعۂ کہنہ داشت + پدرم
پیش از تولدِ من آں را انداختہ قلعہ از سنگِ سرخ
تراشیدہ بنا نہادند - کہ سیاحانِ عالم مثلِ آں قلعہ
نشاں نمے دہند + در عرضِ پانزدہ شانزدہ سال باہتمام
رسید - مشتمل بر چہار دروازہ و دو دریچہ + سی و پنج لک
روپیہ کہ یک صد و پانزدہ ہزار تومانِ رایجِ ایراں و یک
کرور و پنج لک بحسابِ توراں باشد - خرجِ ایں قلعہ
شدہ + آبادانیٔ ایں معمورہ بر ہر دو طرفِ دریاے مذکور
واقع شدہ - روییٔ آں جانبِ غرب است کہ کثرتِ و آبادانی
بیشتر دارد - دورِ آں ہفت کروہ است - طولِ آں دو کروہ

و عرض یک کروہ ⁂ و دورِ آبادانئِ آں طرف آب کہ بر جانب شرقی واقع اشت - دو نیم کروہ اشت - طول یک کروہ - و عرض نیم کروہ - امّا کثرتِ عمارات بہ نوعے اشت کہ مثلِ شہر ہاے عراق و خراسان و ماوراءُ النّہر چند شہر آباد تواند شد ⁂ اکثرِ مردم سہ طبقہ و چہار طبقہ عمارت ساختہ اند ⁂ و انبوہئِ خلق بحدیشت - کہ در کوچہ و بازار بدشواری تردّد تواں نمود ⁂ از اواخرِ اقلیم ثانی اشت ⁂ شرقئِ آں ولایتِ قنوّج و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چندیری اشت ⁂ در کتبِ ہنود مسطور اشت کہ منبعِ دریاے جمنا کوہے اشت کلند نام - کہ مردم را از شدّتِ سردی عبور در آنجا ممکن نیشت ⁂ جائیکہ ظاہر مے شود - کوہے اشت قریب بہ پرگنۂ خضر آباد ⁂ ہواے آگرہ گرم و خشک اشت - سخنِ اطبا آن اشت - کہ روح را بہ تحلیل مے برد - و ضعف مے آرد - بہ اکثرِ طبائع ناسازگار اشت - مگر بلغمی و سودائی مزاجاں را کہ از ضررِ آں ایمن اند - و ازیں جہت اشت حیوانانے کہ ایں مزاج و طبیعت دارند - مثلِ فیل و گاو میش و غیرِ آں دریں آب و ہوا خوب مے شوند ⁂ پیش از حکومتِ افغانانِ لودی آگرہ معمورۂ کلاں بود - و قلعہٗ داشت - چنانچہ مسعود سعدِ سلماں در قصیدۂ کہ در مدح محمود پسرِ سلطانِ ابراہیم بن مسعود بن سلطانِ محمود غزنوی در فتح قلعۂ مذکور انشاء نمودہ مذکور ساختہ اشت ⁂

حصارِ آگرہ پیدا شُد از میانۂ گرد
بسانِ کوہ بود بارہاے چوں کُہسار

چوں سکندرِ لودی ارادۂ گرفتنِ گوالیار داشت - از دہلی کہ پاےِ تختِ سلاطینِ ہند است - بہ آگرہ آمد - و جاے بودنِ خود آنجا قرار داد - و ازآں تاریخ آبادانیِ معمورۂ آگرہ روے در ترقی نہاد - و پاے تختِ سلاطینِ دہلی گشت * چوں حضرتِ حق سُبحانہٗ تعالےٰ پادشاہیِ ہند بایں سلسلۂ والا کرامت کرد - حضرتِ فردوس مکانی بابر پادشاہ بعد از شکست دادنِ ابراہیم ولدِ سکندر لودی و کُشتہ گشتنِ او و فتح راناسانگا کہ کلاں ترینِ راجہا و زمینداراں ولایتِ ہندوستاں بُود - بر طرفِ شرقیِ آب جمنا زمینے خوش کردہ چار باغے احداث فرمودند - کہ در کم جاے بآں لطافت باغ دیدہ شدہ باشد - نام آں را گُل افشاں فرمودند - و عمارتِ مختصرے از سنگِ سُرخ تراشیدہ ساختہ اند - و مسجدے بریک جانبِ آں باغ بہ اتمام رسیدہ - در خاطر داشتند - کہ عمارتِ عالی بسازند - چوں عُمر وفا نہ کرد - از قوّۃ بفعل نیامد * دریں واقعات ہر جا کہ صاحب قِرانی نوشتہ شود - مُراد امیر تیمور گورگان است - و ہر جا کہ فردوس مکانی بقلم درآید - حضرتِ بابر پادشاہ است - و چوں جنّت آشیانی مرقوم گردد حضرتِ ہمایوں پادشاہ است - و چوں عرش آشیانی مذکور شود - حضرتِ والدِ بزرگوارم جلال الدّین محمّد اکبر پادشاہِ غازی است * خربُوزہ و انبہ و دیگر میوہا در آگرہ و نواحیِ آں خُوب میشود * زیادہ از ہمۂ میوہا مرا بہ انبہ میلِ تمام است *

در ایّامِ دولتِ حضرتِ عرش آشیانی اکبر میوہ‌ہاے ولایت در
ہند بہم رسید۔ اقسامِ انگورہا از صاحبی و حبشی و کشمشی در
شہرہاے مقرّرہ فراواں گشت۔ چنانچہ در بازارہاے لاہور
در موسمِ انگور آں مقدار کہ خواہند۔ از ہر قسم و ہر جنس
بہم مے رسد۔ از جملۂ میوہا میوہ ایست۔ کہ آں را اناناس
مے نامند۔ و در بنادرِ فرنگ مے شود۔ در غایتِ خوشبوئی
و خوش مزگی است۔ در باغ گل افشانِ آگرہ ہر سال
چندیں ہزار بار آید۔ از رطیب ریاحیں گلہاے خوشبوے
ہند را بر گلہاے معمورۂ عالم ترجیح مے تواں داد۔
چندیں گل است۔ کہ در ہیچ جاے عالم نام و نشانِ آں
نیست۔ اوّل گلِ چنپہ گلے است در نہایتِ خوشبوئی و لطافت
بہیئتِ گلِ زعفراں۔ لیکن رنگِ چنپہ زرد مائل بسفیدی است۔
درختِ آں در غایتِ موزونی است۔ و کلاں و پُر برگ و شاخ
و سایہ دار مے شود۔ در ایّامِ گل یک درخت باغے را معطّر
دارد۔ و ازاں گذشتہ گلِ کیوڑہ است۔ کہ بہیئت و اندام
غیر مکرّر است۔ بوے او در تندی و تیزی بدرجہ ایست۔ کہ
از بوے مشک ہیچ کمی ندارد۔ دیگر راے بیل کہ در بو شبیہ
یاسمنِ سفید است۔ غایۃً برگہایش دو سہ طبقہ بر روے
ہم واقع شدہ۔ دیگر گل مولسری است۔ کہ درختِ
آں نیز بسیار خوش اندام و موزوں و سایہ دار است۔
و بوے گلِ آں در نہایتِ ملایمت۔ دیگر گل سیوتی کہ مشابہ
گلِ کیوڑہ است۔ نہایۃً کیوڑہ خار دار است۔ و سیوتی خار
ندارد۔ رنگِ آں بزردی مائل است۔ و کیوڑہ سفید رنگ است۔

ازیں گلہا و از گلِ چنبیلی کہ یاسمنِ سفیدِ ولایت است۔
روغنہائے خوشبو مے سازند + و دیگر گلہا ست - کہ ذکرِ
آں ہا سببِ تطویل است + از درختاں سرو و صنوبر و
چنار و سفیدا و بید مولہ کہ ہرگز در ہندوستان خیال
نکردہ بودند - بہم رسیدہ و بسیار شدہ + و درختِ صندل کہ
خاصۂ جزائر بود - درایں باغات نشو و نما یافتہ + ساکنانِ
آگرہ در کسبِ ہنر و طلبِ علم سعی بلیغ دارند - و طوائفِ
مختلف از ہر دین و ہر مذہب سکونت دریں بلدہ
اختیار کردہ اند + بعد از جلوسِ اولیں حکمے کہ از
من صادر گشت - بستنِ زنجیرِ عدل بود - کہ اگر
متصدیانِ مہماتِ دار العدالت در داد خواہی و رسیدگی
بستم دیدگاں و مظلوماں اہمال و مداہنہ ورزند — آں
مظلوماں خود را بدیں زنجیر رسانیدہ سلسلہ جنباں گردند۔
تا صدائے آں باعثِ آگاہی گردد + وضعِ آں بریں
نہج است - کہ از طلائے ناب فرمودم زنجیرے سازند +
طولش سی گز مشتمل بر شصت زنگ - وزنِ آں چہار
منِ ہندوستان کہ سی و دو منِ عراق بودہ باشد -
یک سرش بر کنگرۂ شاہ برجِ قلعۂ آگرہ استوار ساختہ۔
سرِ دیگر را تا کنارۂ دریا بردہ بر میلِ سنگیں کہ نصب
شدہ بود - محکم ساختند + و دوازدہ حکم فرمودم -
کہ در جمیعِ ممالکِ محروسہ معمول داشتہ ایں احکام را
دستور العمل سازند - اوّل منعِ زکوٰۃ از تمغا و میر بحری۔
و سائرِ تکالیفے کہ جاگیرداران ہر صوبہ و ہر سرکار

بجهتِ نفعِ خود وضع نموده بودند ٭ دوم در راه هاے که
دزدی و راهزنی واقع شود - و آں راه قدرے از آبادانی
دور باشد - جاگیرداران نواحِ سرائے و مسجدے بنا نهند
و چاهے احداث کنند - تا باعثِ آبادانی گشته جمعے دراں سرا
نشینند - و اگر به محالِ خالصه نزدیک باشد - متصدیِ
آنجا سر انجام نماید - و در راهها بارِ سوداگران را
بے اذن و رضاے ایشاں نکشاید ٭ سوم در ممالکِ محروسه
از کافر و مسلماں هر کس که فوت شود - مال و منالِ
او بوارثِ او وا گزارند - هیچ کس دراں مداخله نکند -
و اگر وارث نداشته باشد - بجهتِ ضبطِ آں اموال مشرف
و تحویلدار علیحده تعیّن نمایند - تا آں وجه بمصارفِ شرعی
که ساختنِ مساجد و سراها و مرمّتِ پلهاے شکسته و احداثِ
تالابها و چاهها باشد - صرف شود ٭ چهارم شراب و
دربُهره و آنچه از قسمِ مسکراتِ منهیه باشد - نسازند -
و هم فروشند - با آنکه خود بخوردنِ شراب ارتکاب مے نمایم
و از هژده سالگی تا حال که عمرِ من به سی و هشت رسیده -
همیشه مداومت بآں کرده ام ٭ در اوائل چوں بخوردن آں
حریص بودم - گاهے تا بیست پیالهٔ عرقِ دو آتشه تناول
مے شد - چوں رفته رفته در من اثر تمام کرد - در
مقامِ کم شدنِ آں برآمدم - در عرضِ هفت سال از
پانزده پیاله به پنج شش رسانیدم ٭ و اوقاتِ نوشیدن
نیز مختلف بود - بعضے اوقات سه چهار ساعتِ نجومی از
روز باقی مانده آغازِ خوردن مے کردم - و بعضے

اوقات در شب - و برخے در روز - تا سی سالگی برین
نهج بود - بعد ازآن وقتِ خوردن در شب قرار دادم -
درین ایام خود محض برائے گوارشِ طعام مے خورم +
پنجم خانهٔ هیچ کس را نُزول نسازند + ششم منع نمودم -
که هیچ کس گوش و بینیِ شخصے را به هیچ گناہے نبُرد -
و خود نیز بدرگاه الٰهی نذر نمودم - که هیچ کس را بدین
سیاست معیوب نسازم + هفتم حکم کردم - که متصدیانِ
خالصه و جاگیرداران زمینِ رعایا را بتعدی نگیرند - و
کاشت خود نسازند + هشتم عاملِ خالصه و جاگیردار
در پرگنهٔ که باشند - با مردُمان بے حکم خویشی نکنند +
نهم در شهرہاے کلان دار الشفاها ساخته اطبا را
بجهتِ معالجهٔ بیماران تعین نمایند - و آنچه صرف و خرج
مے شود - از سرکارِ خالصهٔ شریفه بدهند دهم
بسُنتِ والدِ بزرگوارِ خود فرمودم - که هر سال از
هیجدهم ربیع الاول که روزِ تولدِ من است - بعدد
هر سالے یک روز اعتبار نموده در ممالکِ محروسه
درین روزها ذبح نکنند - و در هر هفته دو روز
نیز منع شد - یکے پنج شنبه که روزِ جلوسِ من است -
و دیگر یک شنبه که روزِ تولدِ پدرِ من است - که
ایشان بسبب آنکه این روز به حضرتِ نیرِ اعظم
منسوب است - و روزِ ابتداے آفرینشِ عالم
آن را مبارک دانسته تعظیم بسیار مے کردند -
و از روزہاے که در ممالکِ محروسه گشتار نمے

شد - یکے ہمیں روز بود + یازدہم بہ طریقِ عمومی حکم کردم - کہ مناصبِ جاگیر ہاے نوکرانِ پدرِ من برقرار باشد + بعد ازاں بقدرِ حالتِ ہر کس بر منصبہاے ایشاں افزودہ از دہ دوازدہ کم نہ و تا دہ سی و دہ چہل اضافہ مقرر گشت + و علوفۂ جمیع احدیاں را از قرارِ دہ پانزدہ و ماہیانۂ کُل شاگرد پیشہ دہ دوازدہ فرمودم و بر وظیفۂ ہریک از پردہ دارانِ سراپردۂ عصمتِ والدِ بزرگوارِ خود بقدرِ حالت و نسبتے کہ داشتند - از دہ دوازدہ تا دہ و بیست افزودم + و مددِ معاشِ اہالیِ ائمۂ ممالکِ محروسہ را کہ لشکرِ دعا اند - یک قلم مطابقِ فرامین کہ در دست داشتند - بہ قرار و مسلم گذاشتم + و میراں صدرِ جہاں کہ از ساداتِ صحیح النسبِ ہندوستان است - و مدتہا منصبِ جلیل القدرِ صدارتِ پدرِ من بدو متعلق بود - امر نمودم - کہ ہمہ روز اربابِ استحقاق را بنظر آرند - دوازدہم جمیع گنہگاراں کہ از سالہاے دیر در قلعہا و زندانہا مقید و محبوس بودند - آزاد نمودہ خلاص ساختم +

جشنِ بیست و یکمین نو روز از جلوسِ ہمایوں

روزِ سہ شنبۂ بیست و دوم جمادی الثانیہ سنۂ ہزار و سی و پنج ہجری نیّرِ جہاں افروز بہ برجِ حمل تحویل نمود - و سالِ بیست و یکم از جلوسِ مبارک آغاز شد + بر ساحلِ دریاے چناب یک روز بلوازمِ جشن

نوروزی پرداختہ روزِ دیگر از آں منزل کوچ فرمودند +
دریں وِلا آقا محمد ایلچیٔ شاہِ فلک بارگاہ شاہِ عباس
را رخصتِ انعطاف ارزانی داشتہ خلعت با خنجرِ مرصع
و سی ہزار روپیہ بہ او مرحمت فرمودند - و مکتوبے
کہ در جوابِ محبت نامۂ شاہی نگارش یافتہ بود - با
گرزِ مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت -
دکمر خنجرِ مرصع نفیس نادر بہ رسمِ ارمغاں حوالۂ او
شد + در اوراقِ سابق فرستادنِ عرب دشت غیب بطرفِ
مہابت خاں بجہتِ آوردنِ فیلاں رقم زدۂ کلکِ سوانح
نگار گشتہ - و اشارتے بطلب او نیز رفتہ بود - دریں ولا
بہ حوالیٔ اردو پیوست + با آنکہ طلب او بہ تحریک
و کار پرداز یٔ آصف خاں شدہ بود - و پیشِ نہادِ
خاطرِ ایشاں آنکہ اورا خوار وبے عزت ساختہ دست
تعرض بہ ناموس و جان و مالِ او دراز نند - ویں مطلب
گراں را بہ غایت سبک دشت پیش گرفتند + و او
بر خلافِ ایشاں با چار پنج ہزار راجپوتِ خوش خوارِ
یک رنگ و یک جہتا آمدہ - واز اعیانِ اکثرے را ہمراہ
آوردہ - کہ ہرگاہ کار بجاں و کارد باستخواں رسد - و از
ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گردد - برائے پاسِ عزت
و ناموسِ خود بقدرِ امکاں دشت و پا زدہ با اہل و
عیال جاں نثار شوند +

وقتِ ضرورت چو نماند گریز
دشت بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

با آنکہ از روشِ آمدنِ او در مردم حرفہاے ناملائم مذکور مے شد۔ آصف خاں در نہایتِ غفلت و بے پروائی بسر مے برد + چوں خبرِ آمدنِ او بعرضِ اقدس رسید۔ نخست پیغام دادہ شد۔ کہ تا مطالباتِ دربارِ پادشاہی را بہ دیوانِ اعلےٰ مفروغ نسازد۔ و مدعیاں را بمقتضاے عدالت تسلی ننماید۔ راہِ کورنش و ملازمت مسدود است + و درباب خواجہ برخوردار پسرِ خواجہ عمر نقشبندی کہ مہابت خاں دخترِ خود را باو منسوب نمودہ۔ و سابقاً مذکور شد۔ کہ او را نیز چنگ آوردہ بزنداں سپردند۔ حکم شد۔ کہ آنچہ مہابت خاں بہ او دادہ فدائی خاں تحصیل نمودہ۔ بخزانۂ عامرہ رساند۔ و چوں منزل بکنارِ بہت واقع بود۔ نوابِ آصف خاں با وجودِ چنیں دشمن قوی بازو از سر و جاں گزشتہ در نہایتِ غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبلۂ خود یعنی حضرتِ شاہنشاہی را در آں طرفِ دریا گزاشتہ خود با عیال و اطفال و اثقال و خدم و حشم از راہِ پل عبور نمودہ دریں طرفِ آب منزل گزید۔ و ہمچنیں کارخانجات از خزانہ و قورخانہ وغیرہ حتےٰ کہ خدمتگاراں و بندہاے نزدیک کل از دریا عبور نمودند + معتمد خانِ بخشی و میر توزک از آب گزشتہ شب در پیشِ خانہ بود + علےٰ الصباح چوں مہابت خاں دریافت۔ کہ کار بناموس و جانِ او رسیدہ۔ لاعلاجِ دریں وقت کہ ہیچ کس در گرد و پیش

حضرت نمانده بود - با چهار پنج هزار سوارِ راجپوت که
به آنها قول و عهد نموده بود - از منزلِ خود بر آمده
نخست بر سرِ پُل رسیده قریب دو هزار سوار بر پُل
مے گزارد - کہ پُل را آتش زده تا اگر کسے ارادۂ آمدن
داشته باشد - بمدافعه و مقابله قدم را مستحکم دارند - و
خود متوجهِ دولت خانه مے گردد - و از درِ حرم گزشته
به پیشِ خانۂ معتمد خان رسیده احوال پرسی نمود +
معتمد خان شمشیر بسته از خیمه بر آمد - و چوں چشمش
بر او افتاد - از احوالِ شاهنشاهی استفسار نمود + و
قریب به صد راجپوت پیاده برچھه و شمشیر در دست
همراه داشت - و از گرد و غبار چهرۂ آدم خوب
محسوس نمے شد - بر سمتِ دروازۂ کلاں شتافت + و
در آں وقت در فضاے دولت خانه معدودے از
اهلِ یتاق وغیره و سه چهار خواجه سراے پیشِ دروازه
ایستاده بودند + مهابت خاں سواره تا دولت خانه رفته
از اسپ فرود آمد - در آں وقت که پیاده شده بجانبِ
غسل خانه شتافت - قریب دو صد راجپوت همراه
داشت + معتمد خاں پیش رفته گفت - که ایں همه
گستاخی و بیباکی از ادب دور است - لمحے توقف
نمائید - تا من رفته عرضِ کورنش و زمیں بوسی نمایم -
اصلاً بجواب نه پرداخت + و چوں بر درِ غسل خانه رسید -
ملازمانِ او تختهاے دروازه را که دربانان بجهتِ
احتیاط بسته بودند - در هم شکسته بفضاے

دولت خانہ در آمدند * جمعے از خواصاں کہ بر گرد و پیش آں حضرت بسعادتِ حضورِ اختصاص داشتند۔ از گستاخئ او بعرضِ ہمایوں رسانیدند * آں حضرت از درونِ خرگاہ بر آمدہ بہ پالکی نشستند * دریں وقت مہابت خاں مراسمِ کورنش بتقدیم رسانیدہ۔ آنگاہ بر درِ پالکی آمدہ دیدہ معروض داشت۔ کہ چوں یقیں کردم کہ از آسیبِ عداوت و دشمنئ آصف خاں خلاصی و رہائی ممکن نیست۔ و بہ انواع و اقسامِ خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد۔ از روئے اضطرار جرأت و دلیری نمودہ خود را در پناہِ آستاں انداختم۔ اکنوں اگر مستوجبِ قتل و سیاست ام۔ در حضورِ اشرف سیاست فرمایند * دریں وقت راجپوتان او فوج فوج مسلح آمدہ درِ سرا پردۂ پادشاہی را فرا گرفتند۔ و در خدمتِ آں حضرت بجز عربِ دست غیب کہ دشتیار او بود۔ و میر منصور بدخشی و جواہر خاں خواجہ سرائے و بلند خاں و خدمت پرست خاں و فیروز خاں و خدمت خاں خواجہ سرائے و فصیح خان مجلسی و سہ چہار نفرے از خواصاں۔ دیگرے حاضر نبود * چوں آں بے ادب خاطرِ اقدس را شوریدہ مزاجِ اعتدال سرشت را غیرت بہ جوش آمدہ بود۔ دو مرتبہ دست بر قبضۂ شمشیر رسانیدہ خواستند۔ کہ جہاں را از لوثِ وجودِ آں بے باک پاک سازند۔ ہر بار میر منصور بدخشی بہ ترکی عرض مے کرد۔ کہ

وقت مقتضیِ آں نیست - صلاحِ حال را منظور باید داشت -
و سزاے کرده دار ناهنجارِ ایں تیره بخت بد کرده دار را
به ایزدِ دادگر حواله فرمایند - تا وقتِ استیصالِ او
در رسد * چوں حرفِ او به زیورِ دولت خواهی آراستگی
داشت - ضبطِ خود فرمودند * و در اندک فرصت
پراچوتانِ او درون و بیرونِ دولت خانه را احاطه
نمودند - چنانچه بغیرِ او و نوکرانِ او کسے دیگر بنظر در
نمے آمد * دریں وقت آں بد عاقبت عرض کرد - که هنگامِ
سواری است - به ضابطهٔ معهود سواری فرمایند - تا ایں
غلام قدرے در خدمت باشد - و بر مردم ظاهر شود -
که ایں جرأت و گستاخی حسبُ الحکم از من بوقوع آمده *
و اسپِ خود را پیش آورده اصرار و الحاحِ بسیار
نمود - که بر همیں اسپ سوار شوید - غیرتِ سلطنت
رخصت نداد - که بر اسپِ او سواری فرمایند - حکم
شد - که اسپ سوارئے خاصه را حاضر سازند * و
بهمتِ لباس پوشیدن و استعدادِ سواری خواستند -
که به درونِ محل تشریف برند - آں ستیزه کار راضی
نه شد * القصه آں قدر مجال دست داد - که اسپِ
خاصه را حاضر ساختند * و آں حضرت سوار شده
دو تیر انداز بیرونِ دولت خانه تشریف بردند *
بعد از آں فیلِ خود را آورده التماس نمود - که
چوں وقتِ شورش و ازدحام است بنده صلاحِ دولت
را دریں مے داند - که بر فیل نشسته متوجه شکارگاه

نشنوند + و آں حضرت بے مسامحہ و مضایقہ بر ہماں فیل سوار شدند - یکے از راجپوتانِ معتمدِ خود را در پیشِ فیل و دو راجپوتِ دیگر را در پس حوضہ نشانیدہ بود + دریں اثنا مقرب خاں خود را رسانیدہ بہ استرضاے او درونِ حوضہ نزدیک بہ آں حضرت رفتہ نشست + ظاہرا دریں آشوب گاہ بے تیزی زخمے بر پیشانئے مقرب خاں رسید + و خدمت پرست خاں خواص کہ معتادِ شراب و پیالۂ خاصہ در دست داشت - خود را بہ فیل رسانید - و ہر چند راجپوتاں بہ سنانِ برچھہ و زورِ دست و بازو مانع آمدند - و خواستند - کہ او را جاے ندہند - او کنارۂ حوضہ را محکم گرفتہ خود را نگاہ مے داشت - و چوں در بیروں جاے نشستن نبود - خود را میانِ حوضہ گنجانید + و چوں قریبِ نیم کروہ مسافت طے شد - گجپت خاں داروغۂ فیل خانہ مادہ فیلِ سواریئے خاصہ را حاضر آورد - و خود در پیشِ فیل و پسرش در عقب نشستہ بود + مہابت خاں اشارہ کرد - تا آں بے گناہ را با پسرش شہید کردند + بالجملہ در لباسِ سیر و شکار بر سمتِ منزلِ خویش رہبری نمود + و آں حضرت بہ درونِ خانۂ او در آمدہ زمانے توقف فرمودند - فرزندانِ خود را بر دورِ آں حضرت گردانید + و چوں از نور جہاں بیگم غافل افتادہ بود - دریں وقت بہ خاطرش رسید - کہ باز حضرتِ شاہنشاہی را

به دولت خانه برده از آنجا همراهِ نور جهان بیگم باز بخانهٔ خود آرد- به این قصد بارِ دیگر آں حضرت را بدولت خانه آورد + از قضا در هنگامے که حضرت شاهنشاهی به قصد سیر و شکار سوار شدند- نور جهاں بیگم فرصت غنیمت شمرده با جواهر خانِ خواجه سرا که ناظرِ محلات پادشاهی بود- از آب گذشته به منزلِ برادرِ خود آصف خاں رفته بود + آں کم فرصت خبرِ رفتنِ بیگم یافته از سهوے که در محارستِ بیگم کرده- ندامت کشیده متردد خاطر گشت- آنگاه در فکرِ شهریار شد- و دانست- که جدا داشتن او از خدمتِ حضرت خطائے است عظیم- لاجرم رائے فاسدِ او براین معنی قرار گرفت- که آں حضرت را باز سوار ساخته به منزلِ شهریار برد- وآں حضرت از وسعت حوصله و گرانباری هرچه او مے گفت- مے کردند+ درین وقت بهجو نبیرهٔ شجاعت خاں همراه شد + و چوں بخانهٔ شهریار در مے آمد- به راجپوتاں اشارہ کرد- تا او را به قتل رسانیدند + بالجمله چوں نورجهاں بیگم از آب گذشته به منزلِ برادرِ خود رسید- امرائے دولت را طلب کرده مخاطب و معاتب ساخت- که از غفلت و خام کارئے شما کار تا به این جا کشید- و آنچه در مخیلهٔ هیچ کس نه گذشته بود- به ظهور آمد- و در پیشِ خدا و خلق خجلت زدهٔ کردارِ خویش گشتید- اکنوں تدارکِ آں باید کرد + و در آنچه صلاحِ دولت

و بر آمدِ کار باشد - به اِتّفاق معروض باید داشت + ہمہ یک دل و یک زبان به عرض رسانیدند کہ تدبیرِ دُرُشت و رائے صائب آن است - کہ فردا فوجہا ترتیب دادہ در رکابِ سعادت از آب گُذشتہ آن مفسداں را مقہور و منکوب ساختہ بہ آستاں بوسی بندگانِ حضرت سرفراز شویم + چوں ایں رائے نا صواب بمسامعِ جلالِ اعلیحضرت رسید - و از ضابطۂ معقول دُور نمود + ہماں شب مُقرّب خان و صادق خان بخشی و میر منصور و خدمت خان را پئے در پئے نزدِ آصف خان و امنائے دولت فرستادند - کہ از آب گذشتن و جنگ انداختن محض خطا ست - زنہار کہ ایں تدبیرِ نا دُرُست را نتیجۂ خام کاری و نا سازگاری دانستہ پیرامونِ خاطر راہ ندہند - کہ بجز ندامت و پشیمانی اثرے بر آں مُترتّب نخواہد شد - ہر گاہ دریں طرف باشیم - بہ کدام دِل گرمی و بچہ اُمید جنگ مے کنید؟ و بہ جہتِ اِعتماد و اِحتیاط انگشترئ مُبارکِ خود را مصحوبِ میر منصور فرستادند - امّا آصف خان بہ گمانِ آنکہ ایں حرفہا زادۂ طبیعتِ مہابت خانِ بے عاقبت باشد - و حضرت بہ تحریکِ او حکم فرمودہ مُہر را فرستادہ بہ ہماں قرار داد پائے عزیمت افشردہ + دریں وقت فدائی خان چوں از قتنہ پردازیٔ زمانہ فرصت یافت - سوار شدہ بہ کنارِ آب آمد - و از آنکہ پُل را آتش دادہ بودند - و اِمکانِ عبور متصوّر نبود - بے تاب

شده در زیرِ بارانِ بلا و تلاطمِ فتنه با چندیں نوکرانِ خویش رُو بروئے دولت خانہ اسپ بدریا زده خواست - کہ بہ شناوری عبور نماید - شش کس از ہمراہانِ او در موجِ فنا ہلاک گشتند - و چند نفرے از تندیئے آب پایاں رُوبہ اُفتادند - و نیم جانے بہ ساحلِ سلامت رسانیدند - و خود با اسپ سوار بر آمده چپقلشِ نمایاں کرد - و دستِ اکثرے از رفقائے او بکار رسید - و چہار کس از ہمراہانِ او جاں نثار شدند + و چوں دید - کہ کارے از پیش نمے رود - و غنیم زور آور است - و بخدمتِ اشرف نمے تواند رسید - عطفِ عناں نموده از آب گزشت + و حضرتِ شاہنشاہی آں روز و آں شب در منزلِ شہریار بسر بردند + روزِ شنبہ ہشتمِ فروردی مطابقِ بیست و نہمِ جمادے الثانیہ آصف خاں باتفاقِ خواجہ ابو الحسن و دیگر امرائے دولت قرار بہ جنگ داده در خدمتِ مہدِ علیا نورِ جہاں بیگم از گزرے کہ غازی بیگ مشرفِ نوارہ پایاب دیده بود - قرارِ گزشتن داد + اتفاقاً بدترینِ گزرہا ہماں بود - سہ چہار جا از آبِ عمیق عریض گزشتند - و در وقتِ گزشتن انتظامِ افواج بر قرار نماند - ہر فوجے بہ طرفے اُفتاد + آصف خاں و خواجہ ابو الحسن و ارادت خاں با عماریٔ بیگم روبروئے فوجِ کلانِ غنیم کہ فیلانِ کارئے خود را پیش داده کنارِ آب را مضبوط ساختہ بودند - در آمدند + و فدائی خاں بفاصلۂ یکسا تیر پرتاب پایاں تر

مُقابِلِ فَوجِ دِیگر از آب گُذشت ۰ و ابُو طالب پِسر آصف خاں و نبیرہ خواجہ و اللہ یار و بِسیارے مردُم پایاں بر فِدائیؑ خاں عُبُور نمُودند ۰ و ہنُوز جمعے بہ کنار پیوستند ـ و بعضے مِیانِ آب بُودند ـ کہ افواجِ غنیم فیلاں را پیش رانده حملہ آوردند ۰ و ہنُوز آصف خاں و خواجہ ابُو الحسن درمِیانِ آب بُودند ـ و مُعتمد خاں از آبِ یک جا گُذشتہ بر لبِ آبِ دُوم ایستاده تماشاے نیرنگیٔ تقدیر مے کرد ـ کہ سوار و پیاده و اسپ و شُتر درمیانِ دریا در آمده پہلُو بر یک دِیگر پرزده سعی در گُذشتن دارند ۰ درِیں وقت ندیم خواجہ سراے بیگم آمده آنہارا مُخاطب ساخت ـ کہ حضرِ عُلیا مے فرمایند ـ کہ ایں چہ جاے توقُّف و تامُّل است ؟ پاے ہمّت پیش نہید ـ کہ بہ مُجرّدِ در آمدنِ شُما غنیم مُنہزم گشتہ راہِ آوارگی پیش خواہد گرفت ۰ از اِستماعِ ایں خِطاب و عِتاب خواجہ ابُو الحسن و مُعتمد خاں اسپانِ خود را در آب زدند ـ و فوجِ غنیم و راجپُوتاں مردُمِ ایں جانب را پیش انداختہ بہ دریا در آمدند ۰ در عماریٔ بیگم دُخترِ شہریار و صبیّہ شاه نواز خاں بُودند ـ تیرے بر بازوے دُخترِ شہریار رسید ـ و بیگم بہ دستِ خود بر آورده بیرُوں انداخت ـ و لباسہا بہ خُوں رنگیں شُد ۰ و جواہر خاں خواجہ سرا ناظرِ محل و ندیم خواجہ سراے بیگم و خواجہ سراے دِیگر در پیشِ فیل جاں نثار گردیدند ۰ و دو زخمِ شمشیر بر خرطُومِ فیلِ

بیگم رسید * و بعد از آنکہ رُوئے فیل بر گشت - دو سہ زخم برچھہ بر عقب فیل زدند - تا آنکہ شمشیر ہا از پئے ہم مے رسیدند - فیلباں آں سعئے در راندنِ فیل داشت - تا جائے رسید - کہ آبِ عمیق آمد - و اسپاں بہ شناوری اُفتادند - و بیم غرق شدن بود - تا گریز عطفِ عناں نمودند - و فیلِ بیگم بہ شناوری از آب گزشت - و بدولت خانۂ پادشاہی رفتہ فرود آمدند * و چوں راجپوتاں قصدِ تمام بہ ایں جانب کردند - دریں وقت آصف خاں پیدا شد - و از نیرنگئ زمانہ و بہراہ رفتنِ رفیقاں و لشستنِ نقشِ بد گلہ آغاز کردہ روانہ شد * و ہر چند حاضراں از ایشاں نشاں خواستند - اثرے ظاہر نہ شد - کہ بہ کدام جانب شتافتند * و خواجہ ابو الحسن گرم راند - و از ہولِ اضطراب اسپ بہ دریا زد - و چوں آب عمیق بود - و تند مے رفت - در وقتِ شناوری از اسپ جدا شد - پس قاشِ زیں را بہ دو دست محکم گرفتہ - تا آنکہ غوطہ خورد - و نفس بند شد - قاشِ زیں را نگزاشت - دریں حالت مخصہ ملاحِ کشمیری خود را رسانیدہ خواجہ را بر آورد * و فدائی خاں با جمعے از نوکرانِ خود و چندے از بندگانِ پادشاہی کہ دوستی و آشنائی با وے داشتند - از آب گزشتہ با فوجے کہ در مقابلِ او بود - چپقلش کرد و غنیم خود را بر داشتہ تا خانۂ شہر یار کہ حضرتِ شاہنشاہی در آں جا

تشریف داشتند - خود را رسانید + و چوں درون
ملا پرده از سوار و پیاده مالا مال بود - او بر سر در
ایستاده به تیر اندازی پرداخت - چنانچه تیر هاے او
اکثر در صحنِ دولت خانه نزدیک به آں حضرت میرسید -
و مخلص خاں در پیشِ تخت ایستاده بود + بالجمله
فدائی خاں زمانے ممتد ایستاده تلاش مے کرد + و
از همراهانِ او سید مظفر که از جوانانِ کار طلب کار
دیده فدوی بود - و عطاء الله نام خویش فدائی خاں
به حصولِ شهادت حیاتِ جاوید یافتند + و سید
عبد الغفور بخاری که از جوانانِ شجاع است -
زخم کاری برداشت - و چهار زخم به اسپ سوارئ
فدائی خاں رسید + و چوں دریافت - که کارے از
پیش نمے رود - و به خدمت نمے تواند رسید - عطف
عناں نموده از اردو بر آمد - و به طرف بالاے
آب شتافت - و روزِ دیگر از آب گذشته به رهتاس
نزدِ فرزندانِ خود رفت - و از آں جا عیال را
برداشته بگره چاک شده به رخصتِ سلامت کشید + بدر بخش
نام زمیندارِ پرگنهٔ مذکور با او رابطهٔ قدیم داشت -
فرزندان را در آں جا گذاشته و خاطر از آں جانب
پرداخته جریده به جانبِ هندوستان شتافت + و
شیر خواجه و الله وردی خانِ قراول باشی و الله یار
پسرِ افتخار خاں هر کدام بطرفے رفتند + و
آصف خاں چوں دانست - که از دشتِ مهابت خاں

خلاصی ممکن نیست - با پسر خود ابو طالب و دو بست
سیصد سوار مغلوک از بار گیر و اہل خدمت بجانب
قلعۂ اٹک کہ در تیول او بود - رفت + و چوں
بہ رہتاس رسید - از ارادت خاں خبر یافت - کہ در
گوشۂ رفرود آمده - کسان خود را فرستاده بہ مبالغۂ بسیار
اورا نزد خود طلبید - لیکن ہر چند سعی کرد - او
بہ ہمراہیٔ آصف خاں راضی نہ شد - و آصف خاں
بقلعۂ اٹک رفتہ متحصن گشت - و ارادت خاں برگشتہ
بہ اردو آمد + و بعد از آں خواجہ ابوالحسن بہ عہد او
سوگند اطمینانِ خاطر یافتہ مہابت خاں را دید - و
نوشتۂ بنامِ ارادت خاں و معتمد خاں مشتمل بر سوگندِ
غلیظ شدید بخطِ او گرفت - کہ گزندِ جانی و نقصانے
بعزت و ناموس نرساند - آنگاه ایشاں را ہمراه برده
ملاقات داد + در ہمیں روز عبد الصمد نواسۂ شیخ چاند منجم را
کہ بہ آصف خاں رابطۂ قوی داشت - و الحق جوانِ
معتمد بود - بہ شامتِ آشنائیٔ او در حضورِ خود بہ قتل
رسانید + مقارنِ ایں حال شاہ خواجہ ایلچیٔ نذر محمد خاں
والیٔ بلخ بہ درگاهِ والا رسیده ملازمت نمود - و بعد از
ادائے کورنش و تسلیم و آدابے کہ دریں دولت معمول
است کتابت نذر محمد خاں کہ مشتمل بر اظہارِ اخلاص
و نیاز مندی بود - با تحف و ہدایاے آں ملک گزرانیده
آنگاه پیشکشِ خود را بہ نظر در آوردند - و سوغاتہاے
نذر محمد خاں از اسپ و غلام ترکی و غیره

موافق پنجاه هزار روپیه قیمت شد - و بحالتهٔ الوقت سی هزار روپیه انعام یافت * بارے پیش ازیں نگاشتهٔ کلک وقائع نگار گشت - که چوں آصف خاں به هیچ وجه از مهابت خاں ایمن نه بود - به قلعهٔ اٹک که در جاگیر او بود - رفته تحصن جست - و همگی دوبست و پنجاه کس از سوار و پیاده با او همراه بودند * مهابت خاں چندے از احدیان بادشاهی و ملازمان خود و زمینداران آں نواحی را به سرکردگی بهروز نام پسر خود و شاه قلی فرستاد - که گرما گرم شتافته بمحاصرهٔ قلعه پرداختند * آں نفوس در آں جا رسیده قلعه را به دست آوردند * و آصف خاں عناں به قضا سپرد - و فرستادهاے مهابت خاں به عهد و سوگند آرام بخش خاطر متوحش او گشته حقیقت را با مهابت خاں نوشتند * و چوں موکب جهاں شکوه از دریاے اٹک عبور نمود * مهابت خاں از حضرت رخصت حاصل نموده به قلعهٔ اٹک رفت و آصف خاں را با ابو طالب پسرش و خلیل الله ولد میر میراں مقید و محبوس ساخت - و قلعه را به ملازمان خود سپرد * و در همیں اثنا عبد الخالق برادر زادهٔ خواجه شمس الدین محمد خوافی را که از مصاحباں و مخصوصان آصف خاں بود - با محمد تقی بخشیٔ شاهجهاں که در محاصرهٔ برهانپور بدست افتاده بود - به تیغ بے باکی آوارهٔ صحراے عدم گردانید * و ملا میر محمد قنوجی را که بسبب آخوندی نزد آصف خاں

بود- وقتیکه او را زنجیر کردند- به حسبِ اتفاق زنجیر
حلقه دار در پاے او کردند- چنانچه باید- استحکام ندادند-
به اندک حرکت از پاے او بر آمد- این مقدمه محمل
بر افسونگری و ساحریئے او کردند* او حافظِ قرآنِ مجید
بود- و پیوسته بتلاوت اشتغال داشت- و لبهاے او
بتلاوتش متحرک بود- ازین حرکتِ لب یقین کرد- که مرا
دعاے بد مے کند- و از غلبۂ وسواس و فرطِ توهم آن
مظلوم را به تیغِ ستم شهید ساخت* ملا محمد با فضائلِ
صوری و کسبِ کمالات بزیورِ صلاح و پرهیزگاری آراستگی
داشت- افسوس که آن سفاکِ بے باک قدرِ چنین مردے
هم نه شناخت و بیهوده ضائع ساخت! و چون بنواحیِ
جلال آباد نزولِ اردوے گیهان پوے اتفاق افتاد- جمعے
از هندوان آمده ملازمت نمودند* اکنون مجملے از معتقدات
و رسومے که میانِ ایشان شائع است- به جهتِ غرابت
مرقوم مے گردد- طریقِ آنها به آئینِ هندوان نسبت
نزدیک است* بعضے صورتِ آدمی از طلا یا از سنگ ساخته
پرستش مے نمایند- و بیش از یک زن نمے کنند-
مگر که زنِ اول نازا اوگاه باشد- یا با شوهر ناسازگار*
اگر خواهند که بخانۂ دوستے یا خویشے بروند- از بالاے
بامِ یک دیگر تردد مے کنند- و حصارِ شهر را جز یک
درے نمے باشد* و غیر از خوک و ماهی و مرغ دیگر همه
گوشت مے خورند- و حلال دارند- مے گویند- که از قومِ ما
هر کس که ماهی خورد- البته کور شده- و گوشت را

یخنی کردہ مے خوردند ۔ و لباسِ سرخ را دوست مے دارند۔ و مردۂ خود را لباس پوشانیدہ و مسلّح ساختہ با صراحی و پیالہ و شراب در گور مے گزارند۔ و سوگندِ ایشان این است ۔ کہ کلّۂ آہو یا بز را در آتش مے نہند۔ و باز آں را از آں جا برداشتہ بر درخت مے گزارند ۔ و مے گویند ۔ کہ ہر کس از ما این سوگند را بہ دروغ خوردہ ۔ البتہ بہ بلائے مبتلا شدہ ۔ و اگر پدر زنِ پسرِ خود را خوش کند ۔ بگیرد ۔ و پسر در آں باب مضایقہ نمے نماید ۔ حضرتِ شاہنشاہی فرمودند ۔ کہ ہر چہ دلِ شما از چیزہائے ہندوستان خواہش داشتہ باشد ۔ درخواست نمائید ۔ اسپ و شمشیر و نقد و سروپائے سرخ التماس کردند ۔ و کامیاب گشتند ۔ دریں اثنا جگت سنگہ پسرِ راجہ باسو از اردوئے گیہاں شکوہ فرار نمودہ بہ کوہستانِ شمالیٔ لاہور کہ وطنِ اوست ۔ شتافت ۔ و مقارنِ ایں حال صادق خان بہ ایالتِ صوبۂ پنجاب رخصت یافت ۔ و حکم شد ۔ کہ تنبیہ و تادیبِ جگت سنگہ نماید ۔ و حضرتِ شاہنشاہی منزل بہ منزل بہ نشاطِ شکار پرداختہ ۔ روزِ یک شنبہ بیستم اُردی بہشت در ساعتِ مسعود داخلِ شہرِ کابل شدند ۔ و دریں روز بر فیل نشستہ نثار کناں از میانِ بازار گزشتہ بہ باغِ شہر آرا کہ نزدیک بہ قلعۂ کابل واقع است ۔ نزولِ اجلال فرمودند۔ روزِ جمعہ غرۂ خرداد بہ روضۂ منورۂ حضرت

فردوس مکانی تشریف برده لوازمِ نیاز مندی به تقدیم
رسانیده از باطنِ قدسی مواطنِ آن حضرت استمدادِ همت
نمودند - و همچنین به زیارتِ میرزا هندال و عمِ بزرگوارِ خود
میرزا محمد حکیم المبرک جنت از حضرتِ حق سبحانه تعالے
التماسِ آمرزشِ ایشان فرمودند + از غرائبِ اتفاقات که
از نهانخانهٔ تقدیر بر منصهٔ ظهور پرتو افگند - پاداشِ کردارِ
زشتِ مهابت خان است + تفصیلِ این اجمال آنکه چون
آن جرأت و گستاخی در کنارِ آبِ بهت ازو به ظهور
آمد - و امرائے بے حوصله با سپاه از غفلتِ خویش
خجلت زدهٔ خاوندِ خویش گشتند - و امرے که در
مخیلهٔ هیچکس خطور نه کرده بود - چهره پردازِ ظهور
گشت - راجپوتانِ او بنا بر تسلط و اقتدارے که به حسبِ
اتفاق روے نموده بود - خود سر و مغرور گشته دستِ تعدی
و تطاول بر رعایا و زیر دستان دراز کرده هیچ کس را
موجود نمے شمردند - تا آنکه روزگار برگشت - و دستِ
فتنه آتش به خرمنِ هستیٔ آن خود سران زد + بالجمله جمعے
از راجپوتان در چلکه که از شکارگاههاے مقرریهٔ کابل
است - رمهٔ اسپانِ خود به چرا گزاشته بودند + چون
چلکه را بجهتِ شکارِ پادشاهی قرق ساخته به جمعے از
احدیان حواله نموده بودند - یکے از آنها مانع آمده کار
به درشتی گزرانید - و راجپوتان بے محابا آن بیچاره را
به تیغ پاره پاره کردند + چندے از خویشان و برادرانِ
او و احدیانِ دیگر به درگاه رفته استغاثه و داد خواهی

نمودند - حکم شد - که اگر او را شناخته اند - نام و نشانِ
او معروض دارند - تا به حضورِ اشرف طلبیده باز پرس
فرمائیم - و بعد از اثباتِ خون به سزا رسد * احدیان
را به این حکم تسلی نگشته بر گشتند * راجپوتان نیز
قریب به آنها فرود آمده بودند * روزِ دیگر احدیان مستعدِ
رزم و پیکار شده همه یک جهت و یک رو بر سرِ دائرۂ
راجپوتان آمدند و چون احدیان تیر انداز و توپچی
بودند - به اندک زد و خوردے راجپوتِ بسیار کشته
شدند و چندے را که مهابت خان از فرزندانِ حقیقی
گرامی ترے دید - علفِ تیغِ انتقام گردیدند - تخمیناً
هشت صد و نُه صد راجپوت به قتل رسیده بودند *
و احتشامِ کابل و هزار جات هر جا راجپوتے را در اطراف
و نواحی یافتند - از کوتلِ هندو کش گذرانیده فروختند *
و به این طریق قریب به پانصد راجپوت که بیشترے از
آنها سردارِ قوم بودند - و به شجاعت و مردانگی
اشتهار داشتند - به فروخت رفتند * و مهابت خان از
شنیدنِ این خبر سراسیمه و مضطرب سوار شده به کمک
نوکرانِ خود شتافت - و در اثنائے راه نقش را طورِ
دیگر دیده از بیم و هراس که مبادا درین آشوب کشته
شود - بر گشته خود را در پناهِ دولت خانه انداخت * و
به التماسِ او حبشیان و کوتوال خان و جمال خانِ خواص
را حکم شد - تا این فتنه را فرو نشانند * دیگر به عرض
رسید که باعثِ جنگ و مادۂ فساد بدیع الزمان خویش

خواجه ابو الحسن و خواجه قاسم برادر او داشت - هر دو را به
حضور طلبیده باز پرسش فرمودند - جوابی که مایهٔ تسلیهٔ خاطر
شود - نتوانستند داد + چون کسان بسیاری از تیر و
تفنگ به قتل رسیده بودند - ناگزیر مراعات خاطر او از
لوازم شمرده تمام برده ها را به وی حواله کردند - و او
در نهایت خواری و رسوائی آنها را سروپا برهنه به خانهٔ خود
برده مقید ساخت - و آنچه در بساط آنها بود - تمام را
متصرف شد + درین ولا به عرض رسید - که عنبر حبشی
در سن هشتاد سالگی به اجل طبعی در گذشت + عنبر
در فن سپاه گری و سرداری و ضوابط تدبیر عدیل
و نظیر نه داشت - آوباش آن ملک را چنانچه باید - ضبط
کرده بود - تا آخر عمر روزگاری را به عزت بسر برد -
و در هیچ تاریخی به نظر در نیامده - که غلام حبشی بمرتبهٔ
او رسیده باشد + و درین ایام سید بهوه حاکم دهلی بموجب
نوشتهٔ مهابت خان عبد الرحیم خان خانان را که متوجه
جاگیر خود بود - بر گردانیده به لاهور فرستاد + درین
ولا خبر رسید - که شهزادهای والا نژاد سلطان دارا شکوه
و سلطان اورنگ زیب پسران شاه جهان به حوالی
اکبر آباد رسیدند + خاطر قدسی مظاهر از مژدهٔ وصول
نبایر کامگار چون گل شگفت - لیکن مهابت خان
به مظفر خان حارس دار الخلافه نوشته - که آنها را نظر بند
دارد و به درگاه بیارد + چون توجه خاطر اشرف به شکار
بسیار بود - و شیفتگی آن حضرت درین شغل بحدی رسیده بود

که در حضر و سفر یک روزے بے شکار ممکن نیست - که
بسر آید - لاجرم دریں ولا الله وردی خانِ قراول بیگی
بجهتِ شکارِ قمرغه تورِ کلانے که اهلِ هند آں را نادر گویند -
از ریسماں تابیده ترتیب داده پیشکش نمود - مبلغ بیست
و پنج هزار روپیه بر آں صرف شده - بنا بر آں در موضع
ارغنده که از شکارگاههاے مقررِ ایں ملک است -
به متصدیانِ سرکاری حکم شد - که تورِ مذکور را به شکار
برده استاده نمودند - و شکارے را از هر جانب
به تور در آوردند - و حضرت با پرستارانِ حرم سراے
عزت بنشاطِ شکار توجه فرمودند * شاه اسمٰعیل هزاره
که هزارها جماعت او را به بزرگی و مرشدی قبول میداشتند -
با توابع و لواحقِ خویش در ظاهرِ دهِ میر مانوس فرود
آمده بود - حضرتِ شاهنشاهی با نور جهان بیگم و اهلِ
حرم به منزلِ شاه اسمٰعیل تشریف فرماشدند * و بیگم
به فرزندانِ شاه از اقسامِ جواهرِ دراری مرصع آلات
التفات فرمودند - و از آں جا بنشاطِ شکار پرداخته قریب
سی صد راس از رنگ و قوچِ کوهی و خرس و کفتار که
دریں تور در آمده بود - شکار شد - و یکے از همه کلاں تر
بود - وزن فرمودند - سه من و سه سیر به وزنِ جهانگیری
در آمد * و از سوانح آنکه چوں خبرِ گستاخیِ مهابت خاں
به سمعِ شاه جهاں رسید - مزاج به شورش گرائید - و
با وجودِ قلتِ جمعیت و عدمِ سامان داعیه مصمم شد - که
بخدمتِ پدرِ والا قدر شتافته سزاے کردارِ ناهنجار در

دامنِ روزگارِ او رہند - بہ ایں عزیمت شتافتند بہ تاریخ بیست و سوم رمضان سالِ ہزار و سی و پنج با ہزار سوار از مقامِ ناسک برنگ رایات بر افراشتند - بہ گمانِ آنکہ شاید دریں مسافت بقدرِ کفایت جمعیتے فراہم آید ۔ چوں اجمیر مخیم گشت - راجہ کشن سنگھ پسر راجہ بھیم کہ با پانصد سوار در موکب منصور بود - بہ اجلِ طبیعی در گذشت - و جمعیتِ او متفرق گشت - و ہمگی پانصد سوار در غایتِ پریشانی و تنگدستی ہمراہ ماندند - و ارادۂ سابق سامان پذیر نشد - ناگزیر رائے عقدہ کشائے چنیں تقاضا فرمود - کہ باید بولایتِ ٹھٹہ شتافتہ روزے چند در آں تنگنائے خمول گذرانید - بہ ایں داعیہ از اجمیر بہ ناگور و از ناگور بہ حدودِ جودھ پور و از آں راہ بجیسلمیر نہضت اتفاق افتاد ۔ و حضرتِ جنت آشیانی در ایام ہرج و مرج از ہمیں راہ بہ ولایتِ سند و ملکِ ٹھٹہ تشریف بردہ بودند - و ایں موافقت با جدِ بزرگوار از بدائع روزگار است ۔ چوں خاطرِ فیض مظاہر از سیر و شکارِ گلزار ہمیشہ بہارِ کابل را بیشتر اختیار مے بود - روزِ دو شنبہ غرۂ شہریور از کابل بصوب مستقر الخلافہ کوسِ مراجعت بلند آواز گشت ۔ دریں تاریخ خبر بیمارئے شاہزادۂ پرویز بہ عرض رسید - کہ دردِ قولنج قوی بہم رسیدہ ایشاں را زمانے ممتد بے شعور داشت - و بعد از تدبیرات قدرے خفت حاصل شد ۔ و متعاقبِ ایں حال عرضداشتِ خان جہاں رسید ۔ نوشتہ بود - کہ شاہزادہ باز از ہوش رفتہ - و دریں مرتبہ

پنج گهڑی که دو ساعت نجومی باشد۔ بے شعور بودند۔
ناگزیر اطبا به داغ قرار دادند۔ و پنج داغ در سر و
پیشانی و شقیقهٔ ایشان گذاردند۔ معهذا به هوش نیامدند۔
و بعد از ساعت دیگر افاقت بهم رسید۔ و سخن گفتند۔ و
باز از هوش رفتند۔ اطبا بیماریٔ ایشان را صرع تشخیص
نموده اند۔ و این ثمرهٔ افراط شراب است۔ چنانچه هر دو عم
ایشان شاهزادهٔ شاه مراد و شاهزادهٔ دانیال به همین بیماری
مبتلا گشته کاسهٔ سر را شهید لبِ جام شراب کردند۔ درین
ولا شاهزادگانِ والا گهر سلطان دارا شکوه و شاهزاده اورنگ زیب
از خدمت پدر به ملازمت جدّ بزرگوار آمده به آستانه بوسی فرق
نیاز را نورانی ساختند۔ و از فیلان و جواهرِ مرصّع آلات قریب
ده لک روپیه پیشکشِ ایشان بنظر در آمد۔ درین میانه
از نوشتهٔ فاضل خان بعرض رسید که باشتر پسرِ سلطان
دانیال مرحوم در امرکوٹ از شاهجهان جدائی گزیده بملک
راجه گج سنگه خود را رسانیده عنقریب به شاهزادهٔ پرویز
خواهد رسید۔ و از سوانح بهجت افزا که درین راه به ظهور
آمد۔ آوارگیٔ مهابت خان از درگاه است۔ تفصیل این
داستان به رسم اجمال آنکه از تاریخے که آن بد اندیش
مصدر چنین گستاخی گردیده۔ مزاجش به شورش گرائیده
و ظرف حوصله اش تنگی کرده۔ و به اعیانِ دولت سلوک
ناملایم پیش گرفته دلها را از خود آزرده و خاطرها را متفکر
گردانید۔ حضرت شاهنشاهی با وجودِ چنین گستاخی و
سوءِ ادب از کمالِ حوصله و وجودِ باری التفات و عنایت

ظاہر مے ساختند - و ہرچہ نور جہاں بیگم در خلوت
مے گفت - بے کم و کاست نزدِ او بیان مے فرمودند -
چنانچہ مکرر بر زبان آوردند - کہ بیگم قصدِ تو دارد -
خبردار باش! و صبیۂ شاہنواز خان نبیرۂ عبدالرحیم
خان خانان کہ در عقدِ ازدواجِ شایستہ خان پسر
آصف خان است - مے گوید - کہ ہرگاہ دست یابم -
مہابت خان را بہ بندوق خواہم زد - و بہ اظہارِ ایں
مقدمات خاطرِ او را مطمئن مے ساختند - تا آنکہ رفتہ رفتہ
توہمے کہ در ابتدا داشت - و از آں رہ گذر ہوشیار و
بیدار مے بود - و جماعتے کثیر از راجپوتان با خود
بدرنگاہ مے آورد - و بر گرد و پیشِ دولت خانہ بار
مے داشت - کم شد - و آں ضبط و انتظام بجا نماند -
و معہذا نوکرانِ خوب او در جنگِ احدیانِ کابل بہ قتل
رسیدند ✣ و نور جہاں بیگم بہ خلافِ او پیوستہ در انتہازِ
فرصت بود - و سپاہ نگاہ مے داشت - و مردمِ دلیرِ
جنگ آزما را دلاسا میکرد - و مستمال و امیدوار مے ساخت -
تا آنکہ ہوشیار خان خواجہ سرائے بیگم بہ موجبِ نوشتۂ
ایشان قریب بدو ہزار سوار از لاہور نوکر کردہ بہ خدمت
شتافت ✣ و در رکابِ سعادت ہم جمعیت نیک فراہم آمدہ
بود ✣ یک منزل پیش از رہتاس دیدنِ محلۂ سواران را
ترتیب ساختہ فرمودند - کہ تمام سپاہِ قدیم و جدید جیبہ
پوشیدہ در راہ بہ ایستند ✣ آنگاہ بلند خان خواص را حکم
شد - کہ از جانبِ حضرت نزدِ مہابت خان رفتہ پیغام

گزارد - کہ اِمروز مردم بیگم خود را بہ نظرِ اشرف مے گزرانند -
بہتر آن است - کہ مجرائے اوّل را موقوف دارید ـ مبادا
باہم گفتگو شدہ بہ جنگ و نزاع کشد - و در عقب
بلند خاں خواجہ انور را فرستادند - کہ این سخنِ پسندیدہ
را مفہوم او سازند + و او حسب الحکم عمل نمودہ درین
وقت بہ کورنش نیامد + روزِ دیگر ہوشیارے از بندگانِ
بادشاہی در درگاہ فراہم آمدند - و آنحضرت بہ مہابت خاں
حکم فرمودند - کہ یک منزل از اُردو پیش برود + اگرچہ
او از حقیقتِ کار آگاہ گشت - لیکن چوں چشمش از
جنگِ احدیاں ترسیدہ بود - کام و ناکام روانۂ پیش
شد - و آں حضرت بہ تعاقبِ او سوار شدہ گرما گرم
شتافتند + و مہابت خاں دیگر خود را جمع نتوانست
ساخت - و از منزلِ پیش نیز کوچ کردہ از دریاے
بہت گذشتہ فرود آمد + و حضرتِ شاہنشاہی درین طرف
مُعسکر آراستند - و افضل خاں را نزدِ آں آشفتہ دماغ
فرستادہ چہار حکم بہ تقریرِ او حوالہ فرمودند - نخست آنکہ
چوں شاہ جہاں بہ صوبِ ٹھٹھہ رفتہ - او نیز از پئے او رود
و آں مہم را بہ انجام رساند + دوم آصف خاں را
بہ ملازمتِ حضور فرستد + سوم طہمورث و ہوشنگ پسرانِ
شاہزادۂ دانیال را روانۂ حضور نماید + چہارم لشکری
کہ پسرِ مخلص خاں را ضامنِ اوست - و تا حال
بہ ملازمت نیامدہ - حاضر سازد - و اگر در فرستادنِ
آصف خاں کوتاہی کند - یقین شناسد - کہ فوج بر سرِ

او تعین خواہد شد ۰ افضل خاں پسرانِ شاہزادۂ دانیال را ہمراہ آوردہ معروض داشت - کہ در بابِ آصف خاں عرض مے کند - کہ چوں از جانبِ بیگم ایمن نیستم - بیم آں دارم - کہ اگر آصف خاں را از دست دہم - مبادا لشکر بر سرِ من تعین فرمایند - دریں صورت بندہ را بہ خدمتے کہ تعین فرمایند - بداں سرفراز شدہ چوں از لاہور بگذرم - منت بر چشم و دل گزاشتہ آصف خاں را روانۂ درگاہ خواہم ساخت ۰ چوں افضل خاں عذرِ فرستادنِ آصف خاں معروض داشت - بیگم از حرفہائے لغوِ او بہ شورش در آمد - و افضل خاں باز رفتہ آنچہ دیدہ و شنیدہ بود - پوشت کندہ ظاہر ساخت - و گفت - در فرستادنِ آصف خاں توقف مصلحت نیست - زینہار طورِ دیگر بہ خاطر نہ رساند - کہ ندامت خواہد کشید ۰ چوں مہابت خاں از حقیقتِ کار آگاہ گشت - علے الفور آصف خاں را خود آوردہ معذرت خواست - و بہ عہد و سوگند خاطرِ اورا پرداختہ دلا بمنتِ فراواں تلی ہر ساختہ روانۂ درگاہ نمود - لیکن ابو طالب پسرِ او را بہ جہتِ مصلحتے کہ رقم پذیر گردیدہ - روزے چند نگاہ داشت ۰ بہ ظاہر عزیمتِ ٹھٹھ وا نمودہ کوچ بہ کوچ روانہ شد ۰ و بیست و سوم ماہِ مذکور عبورِ موکبِ منصور از آب بہت واقع شد ۰ از غرائب آنکہ یورشِ مہابت خاں و ہرج و مرج او بر ساحلِ ہمیں آب اتفاق افتادہ بود - باز انحطاطِ اخترِ بخت و زمانِ ادبار او نیز بر کنارِ ہماں

دریا روے نمود + و پس از روزے چند ابو طالب پسر آصف خاں و بدیع الزماں دامادِ خواجہ ابو الحسن و خواجہ قاسم برادرِ او را نیز عذر خواستہ بہ درگاہ فرستادہ چوں در جہانگیر آباد نزولِ سعادت اتفاق افتاد۔ داور بخش پسر خسرو و خان خاناں و مقرب خاں و میر جملہ و اعیانِ شہرِ لاہور بہ آستانہ بوسی جبینِ اخلاص را نورانی ساختند + ہفتم ماہِ آباں بہ ساعتِ مسعود نزولِ موکبِ اقبال بہ دار السلطنتِ لاہور چہرہ افروزِ مراد گردید + درین روزِ مسعود آصف خاں بہ صاحب صوبگیِ پنجاب اختصاص یافت۔ و منصبِ وکالت ضمیمۂ مراحم گردید۔ و حکم شد۔ کہ سرِ دیوان نشستہ از روے استقلال بہ تمشیتِ مہماتِ مالی و ملکی پردازد + و خدمتِ دیوانی بہ خواجہ ابو الحسن ارزانی شد + و افضل خاں از تغیرِ میر جملہ بہ خدمتِ میر سامانی سرفرازی یافت + و میرِ مذکور بہ خدمتِ بخشی گری سر بلند گردید + و سید جلال ولدِ سید محمد نبیرۂ شاہ عالم بخاری را کہ در گجرات آسودہ اند۔ و احوالِ ایشاں بہ تقریبات درین اقبال نامہ ثبت افتادہ۔ رخصتِ وطن فرمودہ فیل بجہتِ سواریِ ایشاں لطف نمودند + و نیز درین احیان بہ عرض رسید۔ کہ مہابت خاں از سمتِ راہِ ٹھٹہ عناں تافتہ بہ جانبِ ہندوستاں روانہ شد + و نیز بہ مسامعِ جلال رسید۔ کہ بیست و دو لک روپیہ کہ ہمراہے او از بنگالہ فرستادہ اند۔ بہ حوالیِ دہلی رسیدہ۔ بنا براں صفدر خاں و سپہدار خاں

و علی قلیجِ دزمن و نورُ الدّین قلی و ازبیرا یے سنگدل با ہزار احدی تعیّن شُدند - کہ بر جناح استعجال شتافتہ زرہا بدست آرند + نفوسِ مذکورہ متوجّہ ایں خدمت شُدہ در حوالیِ شاہ آباد بادمہاے او کہ خزانہ مے آوردند - رسیدند - و آنہا با زرہا در سراۓ متحصّن شُدہ تا مُمکن و متصوّر بُود - بہ مُدافعہ و مُقابلہ پاے ضلالت افشردند + و بندگانِ دربار بعد از زد و خوردِ بسیار آنسرا را آتش زدہ بدرُون درآمدہ مبلغ ہا را مُتصرّف شُدند - و آدمہاے او قرار بر فرار دادہ راہِ ادبار سپردند + و فرمان شُد - کہ زرہا بدرگاہ فرستادہ خود بہ تعاقُبِ مہابت خاں شتابند + و مُقارنِ ایں حال خان خاناں را بہ منصبِ ہفت ہزاری ذات و سوار از ہزارِ دو اسپہ و سہ اسپہ سرفراز نمودہ خلعت و شمشیر و اسپِ قبچاق با زینِ مُرصّع و فیلِ خاصہ مرحمت نمودہ با جمعے از مُلازمانِ شاہی بہ استیصالِ مہابت خاں مامور فرمودند - و صُوبۂ اجمیر بہ تیولِ او مقرّر شُد + و چوں مُہمِ جگت سنگھ از صادق خاں سرانجام نشُدہ بُود - و او را از دوستانِ مہابت خاں مے دانستند - حُکم شُد - کہ از سعادتِ کورنش محرُوم باشد + و دریں ایّام رُوز مُخلِص خاں و جگت سنگھ از کوہستانِ کانگڑہ رسیدہ مُلازمت نمُودند + و دریں رُوزہا بہ مُکرّم خاں کہ تمامتے مُلکِ کوچ داشت - فرمان صادر شُد - کہ او را صاحبِ صُوبۂ بنگالہ ساختیم - بداں صُوبہ شتافتہ بہ ضبط و نسقِ آں ولایت پردازد - و خانہزاد خاں را روانۂ حضور نماید +

شاهزاده پرویز از فرطِ بادہ پیمائی بہ مرضِ صرع مبتلا شدہ رفتہ رفتہ از غذا نفرت بہم رسانید۔ و قوّے بہ تحلیل رفت۔ و ہر چند اطبّا بہ معالجات و تدبیرات پرداختند۔ چوں زمانِ ناگزیر در رسیدہ بود۔ اثرے برآں مترتّب نگشت۔ و شبِ چہار شنبہ بہ تاریخ ہفتم شہرِ صفر ۱۰۳۶ھ ہزار و سی و شش ہجری پیمانۂ حیاتش لبریز گردید۔ و کالبدِ آں مرحوم را نخست در آں شہر امانت فرمودند۔ و آخر بہ اکبر آباد نقل کردند۔ و در باغے کہ سبز کردۂ آں سروِ جوئبارِ سلطنت بود۔ مدفون کردند۔ و چوں ایں خبر بہ مسامعِ علیہ رسید۔ رضا بقضائے ایزدِ تعالےٰ دادہ زخمِ درونی را بہ مرہمِ صبر و شکیبائی چارہ فرمودند۔ در سنِ سی و ہشت سالگی وفات یافت۔ تاریخِ فوتِ او بعضے از فضلا چنیں یافتہ اند۔ وفات شاہزادہ پرویز۔ بعد از استماعِ ایں خبر بہ خانِ جہاں حکم شد۔ کہ فرزنداں و بازماندہاے ایشاں را روانۂ درگاہِ والا سازد۔ در خلالِ ایں احوال شاہ خواجہ ایلچۂ نذر محمد خاں رخصتِ معاودت یافت۔ و سواے آنچہ بہ دفعات بہ او عنایت شدہ بود۔ چہل ہزار روپیۂ دیگر مرحمت گردید۔ و انموذجے از نفائسِ ہندوستاں براے خاں فرستادند۔ و در ہمیں اوقات ابو طالب خلفِ اعتضاد الخلافت آصف خاں بہ خطابِ شائستہ خاں نامور شد۔ و دریں ایّام ہم موسوی خاں از دکن مراجعت نمودہ سعادتِ آستاں بوسی دریافت۔ و دریں بین میرزا

رُشتہِ صفوی بہ صوبہ دارئ بہار فرقِ عزّت بر افراخت۔
درہمیں ہنگام از عرایضِ متصدّیانِ صوبۂ دکن بہ عرض
رسید - کہ یاقوت خانِ حبشی کہ در آں مُلک بعد از عنبر
سرداری عمدہ تر ازو نبود - و در حیاتِ عنبر نیز
بہ سالاریئ لشکر و انتظام افواج بہ عہدۂ او مقرر بود -
اختیارِ بندگی و دولت خواہی را سرمایۂ سعادتِ خود دانستہ
با پانصد سوار بحوالیئ جالنا پور آمدہ - بسر بلند را ے
نوشتہ - کہ من با فتح خاں پسرِ ملک عنبر و دیگر سردارانِ
نظام الملک قرارِ دولت خواہی دادہ از پیش قدمانِ ایں
میدانِ سعادت شدہ ام - و آں اشخاص ہر یکے بر دیگر
سبقت بُردہ پے در پے خواہند آمد۔ چوں خانِ جہاں
از نوشتۂ سر بلند را ے بر حقیقتِ کار اطلاع یافت -
کتابتے مشتمل بر استمالت و دولت خواہیئ بسیار بہ
یاقوت خاں نوشتہ سرگرمِ عزیمت گردانید۔ و بسر بلند
را ے نیز گفتگوے قلمی نمود - کہ در لوازمِ ضیافت و مراسم
رہنما داری کوشیدہ بہ زودی روانۂ برہان پور سازد۔
در اوراقِ سابق مرقوم گردیدہ - کہ شاہجہاں با معدودے
از بندگانِ آشنا بہ جانبِ ٹھٹہ نہضت فرمود۔ چوں در
ایامِ شاہزادگی با پادشاہِ والا جاہ شاہ عباس طریقۂ دوستی
و مصادقت مسلوک و ابوابِ مراسلات مفتوح داشتند - و
دریں ہرج و مرج شاہ نیز متفحص احوالِ ایشاں بودند -
بہ خاطرِ صواب اندیش رسید - کہ بداں سمت شتافتہ بہ ایشاں
نزدیک باید شد - بہ تمنّی کہ بہ آبیاریئ مہربانی و اشفاقِ

ایشاں غبارِ شورش و فسادے کہ مرتفع شدہ - فرو نشینند ٭
بالجملہ چوں بہ حوالیِ خطّہ پیوستند - شریف الملک کہ
حارسِ آں ملک بود - نہ ہزار سوار و دوازدہ ہزار پیادہ
فراہم آوردہ حصارِ شہر را استحکام دادہ قدمِ جرأت پیش
گذاشت ٭ و باآنکہ فقط ہمگی سی صد چہار صد سوار از
بندہاے وفادار ہمراہِ شہزادہ شہریار بودند - ولے او تابِ مقابلۂ
ملازمانِ شاہ نیاورد و بہ حصارِ شہر درآمدہ متحصن گشت ٭
و چوں از بیشتر مرمّتِ قلعہ نمودہ توپ و تفنگِ بسیار در
برج و بارہ آمادہ ساختہ بود - دریں بین بدرونِ حصار
درآمدہ بعد از مدافعہ و مقابلہ آخر پاے ضلالت افشردند ٭
و شاہِ جہاں مردمِ خود را منع فرمود - کہ بر قلعہ نتازند -
و رعیّتِ خود را بہ توپ و تفنگ ضائع نسازند - باوجودِ ایں
معنی جمعے از جوانانِ کار طلب بر حصارِ بندِ شہر یورش نمودند -
و از استحکامِ برج و بارہ و کثرتِ توپ خانہ کارے نساختند -
و ناگزیر عطفِ عناں نمودہ دائرہ کردند ٭ و پس از چند روز
بہادرانِ شیر دلِ زنجیر گسل مانندِ برقِ لامع بہ قلعہ تاختند ٭
و چوں بر دورِ قلعہ ہمہ جا میدانِ مسطّح بود - و اصلاً پستی و
بلندی و دیوار و درخت نداشت - سپرہا بر رو کشیدہ دویدند -
قضا را درآں ضلع خندقِ عمیق و عریضی مملوّ از آب بود -
پیش رفتن محال و پس گشتن ازآں محالتر شد - درمیانِ
میداں نشستہ توکّل را حصارِ خود ساختند ٭ دریں وقت
شاہ جہاں تکسّرے بہم رسانید - و بنابر بعضے موانع کہ
رفتنِ آں طرفے دارد - سفرِ عراق در عہدۂ تعویق افتاد ٭

و نیز خبرِ بیماریٔ شاهزاده پرویز بنواترُ بِوَثُوق پیوست - و یقین شد - کہ ازیں مرض جاں بر نیست + و ہم دریں ضمن مکتوبِ نُور جہاں بیگم رسید۔ مرقوم بُود - کہ مہابت خاں از ہیبتِ نہضتِ موکبِ پادشاہی سراسیمہ گشتہ۔ مبادا از غایتِ شورشِ مزاج در راہ غُبارِ آسیبے بدامنِ پسرانِ شُما رساند۔ صلاحِ دَولت در آں است کہ باز بصوبِ دکن عطفِ عناں نمُودہ چند رُوز با رُوزگار بسازند - ع

تا خُود فلک از پردہ چہ آرد بیرُوں

بنابرآں با وُجُودِ ضُعفِ قُوئے و بیماریٔ صعب پالکی سوارہ از راہِ گجرات و مُلکِ ناٹر متوجّہِ دکن شُدند + دریں ضمن خبرِ فوتِ شاہزادہ پرویز رسید - و بر جناحِ استعجال نہضتِ موکبِ منصور اُفتاد + و ازیں راہے است کہ سُلطانِ محمُود ازہمیں راہ آمدہ فتحِ بُت خانۂ سومنات کردہ - چُنانچہ مشہور است + و شاہ جہاں بہ مُلکِ گجرات در آمدہ از بیست کروہیٔ احمد آباد بگُذر جان جانبِ دریائے نربدا را عُبُور فرمُودند - و از کرِیوۂ چھپرائی کہ بہ راجۂ بگلانہ تعلّق دارد - بر آمدہ بناسک بر تنگ از مُضافاتِ دکن کہ مردُم خُود را در آں جا گُذاشتہ بُودند۔ نزُول نمُودند + و چُوں دریں مُلک عمارتے نبُود - در ہماں نزدیکی بہ جُنیر شتافتہ در آں سر زمیں رحلِ اقامت انداختند + دریں وقت آ- ف- خاں کہ بہ منصبِ ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپہ و سہ اسپہ فرقِ عزّت بر افراخت + تا از قیدِ

مهابت خاں و آسیبِ جاں نجات یافتہ بود۔ منصب و جاگیر نداشت۔ احوالش نامنتظم بود + و ہم دریں اوقات از عرائضِ متصدّیانِ دکن بہ عرض رسید۔ کہ نظام الملک از کوتاہ اندیشی و فتنہ انگیزی فتح خاں پسرِ عنبر و دیگر تربیت یافتہاے نو دولت را بہ حدودِ ملکِ پادشاہی فرستادہ غبارِ شورش و فساد بر انگیختہ۔ لاجرم عمدۃ الملک خان جہاں بجہتِ محافظت و محارست لشکر خاں را کہ از بندہاے کہن سال اشت و کاردان۔ بہ حراستِ برہان پور مقرر داشتہ خود با عساکرِ ظفر لوا متوجہ بالا گھاٹ شد۔ و تا کھڑکی کہ محلِّ اقامتِ او بود۔ عنانِ منازعت باز نکشید۔ و نظام الملک از قلعۂ دولت آباد سر بیرون نیاورد۔ از سوانحِ ایں ایّام گشتہ شدنِ محمد مومن اشت۔ و او از ساداتِ سیفی بودہ با سلسلۂ نقیب خاں قرابتِ قریب داشت + چوں از عراق آمد۔ حضرتِ عرش آشیانی صبیّۂ سادات خاں نبیرۂ عمّ نقیب خاں را بوے منسوب فرمودند + در ہنگامے کہ عبورِ شاہ جہاں در ممالکِ شرقیّہ افتاد۔ مشارٌ الیہ در آں حدود جاگیر داشت۔ بہ خدمتِ ایشاں پیوست۔ و چندے دریں ہرج مرج ہمراہی گزید + سادات خاں کہ در خدمتِ شاہزادہ پرویز بود۔ نوشتہاے با مبالغہ و تاکید فرستادہ او را نزدِ خود طلب کرد + و آں خوں گرفتہ از خدمتِ شاہ جہاں جدا شدہ نزدِ سلطان پرویز آمد + چوں خبرِ آمدنِ او بہ حضرتِ شاہنشاہی رسید۔ او را احضار فرمودند + ہرچند شاہ پرویز

التماسِ عفوِ گناهِ او نمود۔ التماسے نہ فرمودند۔ و آں سید
زاده را در پاے فیلِ مست انداختہ بہ عقوبتِ تمام
سیاست فرمودند + دریں وقت نظام الملک در قلعۂ
دولت آباد حمید خاں نام غلام حبشی را پیشواے خود
ساختہ مدار و اعتبارِ ملک و مال بہ قبضۂ اقتدارِ او
سپرد + از بیرون او و از اندرون زنش نظام الملک را
مثلِ مرغے در قفس داشتند + و خبرِ آمدنِ خان جہاں بتقاضا
شد + حمید خاں بسہ لک ہون کہ دوازده لک روپیہ
باشد۔ نزدِ او رفتہ بہ افسوں و افسانہ او را از راه
برده قرار داد۔ کہ مبلغ مذکور را بگیرد۔ و تمام ملکِ
بالا گھاٹ را با قلعۂ احمد نگر بہ تصرفِ نظام الملک باز
گذارد + فغاں ازیں افغانِ ناحق شناس کہ حقوقِ
تربیت حضرت شاہنشاہی را فراموش کرده چناں ملکے
را بسہ لک ہون از دست داد۔ و بنامِ امراے
بادشاہی کہ در تھانہ جات بودند ہم نوشتہا فرستاد۔ کہ
آں محال را حوالۂ وکلاے نظام الملک نموده خود را
بحضور رسانند۔ و ہمچنیں نوشتۂ بنامِ سپہدار خاں
حاکمِ احمد نگر ارسال داشت + چوں مردمِ نظام الملک
جہت اخذ قلعہ شتافتند۔ حاکمِ مذکور گفت۔ کہ ملک
تعلق بہ شما دارد۔ متصرف باشید۔ اما قلعہ ممکن نیست۔
کہ من از دست بدہم۔ تا آنکہ فرمانِ شاہی بنمائید۔
آں وقت قلعہ را خواہم داد۔ مجملاً ہر چند وکلاے
نظام الملک دست و پا زدند۔ اثرے بر آں مترتب نگشت

و سپهدار خان آذوقه و ذخیرهٔ فراوان بدرون برده و به استحکام برج و باره پرداخت - و مردانه قدم بهمت محکم داشت ÷ و دیگر نامردان به نوشتهٔ خان جهان ملک بالا گهات را کل به وکلای نظام الملک سپردند - و به برهان پور آمدند ÷ احوال حقیقت اشتمال حمید خان حبشی و منکوحهٔ او بنابر غرابت مرقوم می گردد - که این غلام را زنی بود از غریب زادهای این ملک - و در ابتدائی که نظام الملک مفتون شراب شد - این زن بدرون حرم راه یافته - شراب مخفی که مردم بیرون را از آن آگاهی نبود - میرسانید - رفته رفته مدار و اختیار بیرون به قبضهٔ اختیار شوهرش قرار یافت و از درون مدار زندگانی نظام الملک بدست آن زن افتاد ÷ هرگاه آن زن سوار می شد - سران سپاه و عمدهای دولت پیاده در رکاب او می رفتند - و مطالب خود عرض می نمودند - تا آنکه عادل خان فوجی بر سر نظام الملک فرستاد - و ازین جانب نیز خواستند - که لشکری معین نمایند - این زن به طوع و رغبت خود و خواهش تمام استدعای سپاه از نظام الملک کرده و او را دل نشین ساخت - که اگر فتح عادل خان را شکست دادم - زنی مصدر چنین کاری شده باشد - و اگر نقش بر عکس نشست - شکست زنی چه اعتبار و افتخار خواهد افزود ÷ القصه این مادهٔ گرگ محتال مرتکب این امر خطیر گشته پیوسته در سیاق این یساق نقاب بر قامت افگنده بر اسپ سوار می شد -

و خنجر و شمشیرِ مُرصّع بر کمر مے بست و حلقہ ہاے طلا و مُرصّع کہ بہ اصطلاحِ ہندوستان کڑہ گویند۔ در دست مے انداخت۔ و دیگر اسبابِ سپاہیانہ و تحائفِ مردانہ با خود ہمراہ مے داشت۔ و داد و دہش و انعام و بخشش را سبب مے جُست و بہانہ مے خواست۔ ہیچ روزے نمے گزشت۔ کہ بہ سردارے رعایتے نمے کرد۔ و مبلغے مرسوم نمے داد۔ بعد از آنکہ ملاقاتِ صفین و محاذاتِ فئتین اتفاق افتاد۔ از علوِّ ہمّت بہ کمالِ جراءت دلیرانہ با لشکرِ عادل خاں بہ مصاف آمد۔ و سپاہ و سرداراں را بہ قتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریص نمودہ قدمِ مردانگی را دراں بحرِ زخّار و میدانِ کارزار چوں کوہ استوار بر قرار داشت۔ و آں ناظم دشمنِ عظیم را چناں شکستِ فاحشے داد کہ جمیع فیلاں و توپ خانہ را بدست آوردہ سالماً و غانماً رایتِ مراجعت بر افراخت۔ دریں احیان بعرض رسید کہ امام قلی خاں فرمانرواے توراں چند سال میر ببیہ بہ کہ ایلچیِ حضرتِ شاہنشاہی را در ماوراءُ النہر نگاہداشتہ آدمیانہ سلوک نمود۔ و چوں خبر بے عنایتی بہ شاہ جہاں و مخالفت نمودنِ ایشاں بہ والدِ والا قدر شائع شد۔ لاجرم تاروقِ ممالکِ اسلام عبدُ الرحیم خواجہ و ارکانِ خواجہ را با شرائفِ تحف و نفائسِ ہدایا ہمراہِ میرِ مذکور رخصت فرمود۔ و مثنوے نیز نوشتہ مصحوبِ خواجہ ارسال داشت۔ خواجہ از اعاظمِ سادات و از اجلّۂ مشائخِ ماوراءُ النہر است۔ نسبِ شریفش

بہ امام جعفرِ صادق علیہ السّلام منتہی مے شود - و پادشاہِ توران عبدُ اللہ خاں بخواجہ جوئبارہ جدّ بزرگوارِ آں جناب دستِ ارادت دادہ بود - و اخلاصِ صادقانہ داشت بہ حضرتِ شاہنشاہی آمدنِ خواجہ را گرامی داشتہ بہ تعظیم او افزودند - و امرا و اعیانِ دولت را بہ استقبال فرستادند - و چوں بہ کابل رسید - ظفر خاں استقبال نمودہ ایشاں را بشہر آورد - و مجلسِ عالی آراستہ لوازمِ مہمانداری باتمام رسانید - و حضرتِ شاہنشاہی در سہ منزلئے لاہور موسوی خاں را بہ خلعتِ خاصہ و خنجرِ مرصّع بہ پیشوا ز فرستادہ مسرّت بخشِ خاطرِ آں سیّدِ عزیز شدند - و ہم بہادر خانِ اوزبک کہ در زمانِ عبدُ المومن خاں حاکمِ مشہد بود - و دریں درگاہ منصبِ پنجہزاری داشت - بہ استقبال شتافت - و چوں خواجہ بحوالئے شہر پیوست - بحکمِ اشرف خواجہ ابوالحسن دیوان و ارادت خاں بخشی بہ استقبالِ او رفتہ ملاقات نمودند - و ہماں روز بشرفِ دست بوسی آں حضرت مشرّف گردید - و ایشاں را از کورنش و تعظیم معاف فرمودہ شرائطِ بزرگی بجا آوردند - و قریب بہ اورنگِ خلافت محکم بہ نشستن فرمودند - و پنجاہ ہزار روپیہ برسمِ انعام احساں فرمودند - و روزِ دیگر چہاردہ خاپ طعامِ آلوش خاصہ با ظروفِ طلا و نقرہ بجہتِ خواجہ فرستادند - و تمام ظروف را با لوازمِ آں با یشاں ارزانی داشتند - و در ہمیں ایام صوبہ داریئے بنگالہ از تغیّرِ خاں زاد خاں بنامِ مکرّم خاں ولد معظّم خاں مقرّر گشتند - چوں مکرّم خاں بحکومتِ آں ولایت کامیاب گردید - و بحسبِ اتّفاق فرمائے بنام

او عزِّ ورود یافت ۔ و او بر کشتی نشسته باستقبال فرمان
شتافت ۔ از قضا غیر ازیں دریاے مقرّرِ مشہور کہ در بنگاله
است ۔ نالۂ آبے بود ۔ کہ کشتی را از آں جوے بایست گذرانند
چوں کشتیِ مکرّم خان در انجا بآخر مے رسد ۔ بہ ملاحان اشارہ
مے کند ۔ کہ کشتی را زمانے در کنارِ آب نگاه دارند ۔ تا نمازِ
عصر گزارده متوجّہ مقصد گردد ۔ وقتیکہ ملاحان مے خواہند
کشتی را بہ کنارِ آب رسانند ۔ بادے شدید مے آید ۔ پس
کشتی را برگردانیدند ۔ و از شورشِ تلاطم و حرکتِ بے موقع
کشتی در آب رفتہ میرود ۔ مکرّم خان با چند کس کہ دراں
کشتی بودند ۔ غریقِ بحرِ فنا مے گردد ۔ و یک متنفّس هم
ازاں گردابِ بلا بر نمے آرد ۔ و در خلالِ ایں حال
خان خاناں ولدِ بیرم خاں در سنِّ ہفتاد و دو سالگی باجلِ
طبیعی در گذشت ۔ تفصیلِ ایں اجمال آنکہ چوں بہ دہلی
رسید ۔ ضعفے قوی بر مزاجش استیلا یافت ۔ ناگزیر دراں
مصرِ سعادت توقف نمود ۔ و در اواسطِ سالِ ہزار و سی
و ششِ ہجری حیاتِ عاریت را وداع گفت در مقبرۂ کہ
براے منکوحۂ خود ساختہ بود ۔ مدفون گردید ۔ از اعظمِ
امراے ایں دولت بود ۔ و در عہدِ سلطنتِ حضرتِ عرش آشیانی
مصدرِ خدماتِ شایستہ و فتوحاتِ عظیمہ گردید ۔ از آنجملہ
کارِ نمایانے کہ کرد نخست فتحِ گجرات و شکستِ مظفّر بود
کہ بہ ہماں فتحِ گجرات از دست رفتہ باز بہ تصرّفِ
اولیاے دولتِ قاہرہ در آمد ۔ دوم فتحِ جنگِ سہیل ۔ کہ
لشکرِ دکن را با فیلانِ مستِ جنگی و توپ خانۂ عظیمے کہ

همراه داشت - و مشهور است کہ هفتاد هزار سوار نیز فراهم آورده بود - و خان خانان به هشت هزار سوار به مقابل او شتافت - و در دو روز و یک شب جنگ عظیم کرده لوائے فتح و فیروزی بر افراشت - و در آں معرکۂ مرد آزما مثلِ راجی علی سردارے به قتل رسید ؛ سوم فتح ٹھٹھہ و ملک سند بود - کہ در زمانِ دولتِ حضرتِ جنت مکانی پسرِ کلانش شاہ نواز خاں به احمدک مابیرِ مردوم عنبر را شکست داد - چنانچہ در موقع خود ثبت گردید ؛ بے اغراق خانہ زادِ رشید بود - کہ اگر اجل اماں دادے - آثارِ نیک ازو بر صفحۂ روزگار یادگار ماندے ؛ خان خاناں در قابلیت و استعداد یکتائے روزگار بود - و نیز زبانِ عربی و ترکی و فارسی و ہندی مے دانست - و از اقسامِ دانشِ عقلی و نقلی حتّا علومِ ہندی بہرۂ وافی داشت - و در شجاعت و شہامت و سرداری رابیتے بل آیتے بود - و به زبانِ فارسی و ہندی شعرِ نیکو گفتے - و واقعاتِ بابری را بحکمِ حضرتِ عرش آشیانی به فارسی ترجمہ کرده و گاہے بیتے و احیاناً رباعیئے و غزلے مے گفت ؛ ایں چند بیت ازوست ؛

شمارِ شوق ندانستہ ام کہ تا چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است
بہ کیشِ صدق و صفا حرفِ عہد بیکار است
نگاہِ اہلِ محبت تمام سوگند است
نہ دام دانم و نے دانہ ایں قدر دانم
کہ پائے تا بسرم ہرچہ ہست در بند است

مرا فزونست محبت دلے نمی دانم
که مشتری چه کس است و بهائے من چند است
ادائے حقِ محبت عنایتے است ز دوست
وگرنه خاطرِ عاشق به هیچ خورسند است
از آں خوشم به سخنهائے دلکشِ تو رحیم
که اندکے به اداهائے عشق مانند است

رباعی

زنهار رحیم کز پئے دل نه روی
بیهوده به آرزوئے دل در گروی
گفتم سخنے و باز هم مے گویم
خواهش کاری همیشه کاهش دروی

چوں راجه امر سنگه زمیندارِ ملکِ باندهو بندگی و دولت خواهی را اختیار نموده عریضه کرد - که پدرانِ من به سعادتِ آستاں بوسی مستفید گشتند - من نیز امیدوارم که به این شرف فوقِ عزت افرازم - بنابر آں تهوّر خاں که از خدمتگارانِ زباں فهم بود - دستوری یافت - که راهنمونئ سعادت نموده او را به آستانِ قدسی بیارد - و به جهتِ سرافرازئ او فرمانِ استمالت با خلعت و اسب مرحمت شده - دیگر چوں به مسامع رسید که مهابت خاں به خدمتِ شاه جهاں رفت - علی رغمِ او خانِ جهاں را به خطابِ سپه سالاری امتیاز بخشیدند؛ اکنوں مجملے از ماجرائے احوالِ مهابت خاں نگاشتهٔ کلکِ وقائع سلک میگردد - که چوں او را از درگاه بر آوردند - او از راهِ کوته عقلی

رعناں نمود - لشکرِ پادشاہی در تعاقبِ او متعین شد - و اورا از ہیچ طرف راہِ خلاص و اُمیدِ مناص نماند - ناگزیر نجاتِ خود را منحصر در توسّلِ شاہ جہاں دانستہ عریضۂ مصحوبِ یکے از معتمدانِ خود بہ خدمتِ آں حضرت فرستاد - و مضمونِ آں آنکہ اگر رقمِ عفو بر جرائدِ جرائم ایں بندۂ گنہگار کشند - روے اُمید بہ آں آستاں آرد - شاہجہاں بمقتضاے وقت از تقصیراتِ او گزشتہ فرمانِ مرحمت عنواں با پنجۂ مبارک بجہتِ استمالت و تسلیۂ او فرستادند - و آں سرگشتۂ بادیۂ ناکامی با قریبِ دو ہزار سوار از راہِ راج پیپلہ و ملکِ بہرجی متوجّہ شدہ بہ خیبر پیوست - و ہزار اشرفی نذر و یک الماسِ کلاں کہ ہفت ہزار روپیہ قیمت داشت - با دیگر نفائس پیشکش گزرانید - و بہ انعامِ خنجر و شمشیرِ مرصّع و اسپِ خاصہ و فیلِ خاصہ سرافرازی یافت - درین ایّام ہم خان جہاں رقعہاے پے در پے فرستادہ عبدُ اللہ خاں را کہ در آں نواحی بود - بہ آمدنِ برہان پور ترغیب و تحریص نمود - و خان بہ عہد و پیماں بدانجا شتافتہ او را دید - چوں چند روزے در برہان پور بہ گزرانید - خان جہاں بہ اغواے اہلِ فساد از خانِ فیروز جنگ بدگماں شدہ روزے با یک خدمتگار بخانۂ او آمدہ اورا گرفتہ مقیّد ساخت و حقیقتِ حال را بدربار عرض نمود - فرمان صادر شد - کہ اورا بہ قلعہ اسیر بردہ نگاہدارند - و چوں عہد شکنی در جمیع ادیان ممنوع است - خان جہاں در اندک مدّتے نتیجۂ

آں یافت + و شرح ایں داستاں بر سبیلِ ایجاز آنکہ
چوں دماغِ او از عنایاتِ سرشارِ حضرتِ شاہنشاہ آشفتہ
بود۔ بعد از آنکہ اورنگِ خلافت بہ جلوسِ جہاں افروزِ
حضرتِ جہاں بانی ارتفاعِ آسمانی یافت۔ پیوستہ خود را
باندیشہاے ناصواب و بخیالاتِ فاسد آزردہ مے داشت۔
تا آنکہ واہمہ بر مزاجِ او استیلا یافتہ قرار را بر فرار
اختیار نمود و شبِ یک شنبہ بیست و ہفتم ماہِ صفر سنۂ
ہزار و سی و نہ با فرزنداں و جمعے از افغاناں از دار الخلافۂ
اکبر آباد بر آمدہ راہِ ادبار پیش گرفت۔ و آں حضرت در
ہماں شب خواجہ ابو الحسن و سیّد مظفر خاں و اللہ وردی خاں
و رضا بہادر و پرتھی راج راٹھور را با فوجے از ملازمانِ دربار
بہ تعاقبِ او معیّن فرمودند۔ و ملازمانِ مذکور در حوالیِ
دھول پور بہ او رسیدہ جنگِ سخت در پیوستند + و در
اثناے دار و گیر رضا بہادر شربتِ خوشگوارِ شہادت
چشید۔ و پرتھی راج زخمی شدہ در میدان افتاد +
خان جہاں دو پسرِ خود را بکشتن دادہ خود نیم جانے
از آں مہلکہ در بردہ بجانبِ دکن شتافت۔ و بہ نظام الملک
پیوستہ محرکِ سلسلۂ شورش و فساد شد۔ و متقارنِ ایں
حال نیز نہضتِ موکبِ جہاں کشا بجانبِ دکن اتفاق
افتاد۔ و در ساعتِ مسعود دولت خانۂ برہان پور بذاتِ
جہاں آرا رونق و بہا پذیرفت۔ و اعظم خاں کہ در دولتِ
جہانگیری خطابِ ارادت خاں داشت۔ با عساکرِ ظفر اثر
بہ جہتِ استیصالِ او بہ بالا گھاٹ معیّن شدہ۔ و افواجِ

قاہرۂ پادشاہی را مکرّر با خان جہاں اتّفاقِ مُحاربت اُفتاد۔ و ہر بار آثارِ تسلّط و غلبہ از افواجِ شاہی بظہور رسید۔ لیکن دفعِ آں مقہور مُیسّر نگشت۔ تا آنکہ عنانِ ادبار بہ جانبِ ممالکِ شرقی کہ مساکنِ افاغنہ است۔ معطوف ساخت ٭ خاقانِ گیتی ستاں عبد اللہ خاں بہادر فیروز جنگ را سردار کردہ و سیّد مظفّر و معتمد خانِ کوکہ و رشید خاں و چندے دیگر از اُمرا ہمراہ نمودہ بہ تعاقبِ آں مقہور فرستاد۔ و لشکرِ فیروزی اثر در حوالیِ پرگنۂ سِہندہ کہ بیست کروہیِ الہ آباد واقع است۔ بآں بے سعادت رسید ٭ و او از حیات و نجات نا اُمید گشتہ با جمعے از پسراں و خویشاں و نوکرانِ قدیم پاے جہالت افشردہ بہ جنگ پرداخت۔ و با دو پسر و بعضے از متوسّلاں بہ قتل رسید۔ و خان بہادر فیروز جنگ سرِ بے مغزِ او را بہ دربارِ گردوں مدار فرستاد ٭ و بہ تاریخِ بیست و یکم اسفندار در ساعتِ مسعود نہضتِ راياتِ اقبال بعزمِ سیر و شکارِ خطّۂ دلپذیرِ کشمیر اتّفاق اُفتاد ٭ و ایں سفر اضطراری بود نہ اختیاری۔ چوں ہواے گرم در مزاجِ اقدس در غایتِ ناسازگاری بود۔ لاجرم ہر سال در آغازِ موسمِ بہار صعوبتِ راہ بر خاطرِ اشرف و مزاجِ مقدّس آساں شمردہ خود را بہ گلزارِ ہمیشہ بہارِ کشمیر فردوس نظیر مے رسانیدند۔ و مزۂ خوبی ہاے کشمیر را دریافتہ و استیفاے لذّاتِ آں را رشکِ بہشت نمودہ باز عنانِ عزیمت بہ صوبِ ہندوستاں معطوف مے داشتند ٭

چند روز پیش ازیں به عبدالرحیم خواجه سی هزار روپیه انعام فرموده بودند - دریں وقت هم مادۂ فیل با حوضۂ نقره شفقت فرمودند +

جشنِ بیست و دومین نوروز از جلوسِ همایوں

روزِ یک شنبه سوم رجب سنۂ هزار و سی و ششِ هجری آفتابِ جهاں تاب به برجِ حمل شرفِ تحویل فرمود - و سالِ بیست و دوم از جلوسِ والا آغاز شد - و بر لبِ آبِ چناب جشنِ نوروزِ جهاں افروز آراستگی یافت - و یک روز به لوازمِ آں پرداخته کوچ فرمودند - و منزل بمنزل سیرِ گلستاں و شکار افگناں طے راه فرموده در ساعتِ فیض اشاعت به نزهت سرایے کشمیر نزولِ اقبال اتفاق افتاد + و چوں بعرض رسیده بود - که مکرم خاں حاکمِ بنگاله غریقِ بحرِ فنا گشته - چنانچه در اوراقِ سابق بداں اشاره رفت - دریں بین فدائی خاں را به حکومتِ صوبۂ بنگاله شرفِ امتیاز بخشیده - و منصبِ پنجهزاری و خلعتِ فاخره و اسپ عراقیِ ابلق فرستادۂ فرمانروایے ایراں عنایت فرموده بدانصوب رخصت نمودند - و مقرر گشت - که هر سال پنج لک روپیه برسمِ پیشکشِ شاهنشاهی و پنج لک روپیه بصیغۂ پیشکشِ بیگم که مجموع ده لک روپیه باشد - به خزانۂ عامره داخل سازد + دریں هنگام ابوسعید نبیرۂ اعتمادالدوله نیز به حکومتِ ٹهٹه منتخب شد + و بهادر خانِ اوزبک به حکومتِ اله آباد بسبب

تجویزِ جہانگیر قُلی خاں خِلعتِ خاص پوشیدہ بداں صوب شتافت ٭ و نیز سرکارِ کالپی بہ جاگیرِ محتشم خاں مقرر شد ٭ بعد ازیں حادثۂ رُوے داد کہ ذکرِ آں واقعۂ دِل دوز و شرح ایں حادثۂ جگر سوز را زبانِ سخن آفریں و گوشِ دانش گزیں توانائی نباشد۔ آں را کہ دیدۂ جہاں بیں بر حُسنِ صورت و قبولِ سیرتِ آں خاقانِ والا شوکت اُفتادہ۔ داند۔ کہ سپہرِ شعبدہ باز چہ باختہ؟ و روزگارِ جہاں گداز چہ پرداختہ؟

نشستے چو بر گاہ شاہنشہی
گرفتے جہاں فرّ ظِلّ اللّٰہی
فروزندۂ افسر و تخت بود
کریم و رحیم و جواں بخت بود

بالجملہ دریں مدّت کہ آں حضرت در کشمیر تشریف داشتند۔ مرض اِستِسقا پذیرُفت۔ و از غایتِ ضُعف و زبونی پیوستہ بر نالکی نشستہ بہ سیر و سواری خود را مشغول مید اشتند ٭ روزے درد و وجع شدّت کرد۔ و آثارِ یاس و اِرتحال بر وجناتِ احوال پرتو افگند۔ و حرفہاے کہ بوے نا اُمیدی ازاں مے آمد۔ بے اِختیار بر زبان جاری شد۔ شورشے عظیم در مردُم اُفتادہ۔ پرستارانِ بِساطِ قُرب را بغایت مُضطرب ساخت۔ لیکن چوں چند روزے از حیاتِ مستعار باقی بود۔ در آں مرتبہ بخیر گزشت ٭ و بعد از چند روز باز اِشتہا مفقود گشت۔ و طبیعت از افیُوں کہ مُصاحب چہل سالہ بود۔ نفرت

گزیده - بغیر از چند پیالهٔ شرابِ انگوری بچیزے دیگر هرگز
توجهٔ خاطر نمے شد + درین وقت شهریار را به اشتدادِ
مرضِ داءُ الثعلب آب رو رفت - و موے بروت و ابرو
و مژه تمام ریخت - هر چند اطبّا به مداوا و علاج
پرداختند - اثرے بر آن مترتب نگشت - تا آنکه از
شوریدگی التماس نمود - که پیشتر به لاهور رفته چند
روزے به معالجه و مداوا پردازد - و به حکمِ اشرف
روانهٔ لاهور شد + و داور بخش پسرِ خسرو که نظربند
بود - او را بر نور جهان بیگم بجهتِ نظامِ کارِ آن
برگشتهٔ روزگار و شرائطِ حزم و احتیاط حواله نموده بود
که متقید دارد - پس التماس نمود - که به دیگرے حواله
نشود - از او گرفته حوالهٔ ارادت خان نمودند + و مقارنِ
این حضرتِ شاهنشاهی به تماشاے جهنی بهون و اچول
و ویرناگ نهضت فرمودند + در اثناے سیر خانزاد خان
پسرِ مهابت خان از بنگاله آمده و بآستان بوسی سرافراز
آمد - و یک زنجیرِ فیل خوش نسب پیشکش کرد + و
سید جعفر که از خدمتِ شاه جهان تخلّف نموده بود -
به ملازمتِ اشرف پیوست + در خلالِ این احوال
راياتِ عزیمت به صوبِ دار السلطنتِ لاهور ارتفاع
یافت + و در مقام بیرم کله به نشاطِ شکار پرداختند +
کیفیتِ این شکار مکرر در اوراقِ گذشته نگاشتهٔ کلکِ
بدائع رقم گشته + کوهیست بغایت بلند - و در ته کوه
نشیمن گاه بجهتِ تیر اندازی ترتیب یافته - چون زمینداران

آهوان را رانده بر تیغهٔ کوه بر می آورند - و به نظرِ
اشرف در می آید - و تفنگ را سر راست ساخته می اندازند -
و همین که به آهو می رسد - از فرازِ کوه جدا شده
معلق زنان آمده بر روی زمین می افتد - و عجیب
نمودی می کند - زیرا که شکارگاهِ غریبی است + بالآخره
یکی از پیادهای آن مرز بوم آهو را رانده آورد - و آهو
بر پرچرِ سنگی جا گرفت - و چنانچه باید - خوب محسوس
نمی شد - پیاده خواست - که پیشتر آمده آهو را از آن
مکان براند - بمجردِ قدم پیش گذاشتن پای خود را
نتوانست مضبوط ساخت - در پیش بوتهٔ بود - دست بر آن
انداخت - که خود را تواند نگاهداشت - قضا را بوته کنده شد -
و از آن جا معلق زنان بحالِ تباه بر زمین افتاد - همان
افتادن بود و جان دادن + از مشاهدهٔ این حال مزاجِ
اشرف بشورش و آشوب گرائید - و خاطرِ قدسی مظاهر
بغایت مکدر گشت - و ترکِ شکار کرده به دولت خانه
تشریف آوردند + مادرِ آن پیاده آمده جزع و فزع بسیار
ظاهر ساخت - اگرچه او را به نقد تسلی فرمودند - لیکن
خاطرِ اشرف تسلی نمی یافت - گویا ملک الموت به این
صورت جلوه گر شده به نظرِ آن حضرت در آمده بود +
از آن ساعت آرام و قرار از دل برفت - و حال متغیر
گشت + و از هیرم نگر به تهته و از تهته به راجور تشریف
آوردند - و به دستورِ معهود یک دو ساعت از روز مانده
کوچ فرمودند - و در اثنای راه پیاله خواستند - و همین که

بر لب رسانید - گوارا نشد - و طبیعت برگشت - و تا رسیدن به دولت خانه حال برین منوال بود - آواخرِ شب - که در حقیقت آخرِ روزِ حیات بود - مقربانِ بساطِ قرب را روزِ امید سیاه شد - نفسے چند بہ سختی بر آمد - و هنگامِ چاشت روزِ یک شنبه بیست و هشتم شهرِ صفر سنهٔ هزار و سی و هفتِ هجری مطابقِ یازدهم آبان ماهِ الٰهی سال بیست و دوم از جلوسِ اشرف همایے روحِ آں حضرت از آشیانهٔ خاک پرواز نموده سایه بر فرقِ ساکنانِ خطّهٔ افلاک افگندند * در سنِّ شصت سالگی جان بجان آفرین سپردند * از سنوح این واقعهٔ دل خراش و وقوع این حادثهٔ جگر تراش جهان بشورش و آشوب گرائید - و جهانیاں سر رشتهٔ تدبیر از دست داده سراسیمه شدند *

منتخباتِ بوستاں

بابِ چہارم در تواضع

زِ خاک آفریدت خداوندِ پاک — پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک
حریص و جہانسوز و سرکش مباش — زِ خاک آفریدندت آتش مباش
چو گردن کشید آتشِ ہولناک — بہ بیچارگی تن بینداخت خاک
چو آں سرفرازی نمود ایں کمی — ازاں دیو کردند ازیں آدمی

حکایت در ہمیں معنیٰ

یکے قطرہ باراں زِ ابرے چکید — خجل شد چو پہنائے دریا بدید
کہ جائیکہ دریا ست من کیستم — گر او ہست حقا کہ من نیستم
چو خود را بچشمِ حقارت بدید — صدف در کنارش بجاں پروَرید
سپہرش بجائے رسانید کار — کہ شد نامور لؤلؤے شاہوار

بلندی ازاں یافت کو پست شد
درِ نیستی کوفت تا ہست شد

حکایت در معنی نظر کردن مردان حق در خویشتن به حقارت

جوانی خردمند پاکیزه بوم ‌ ‌ ‌ ز دریا برآمد بدربند روم
درو فضل دیدند و فقر و تمیز ‌ ‌ ‌ نهادند رختش بجای عزیز
سر صالحان گفت روزی بمرد ‌ ‌ ‌ که خاشاک مسجد بیفشان و گرد
همان کین سخن مرد رهرو شنید ‌ ‌ ‌ برون رفت و بازش نشان کس ندید
بر آن حمل کردند یاران و پیر ‌ ‌ ‌ که پروای خدمت ندارد فقیر
دگر روز خادم گرفتش براه ‌ ‌ ‌ که ناخوب کردی برای تباه
ندانستی ای کودک خودپسند ‌ ‌ ‌ که مردان ز خدمت بجائی رسند
گرستن گرفت از سر صدق و سوز ‌ ‌ ‌ که ای یار جان پرور دل فروز
نه گرد اندر آن بقعه دیدم نه خاک ‌ ‌ ‌ من آلوده بودم در آن جای پاک
گرفتم قدم لاجرم باز پس ‌ ‌ ‌ که پاکیزه به مسجد از خاک و خس
طریقت جز این نیست درویش را ‌ ‌ ‌ که افکنده دارد تن خویش را
بلندیت باید تواضع گزین ‌ ‌ ‌ که این بام را نیست سلم جز این

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس سره در تواضع

شنیدم که وقتی سحرگاه عید ‌ ‌ ‌ ز گرمابه آمد برون بایزید
یکی طشت خاکسترش بی خبر ‌ ‌ ‌ فرو ریختند از سرائی بسر
همی گفت ژولیده دستار و موی ‌ ‌ ‌ کف دست شکرانه مالان بروی

کہ اے نفسِ من در خورِ آتشم
بخاکسترے رُوے درہم کشم

بزرگاں نکردند در خود نگاہ
خدابینی از خویشتن بیں مخواہ

بزرگی بناموس و گفتار نیست
بلندی بدعوے و پندار نیست

تواضع سرِ رفعت افرازدت
تکبر بخاک اندر اندازدت

بگردن فتد سرکشِ تُند خوے
بلندیت باید بلندی مجوے

گفتار در عجب و عاقبت آں - و شکستگی و برکت آں

زِ مغرورِ دُنیا رہِ دیں مجوے
خدابینی از خویشتن بیں مجوے

گرت جاہ باید مکن چوں خساں
بچشمِ حقارت نگہ در کساں

گماں کے برد مردمِ ہوشمند
کہ در سرگرانیست قدرِ بلند

ازیں نامور تر محلّے مجوے
کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوے

نہ گر چوں توئے بر تو کبر آورد
بزرگش نہ بینی بچشمِ خرد

تو نیز ار تکبّر کنی ہمچناں
نمائی کہ پیشت تکبّر کناں

چو استادۂ بر مقامِ بلند
بر اُفتادہ گر ہوشمندی مخند

بسا ایستادہ در آمد زِ پاے
کہ اُفتادگانش گرفتند جاے

گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک
تعنّت مکن بر منِ عیب ناک

یکے حلقۂ کعبہ دارد بدست
یکے در خراباتے اُفتادہ مست

گر ایں را بخواند کہ نگذاردش
ور آں را براند کہ باز آردش

نہ مستظہر ست آں باعمالِ خویش
نہ ایں را درِ توبہ بست است پیش

حکایتِ درویشِ دانشمند و قاضیِ متکبّر

فقیہے کہن جامۂ تنگدست
در ایوانِ قاضی بصف بر نشست

نگہ کرد قاضی درو نیز تیز
معرّف گرفت آستینش کہ خیز

ندانی کہ برتر مقام تو نیست
فروتر نشیں یا برو یا بایست

بجائے بزرگاں دلیری مکن
چو سر پنجہ ات نیست شیری مکن

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر
کرامت بفضل است و رتبت بقدر

دگر رہ چہ حاجت کہ رانند کست
ہمیں شرمساری عقوبت بست

بعزّت ہر آنکو فروتر نشست
بخواری نیفتد ز بالا بہ پست

چو آتش بر آورد درویش دود
فروتر نشست از مقامے کہ بود

فقیہاں طریقِ جدل ساختند
لِم و لا نسلّم در انداختند

گشادند بر ہم درِ فتنہ باز
بلا و نعم کردہ گردن دراز

تو گفتی خروسانِ شاطر بجنگ
فتادند در ہم بمنقار و چنگ

یکے بیخود از خشمناکی چو مست
یکے بر زمیں میزدے ہر دو دست

فتادند در عقدۂ پیچ پیچ
کہ در حلّ آں رہ نبردند ہیچ

کہن جامہ اندر صفِ آخریں
بغرّش در آمد چو شیرِ عریں

کہ بُرہاں قوی باید و معنوی
نہ رگہاے گردن بحجّت قوی

مرا نیز چوگانِ حرف است و گوے
بگفتند - اگر نیک دانی بگوے

بہ کلکِ فصاحت بیانے کہ داشت
بدلہا چو نقشِ نگیں بر نگاشت

سر از کوے صورت بمعنی کشید
قلم بر سرِ حرفِ دعوے کشید

بگفتندش از ہر کنار آفریں
کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں

سمندِ سخن تا بجائے براند
کہ قاضی چو خر در خلابے بماند

برون آمد از طاق و دستارِ خویش
بہ اکرام و لطفش فرستاد پیش

که هیهات قدر تو نشناختم ٭ به شکر قدومت نپرداختم

دریغ آیدم با چنین مایهٔ ٭ که بینم ترا در چنین پایهٔ

معرف بدلداری آمد برش ٭ که دستار قاضی نهد بر سرش

بدست و زبان منع کردش که دور ٭ منه بر سرم پای بند غرور

که فردا شود بر کهن میزران ٭ بدستار پنجه گزم سر گران

چو مولام خوانند و صدر کبیر ٭ نمایند مردم بچشمم حقیر

تفاوت کند هرگز آب زلال ٭ گرش کوزه زرین بود یا سفال

خرد باید اندر سر مرد و مغز ٭ نباید مرا چون تو دستار نغز

کس از سر بزرگی نباشد بچیز ٭ کدو سر بزرگست و بے مغز نیز

میفراز گردن بدستار و ریش ٭ که دستار پنبه است و سبلت حشیش

بصورت کسانیکه مردم وش اند ٭ چو صورت همان به که دم درکشند

به قدر هنر جست باید محل ٭ بلندی و نحسی مکن چون زحل

نی بوریا را بلندی نکوست ٭ که خاصیت نیشکر خود در وست

بدین عقل و همت نخوانم کست ٭ وگر میرود صد غلام از پست

چه خوش گفت خرمهرهٔ در گلے ٭ چو برداشتش پر طمع جاهلے

مرا کس نخواهد خریدن بهیچ ٭ بدیوانگی در حریرم مپیچ

جعل را همان قدر باشد که هست ٭ وگر در میان شقائق نشست

نه منعم بمال از کسے بهتر است ٭ خر ار جل اطلس بپوشد خر است

بدین شیوه مرد سخنگوے چست ٭ بآب سخن کینه از دل بشست

دل آزرده را سخت باشد سخن ٭ چو خصمت بیفتاد سستی مکن

چو دستت رسد مغز دشمن برآر ٭ که فرصت فرو شوید از دل غبار

چنان ماند قاضی بجورش اسیر ٭ که گفت انّ هذا لیوم عسیر

بدندان گزید از تعجب یدین ٭ بماندش در و دیده چون فرقدین

وز آنجا جواں رُخ بہمّت بتافت
بروں رفت و بازش نشاں کس نیافت

غریو از بزرگانِ مجلس بخاست
کہ گوئی چنیں شوخ چشم از کجاست

نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید
کہ مردے بدیں وصف و صورت کہ دید

یکے گفت ازیں نوع شیریں نفس
دریں شہر سعدی شناسیم و بس

برآں صد ہزار آفریں کایں بگفت
حقِ تلخ بیں تا چہ شیریں بگفت

حکایتِ شہد فروش

شکر خندۂ انگبیں مے فروخت
کہ دلہا ز شیرینیش مے بسوخت

نباتے میاں بستہ چوں نیشکر
برو مشتری از مگس بیشتر

گر او زہر برداشتے فے المثل
بخوردندے از دستِ او چوں عسل

گرانے نظر کرد در کارِ او
حسد برد بر رونقِ بازارِ او

دگر روز شد گردِ گیتی دواں
عسل بر سر و سرکہ بر ابرواں

بسے گشت فریاد خواں پیش و پس
کہ ننشست بر انگبینش مگس

شبانگہ چو نقدش نیامد بدست
بدل تنگ روئے بکنجے نشست

چو عاصی ترش کردہ روئے از وعید
چو ابروے زندانیاں روزِ عید

زنش گفت بازی کناں شوے را
عسل تلخ باشد ترش روے را

حرامست بر نانِ آنکس چشید
کہ چوں سفرہ ابرو بہم درکشید

مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت
کہ بدخوے باشد نگونسار بخت

گرفتم کہ سیم و زرت چیز نیست
چو سعدی زبانِ خوشت نیز نیست

حکایت در معنیِ تواضعِ نیک مرداں

شنیدم کہ فرزانۂ حق پرست
گریباں گرفتش یکے رندِ مست

ازاں تیرہ دل مردِ صافی دروں
قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں

یکی گفتش آخر نه مردی تو نیز	تحمل دریغ است ازین بی‌تمیز
شنید این سخن مردِ پاکیزه خوی	بدو گفت ازین نوع با من مگوی
درد مستِ نادان گریبانِ مرد	که با شیرِ جنگی سگالد نبرد؟
ز هشیارِ عاقل نزیبد که دست	زند در گریبانِ نادانِ مست
هنرور چنین زندگانی کند	جفا بیند و مهربانی کند

حکایت در اعزازِ نفوسِ مردان

سگی پای صحرانشینی گزید	بخشمی که زهرش ز دندان چکید
شب از درد بیچاره خوابش نبرد	بخیل اندرش دختری بود خرد
پدر را جفا کرد و تندی نمود	که آخر ترا نیز دندان نبود
پس از گریه مردِ پراگنده روز	بخندید کای مامکِ دلفروز
مرا گرچه زو قوّتی بود بیش	دریغ آمدم کام و دندانِ خویش
محال است گر تیغ بر سر خورم	که دندان بپای سگ اندر برم
توان کرد با ناکسان بدرگی	ولیکن نیاید ز مردم سگی

حکایتِ معروفِ کرخی و مسافرِ رنجور

کسی راهِ معروفِ کرخی بجست	که بنهاد معروفی از سر نخست
شنیدم که مهمانش آمد یکی	ز بیماریش تا بمرگ اندکی
سرش موی و رویش صفا ریخته	بموییش جان در تن آویخته
شب آنجا بیفگند و بالش نهاد	روان دست در بانگ و نالش نهاد
نه خوابش گرفتی شبان یک نفس	نه از دستِ فریادِ او خواب کس
نهادی پریشان و طبعی درشت	نمی مرد و خلقی بجان بکشت
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز	گرفتند ازو خلق راهِ گریز

نمانده ز مردم در آن بقعه کس / همان ناتوان ماند و معروف و بس
شنیدم که شبها ز خدمت نخفت / چو مردان میان بست و کرد آنچه گفت
شبی بر سرش لشکر آورد خواب / که چند آورد مرد نا خفته تاب
به یک دم که چشمانش خفتن گرفت / مسافر پراکنده گفتن گرفت
که لعنت برین نسل ناپاک باد / که نام اند و ناموس و زرق اند و باد
پلید اعتقادان پاکیزه پوش / فریبندهٔ پارسائی فروش
چه داند لت انبانی از خواب مست / که بیچارهٔ دیده برهم نه بست
سخنهای منکر به معروف گفت / که یکدم چرا غافل از وی نخفت
فرو خورد شیخ این حدیث از کرم / شنیدند پوشیدگان حرم
یکی گفت معروف را در نهفت / شنیدی که درویش نالان چه گفت
برو زین سپس گو سر خویش گیر / ثقلت ببر جای دیگر بمیر
نکوئی و رحمت بجای خود است / ولی با بدان نیک مردی بد است
سر سفله را گرد بالش منه / سر مردم آزار بر سنگ به
مکن با بدان نیکی ای نیک بخت / که در شوره نادان نشاند درخت
نگویم مراعات مردم مکن / کرم پیش نامردمان گم مکن
باخلاق نرمی مکن با درشت / که سگ را نمالند چون گربه پشت
گر انصاف خواهی سگ حق شناس / بسیرت به از مردم نا سپاس
به برف آب رحمت مکن بر خسیس / چو کردی مکافات بر یخ نویس
ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس / مکن هیچ رحمت برین هیچ کس
بخندید و گفت ای دلارام جفت / پریشان مشو زین پریشان که گفت
گر از ناخوشی کرد بر من خروش / مرا ناخوش از وی خوش آمد بگوش
جفای چنین کس بباید شنود / که نتواند از بیقراری غنود
چو خود را قوی حال بینی و خوش / به شکرانه بار ضعیفان بکش

اگر خود همین صورتی چون طلسم
بمیری و اسمت نماند چو جسم

وگر پروراندی درخت کرم
بر نیکنامی خوری لاجرم

نه بینی که در کرخ تربت بسی است
بجز گور معروف معروف نیست

بدولت کسانی سر افراختند
که تاج تکبر بینداختند

تکبر کند مرد حشمت پرست
نداند که حشمت بحلم اندر است

حکایت در گستاخی درویشان و حلم پادشاهان

ملک صالح از پادشاهان شام
برون آمدی صبحدم با غلام

بگشتی در اطراف و بازار و کوی
برسم عرب نیمه بر بسته روی

که صاحب نظر بود و درویش دوست
هر آن کین دو دارد ملک صالح اوست

دو درویش در مسجدی خفته یافت
پریشان دل و خاطر آشفته یافت

شب سردشان دیده نابرده خواب
چو حربا تأمل کنان آفتاب

یکی زان دو میگفت با دیگری
که در روز محشر بود داوری

گر این پادشاهان گردن فراز
که در لهو و عیش اند و با کام و ناز

در آیند با عاجزان در بهشت
من از گور سر بر نگیرم ز خشت

بهشت برین ملک و ماوای ماست
که بند غم امروز بر پای ماست

همه عمر از اینان چه دیدی خوشی
که در آخرت نیز زحمت کشی

اگر صالح آنجا به دیوار باغ
در آید بکفشش بدرم دماغ

چو مرد این سخن گفت و صالح شنید
دگر بودن آنجا مصالح ندید

دمی رفت تا چشمه آفتاب
ز چشم خلایق فرو شست خواب

دوان هر دو کس را فرستاد و خواند
بهیبت نشست و بحرمت نشاند

برایشان ببارید باران جود　　فرو شستشان گرد ذل از وجود

پس از رنج سرما و باران و سیل　　نشستند با نامداران خیل

گدایان بی جامه شب کرده روز　　معطر کنان جامه بر عود سوز

یکی گفت از اینان ملک را نهان　　که ای حلقه در گوش حکمت جهان

پسندیدگان در بزرگی رسند　　ز ما بندگانت چه آمد پسند

شهنشه ز شادی چو گل بر شکفت　　بخندید در روی درویش و گفت

من آنکس نیم کز غرور و حشم　　ز بیچارگان روی درهم کشم

تو هم با من از سر بنه خوی زشت　　که ناسازگاری کنی در بهشت

من امروز کردم در صلح باز　　تو فردا مکن در برویم فراز

چنین راه اگر مقبلی پیش گیر　　شرف بایدت دست درویش گیر

بر از شاخ طوبی کسی بر نداشت　　که امروز تخم ارادت نکاشت

ارادت نداری سعادت مجوی　　بچوگان خدمت توان برد گوی

ترا کی بود چون چراغ التهاب　　که از خود پری همچو قندیل از آب

وجودی دهد روشنائی به جمع　　که سوزیش در سینه باشد چو شمع

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

یکی در نجوم اندکی دست داشت　　ولیک از تکبر سری مست داشت

بر کوشیار آمد از راه دور　　دلی پر ارادت سری پر غرور

خردمند از او دیده بر دوختی　　یکی حرف او را نیاموختی

چو بی بهره عزم سفر کرد باز　　بدو گفت دانای گردن فراز

تو خود را گمان برده پر خرد　　انائی که پر شد دگر چون برد

ز دعوی تهی آی تا پر شوی　　تو از خود پری زان تهی میروی

ز هستی در آفاق سعدی صفت　　تهی گرد و باز آی پر معرفت

حکایت درین که نار غضب را غیر از آب حلم و نرمی فرو نشاند

بخشم از ملک بندهٔ سر بتافت — بفرمود جستن کسش در نیافت
چو باز آمد از راه خشم و ستیز — بشمشیر زن گفت خونش بریز
بخون تشنه جلاد نامهربان — برون کرد دشنه چو تشنه زبان
شنیدم که گفت از دل تنگ ریش — خدایا بحل کردمش خون خویش
که پیوسته در نعمت و ناز و نام — در اقبال او بوده ام دوستکام
مبادا که فردا بخون منش — بگیرند و خرم شود دشمنش
ملک را چو گفت وے آمد بگوش — دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
بسے بر سرش داد و بر دیده بوس — خداوند رایت شد و طبل و کوس
برفق از چنان مهلکش جایگاه — رسانید دهرش بدان پایگاه
غرض زین حدیث آنکه گفتار نرم — چو آب است بر آتش مرد گرم
نه بینی که در معرض تیغ و تیر — بپوشند خفتان صد تو حریر
تواضع کن اے دوست با خصم تند — که نرمی کند تیغ برنده کند

حکایت در عجز و نیاز صلحا

ز ویرانهٔ عارف ژنده پوش — یکے را نباح سگ آمد بگوش
بدل گفت کوی سگ اینجا چراست — درآمد که درویش صالح کجاست
نشان سگ از پیش و از پس ندید — بجز عارف آنجا دگر کس ندید
خجل باز گردیدن آغاز کرد — که شرم آمدش بحث آن راز کرد
شنید از درون عارف آواز پاے — هلا گفت بر در چه پائی درآے

نه پنداری ای دیدهٔ روشنم / کز اندر سگ آواز کرد این منم
چو دیدم که بیچارگی می خرد / نهادم ز سر کبر و رای و خرد
چو سگ بر درش بانگ کردم بسی / که مسکین تر از سگ ندیدم کسی
چو خواهی که در قدر والا رسی / ز شیب تواضع بوالا رسی
درین حضرت آنان گرفتند صدر / که خود را فروتر نهادند قدر
چو سیل اندر آمد بهول و نهیب / فتاد از بلندی بسر در نشیب
چو شبنم بیفتاد مسکین و خُرد / نگر کافتابش به عیوق برد

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

گروهی بر آنند ز اهل سخن / که حاتم اصم بود باور مکن
بر آمد طنین مگس بامداد / که در چنبر عنکبوتی فتاد
همه ضعف و خاموشیش کید بود / مگس قند پنداشتش قید بود
نگه کرد شیخ از سر اعتبار / که ای پای بند طمع پای دار
نه هر جا شکر باشد و شهد و قند / که در گوشها دام بازاشت و بند
یکے گفت از آن حلقهٔ اهل رای / عجب دارم ای مرد راه خدای
مگس را تو چون فهم کردی خروش / که ما را بدشخواری آمد بگوش
تو آگاه گردی ببانگ مگس / نشاید اصم خواندنت زین سپس
تبسم کنان گفتش ای تیز هوش / اصم به که گفتار باطل نیوش
کسانیکه با من بخلوت در اند / مرا عیب پوش و هنر گستر اند
چو پوشیده دارندم اخلاق دون / کنند هستیم زیر و نخوت زبون
فرا می نمایم که می نشنوم / مگر کز تکلف مبرا شوم
چو کالیوه دانندم اهل نشست / بگویند نیک و بدم هر چه هست
اگر بد شنیدن نیاید خوشم / ز کردار بد دامن اندر کشم

بجنبل ستایش فرا چه مشو   چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
سعادت بجُستی و سلامت نیافت   که گردن ز گفتار سعدی بتافت
ازیں به نصیحت گرے بایدت   ندانم پس از وے چه پیش آیدت

حکایت زاهد تبریز و دزد

عزیزے در اقصاے تبریز بود   که همواره بیدار و شبخیز بود
شبے دید جائے که دزدے کمند   به پیچید و بر طرفِ بامے فگند
کساں را خبر کرد و آشوب خاست   ز هر جانبے مرد با چوب خاست
چو نامرد آوازِ مردم شنید   میانِ خطر جاے بودن ندید
نهیبے ازاں گیر و دار آمدش   گریزے بوقت اختیار آمدش
ز رحمت دلِ پارسا موم شد   که شب دزدِ بیچاره محروم شد
به تاریکی از پئے فراز آمدش   براهِ دگر پیشباز آمدش
که یارا مرو کآشناے تو ام   به مردانگی خاکِ پاے تو ام
ندیدم بسر پنجگی چوں تو کس   که جنگ آوری بر دو نوع است و بس
یکے پیشِ خصم آمدن مرد وار   دوم جاں بدر بردن از کارزار
بدیں هر دو خصلت غلام تو ام   چه نامی که مولاے نام تو ام
گرت راے باشد بتحکم کرم   بجائیکه میدانمت ره برم
سرائیست کوتاه و در بسته سخت   نه پندارم آنجا خداوند رخت
کلوخے دو بالاے هم بر نهیم   یکے پاے بر دوشِ دیگر نهیم
به چندانکه در دستت افتد بساز   ازاں به که گردی تهیدست باز
به دلداری و چاپلوسی و فن   کشیدش سوے خانهٔ خویشتن
جوانمردِ شب رو فرو داشت دوش   به کتفش بر آمد خداوند هوش
بغلطاق و دستار و رختے که داشت   ز بالا بدامانِ او در گذاشت

وز آنجا بر آورد غوغا کہ دزد
ثواب اے جوانان بیاری و مزد

بدر جستند ز آشوبِ دزدِ دغل
دوان جامۂ پارسا در بغل

دل آسودہ شد مردِ نیک اعتقاد
کہ سرگشتۂ را بر آمد مراد

خبیثے کہ بر کس ترحم نکرد
ببخشود بر وے دلِ نیک مرد

عجب نیست در سیرتِ بخردان
کہ نیکی کنند از کرم با بدان

در اقبالِ نیکان بدان میزیند
اگرچہ بدان اہلِ نیکی نیند

حکایتِ بہلولِ دانا

چہ خوش گفت بہلولِ فرخندہ خوے
چو بگذشت بر عارفِ جنگ جوے

گر این مدعی دوست بشناختے
بہ پیکارِ دشمن نپرداختے

گر از ہستئے حق خبر داشتے
ہمہ خلق را نیک پنداشتے

حکایتِ لقمانِ حکیم و مردِ بغدادی

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود
نہ تن پرور و نازک اندام بود

یکے بندۂ خویش پنداشتش
بہ بغداد در کارِ گل داشتش

بسالے سرائے بپرداختش
کس از بندۂ خواجہ نشناختش

چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز
ز لقمانش آمد نہیبے فراز

بپایش در افتاد و پوزش نمود
بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود

بسالے ز جورت جگر خون کنم
بیک ساعت از دل بدر چون کنم

ولے ہم ببخشایم اے نیک مرد
کہ سودِ تو مارا زیانے نکرد

تو آباد کردی شبستانِ خویش
مرا حکمت و معرفت گشت بیش

غلامے است در خیلم اے نیک بخت
کہ فرمایمش وقتہا کارِ سخت

دگر رہ نیازارمش سخت دل
چو یاد آیدم سختیِ کارِ گل

هر آنکس که جور بزرگان نبرد | نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
چنین گفت بهرام شه با وزیر | که دشخوار با زیردستان مگیر
گر از حاکمان سخت آید سخن | تو با زیردستان درشتی مکن

حکایت سید الطائفه حضرت جنید بغدادی قدس سره و سگ ضعیف

شنیدم که در دشت صنعا جنید | سگی دید برکنده دندان صید
ز نیروی سرپنجهٔ شیر گیر | فرو مانده عاجز چو روباه پیر
پس از عزم آهو گرفتن به پی | لگد خوردی از گوسفندان حی
چو مسکین و بی طاقتش دید و ریش | بدو داد یک نیمه از زاد خویش
شنیدم که میگفت و خوش میگریست | که داند که بهتر ز ما هر دو کیست
بظاهر من امروز ازین بهترم | دگر تا چه راند قضا بر سرم
گرم پای ایمان نلغزد ز جای | بسر بر نهم تاج عفو خدای
وگر کسوت معرفت در برم | نماند به بسیار ازین کمترم
که سگ با همه زشت نامی چو مرد | مر او را بدوزخ نخواهند برد
ره این است سعدی که مردان راه | بعزت نکردند در خود نگاه
ازین بر ملائک شرف داشتند | که خود را به از سگ نپنداشتند

حکایت مطرب مست و پارسای نیک بخت

یکی بربطی در بغل داشت مست | بشب در سر پارسائی شکست

چو روز آمد آں نیک مردِ حلیم
بر سنگدل برد یک مشتِ سیم

کہ دوشینہ مغرور بودی و مست
ترا و مرا بربط و سر شکست

مرا بہ شد آں زخم و برخاست بیم
ترا بہ نخواہد شد الّا بہ سیم

ازیں دوستانِ خدا بر سر اند
کہ از خلق بسیار بر سر خورند

حکایت در معنیٔ وفاے مرداں بر جفاے نا اہلاں

شنیدم کہ در خاکِ وخش از مہاں
یکے بود در کنجِ خلوت نہاں

مجرد بہ معنی نہ عارف بہ دلق
کہ بیروں کند دستِ حاجت بخلق

سعادت گشادہ درے سوے او
در از دیگراں بستہ بر روے او

زباں آورے بے خرد سعی کرد
ز شوخی بہ بد گفتنِ نیک مرد

کہ زنہار ازیں مکر و دستان و ریو
بجاے سلیماں نشستن چو دیو

دمادم بشویند چوں گربہ روے
طمع کردہ در صیدِ موشانِ کوے

ریاضت کش از بہرِ نام و غرور
کہ طبلِ تہی را رود بانگ دور

ہمے گفت و خلقے برو انجمن
بر ایشاں تفرّج کناں مرد و زن

شنیدم کہ بگریست داناے وخش
کہ یارب مر ایں شخص را توبہ بخش

وگر راست گفت اے خداوند پاک
مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک

پسند آمد از عیب جوے خودم
کہ معلومِ من کرد خوے بدم

گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج
وگر نیستی گو برو باد سنج

وگر ابلہے مشک را گندہ گفت
تو مجموع شو کو پراگندہ گفت

وگر میرود در پیاز ایں سخن
چنین است گو گندہ مغزی مکن

نہ آیینِ عقل است و راے و خرد
کہ دانا فریبِ مشعبد خورد

پس کارِ خویش آنکه عاقل نشست　　زبانِ بد اندیش بر خود ببست
تو نیکو روش باش تا بدسگال　　نیابد به نقصِ تو گفتن مجال
چو دشخوارت آید زِ دشمن سخن　　تو بر زیر دستاں درشتی مکن
جز آنکس ندانم نکوگوے من　　که روشن کند بر من آہوے من

حکایت

کسے مشکلے بُرد پیشِ علی　　که تا مشکلش را کند منجلی
امیرِ عدو بندِ مشکل گشاے　　جوابش بگفت از سرِ علم و راے
شنیدم که شخصے در آں انجمن　　بگفتا چنیں نیست یا بوالحسن
نه رنجید ازو حیدرِ نامجوے　　بگفت ار توانی ازیں به بگوے
بگفت آنچه دانست و پاکیزه گفت　　بگِل چشمهٔ خور نشاید نهفت
پسندید ازو شاهِ مرداں جواب　　که من بر خطا بودم او بر صواب
به از من سخن گفت و دانا یکیست　　که بالاتر از علمِ او علم نیست
گر امروز بودے خداوندِ جاه　　نکردے خود از کبر در وے نگاه
بدر کردے از بارگه حاجبش　　فرو کوفتندے به ناواجبش
که من بعد بے آبروئی مکن　　ادب نیست پیشِ بزرگاں سخن
یکے را که پندار در سر بود　　مپندار هرگز که حق بشنود
ز علمش ملال آید از وعظ ننگ　　شقایق به باراں نروید ز سنگ
نه بینی که از خاکِ افتاده خوار　　بروید گل و بشکفد نوبهار
مریز اے حکیم آستینهاے دُر　　کجا بینی از خویشتن خواجه پُر
بچشمِ کساں در نیاید کسے　　که از خود بزرگی نماید بسے

مگو تا بگویند شکرت هزار
چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت تواضع خلیفۂ ثانی

گدائے شنیدم که در تنگ جائے | نهادش عمر پائے بر پشت پائے
ندانست درویش بیچاره کوشت | که رنجیده دشمن نداند ز دوست
بر آشفت بر وے که کوری مگر | بدو گفت سالار عادل عمر
نه کورم و لیکن خطا رفت کار | ندانستم از من گنه در گذار
چه منصف بزرگان دیں بوده اند | که با زیر دستاں چنیں بوده اند
فروتن بود هوشمند گزیں | نهد شاخ پر میوه سر بر زمیں
بنازند فردا تواضع کناں | نگوں از خجالت سر گردناں
اگر مے بترسی ز روز شمار | ازاں کز تو ترسد خطا در گذار
مکن چیره بر زیر دستاں ستم | که دستیست بالائے دست تو هم

حکایت

یکے خوب کردار خوش خوے بود | که بد سیرتاں را نکو گوے بود
بخوابش کسے دید چوں در گذشت | بگفتا حکایت کن از سر گذشت
دهانے بخنده چو گل باز کرد | چو بلبل بصوت خوش آغاز کرد
نگفتند با من به سختی بسے | که من سخت نگرفتمے بر کسے

حکایت ذو النون مصری علیه الرحمة و خاکسارئے او

چناں یاد دارم که سقائے نیل | نکرد آب بر مصر سالے سبیل
گروهے سوئے کوهساراں شدند | بزاری طلبگار باراں شدند

بگریستند و از گریہ جوئے روان — نیامد مگر گریۂ آسمان
بہ ذوالنون خبر برد از ایشان کسے — کہ بر خلق رنج است و سختی بسے
فرو ماندگان را دعاے بکن — کہ مقبول را رد نباشد سخن
شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت — بسے بر نیامد کہ باران بریخت
خبر شد بمدین پس از روز بیست — کہ ابر سیہ دل بر ایشان گریست
سبک عزم باز آمدن کرد پیر — کہ پر شد بسیلاب باران غدیر
بپرسید ازو عارفے در نهفت — چہ حکمت درین رفتنت بود گفت
شنیدم کہ بر مرغ و مور و ددان — شود تنگ روزی ز فعل بدان
درین کشور اندیشہ کردم بسے — پریشان تر از خود ندیدم کسے
برفتم مبادا کہ از شر من — ببندد در خیر بر انجمن
تو آنگہ شوی پیش مردم عزیز — کہ مر خویشتن را نگیری بچیز
بزرگے کہ خود را بخردی شمرد — بدنیا و عقبےٰ بزرگی ببرد
ازین خاکدان بندۂ پاک شد — کہ در پاے کمتر کسے خاک شد
الا اے کہ بر خاک ما بگذری — بخاک عزیزان کہ یاد آوری
کہ گر خاک شد سعدی او را چہ غم — کہ در زندگی خاک بود است ہم
بہ بیچارگی تن فرا خاک داد — وگر گرد عالم برآمد چو باد
بسے بر نیاید کہ خاکش خورد — دگر بارہ بادش بہ عالم برد
مگر تا گلستان معنی شگفت — برو ہیچ بلبل چنین خوش نگفت

عجب گر بمیرد چنین بلبلے
کہ بر استخوانش نروید گلے

باب پنجم در رضا

شبے زیتِ فکرت ہمے سوختم ... چراغِ بلاغت بر افروختم

پراگندہ گوئے حدیثم شنید ... جز احسنت گفتن طریقے ندید

ہم از خبث نوعے درآں درج کرد ... کہ ناچار فریاد خیزد ز درد

کہ فکرش بلیغ است و رایش بلند ... درین شیوۂ زہد و طامات و پند

نہ در خشت و کوپال و گرزِ گراں ... کہ ایں شیوہ ختم است بر دیگراں

نداند کہ مارا سرِ جنگ نیست ... وگرنہ مجالِ سخن تنگ نیست

توانم کہ تیغِ زباں بر کشم ... جہانِ سخن را قلم در کشم

بیا تا درین شیوہ چالش کنیم ... سرِ خصم را سنگ بالش کنیم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بہ حکمِ قضا

سعادت بہ بخشایشِ داور است ... نہ در چنگ و بازوے زورآور است

چو دولت نہ بخشد سپہرِ بلند ... نیاید بہ مردانگی در کمند

نہ سختی رسید از ضعیفی بمور ... نہ شیراں بسرپنجہ خوردند و زور

چو نتواں بر افلاک دست آختن ... ضروریست با گردشش ساختن

گرت زندگانی نبشتست دیر ... نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر

وگر در حیاتت نماند است بہر ... چنانت کشد نوشدارو کہ زہر

نہ رستم چو پایانِ روزی بخورد ... شغاد از نہادش بر آورد گرد

حکایت

یکے آهنین پنجه در اردبیل	همے بگذرانید بیلک ز بیل
نمد پوشے آمد بجنگش فراز	جوانے جهانسوز پیکار ساز
به پرخاش جستن چو بهرام گور	کمندے بکتفش بر از خام گور
به پنجاه تیرِ خدنگش بزد	که یک چوبه بیروں نرفت از نمد
دلاور در آمد چو دستانِ گرد	بخمّ کمندش در آورد و برد
به لشکرگهش برد و در خیمه بست	چو دزدانِ خونی بگردن ببست
شب از غیرت و شرمساری نخفت	سحرگه پرستارے از خیمه گفت
تو کآهن به ناوک بدوزی و تیر	نمد پوش را چوں فتادی اسیر
شنیدم که میگفت و خوں میگریست	ندانی که روزِ اجل کس نه زیست
من آنم که در شیوهٔ طعن و ضرب	به رستم در آموزم آدابِ حرب
چو بازوے بختم قوی حال بود	ستبری پیلم نمد مے نمود
کنونم که در پنجه اقبال نیست	نمد پیشِ تیرم کم از بیل نیست
بروزِ اجل نیزه جوشن درد	ز پیراهنِ بے اجل نگذرد
کرا تیغ قهرِ اجل در قفاست	برهنه است گر جوشنش چند لاست
ورش بخت یاور بود دهر پشت	برهنه نشاید به ساطور کشت
نه دانا بسعے از اجل جاں ببرد	نه ناداں بناساز خوردن بمرد

حکایت

بزد کوفت پیرے پسر را بچوب	بگفت اے پدر بیگناهم مکوب
تواں پیشت از جورِ مردم گریست	ولے چوں تو جورم کنی چاره چیست
بداور خروشند خداوندِ هوش	نه از دستِ داور بر آرد خروش

حکایت

یکی مرد درویش در خاک کیش
نکو گفت با همسر زشت خویش

چو دستِ قضا زشت رویت نوشت
میندای گلگونه بر روی زشت

که حاصل کند نیکبختی بزور؟
به سرمه که بینا کند چشم کور؟

نیاید نکوکاری از بدرگان
محالست دوزندگی از سگان

همه فیلسوفانِ یونان و روم
ندانند کرد انگبین از زقوم

ز وحشی نیاید که مردم شود
بسعی اندر و تربیت گم شود

توان پاک کردن ز زنگ آینه
ولیکن نیاید ز سنگ آینه

بکوشش نروید گل از شاخ بید
نه زنگی بگرمابه گردد سفید

چو رد می نگردد خدنگ قضا
سپر نیست مر بنده را جز رضا

حکایت کرکس و زغن

چنین گفت پیش زغن کرکسی
ز من دوربین تر نباشد کسی

زغن گفت ازین در نشاید گذشت
بیا تا چه بینی بر اطراف دشت

شنیدم که مقدار یک روزه راه
بکرد از بلندی به پستی نگاه

چنین گفت دیدم گرت باور است
که یکدانه گندم به هامون در است

زغن را نماند از تعجب شکیب
ز بالا نهادند سر در نشیب

چو کرکس بر دانه آمد فراز
برو بر بپیچید قیدِ دراز

ندانست ازآن دانهٔ خوردنش
که دهر افکند دام در گردنش

نه آبستن دُر بود هر صدف
نه هر بار شاطر زند بر هدف

زغن گفت ازین دانه دیدن چه سود
چو بینائی دام خصمت نبود

شنیدم که میگفت و گردن به بند
نباشد حذر با قدر سودمند

اجل چون بخونش برآورد دست
قضا چشم باریک بینش ببست

در آبی که پیدا ندارد کنار
غرور شناور نیاید بکار

حکایت

شتر کرده با مادر خویش گفت
پس از رفتن آخر زمانی بخفت

بگفت ار بدستِ منستی مهار
ندیدی کسم بارکش در قطار

قضا کشتی آنجا که خواهد برد
وگر ناخدا جامه بر تن درد

مکن سعدیا دیده بر دستِ کس
که بخشنده پروردگار است و بس

اگر حق پرستی ز درها بسست
که گر وی براند نخواند کست

گر او نیکبختت کند سربرآر
وگرنه سرِ ناامیدی بخار

حکایت

ریاکاری از نردبانی فتاد
شنیدم که هم در نفس جان بداد

پسر چند روزی گرستن گرفت
دگر با حریفان نشستن گرفت

بخواب اندرش دید و پرسید حال
که چون رستی از حشر و نشر و سوال

بگفت ای پسر قصه بر من مخوان
بدوزخ در افتادم از نردبان

نکو سیرتِ بی تکلف برون
به از پارسای خراب اندرون

بنزدیکِ من شب روِ راهزن
به از فاسقِ پارسا پیرهن

یکی بر درِ خلق رنج آزمای
چه مزدش دهد در قیامت خدای

ز عمرو ای پسر چشم اجرت مدار
چو در خانهٔ زید باشی بکار

نگویم تواند رسیدن بدوست
درین ره جز آنکس که رویش بدوست

ره راست رو تا بمنزل رسی
تو بر ره نۂ زین قبل واپسی

چو گاوی که عصار چشمش ببست
دوان تا بشب شب همانجا که هست

کسی گر بتابد ز محراب روی — بکفرش گواهی دهند اهل کوی

تو هم پشت بر قبله‌ای در نماز — گرت در خدا نیست روی نیاز

درختی که بیخش بود بر قرار — بپرور که روزی دهد میوه بار

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست — ازین بر کسی چون تو محروم نیست

هر آنکه افکند تخم بر روی سنگ — جوی وقت دخلش نیاید بچنگ

منه آبروی ریا را محل — که این آب در زیر دارد وحل

چو در خفیه بد باشم و خاکسار — چه سود آب ناموس بر روی کار

بروی و ریا خرقه سهل است دوخت — گرش با خدا در توانی فروخت

چه دانند مردم که در جامه کیست — نویسنده داند که در نامه چیست

چه وزن آورد جای انبان باد — که میزان عدل است و دیوان داد

مرائی که چندین ورع می‌نمود — چو دیدند هیچش در انبان نبود

کنند ابره پاکیزه‌تر ز آستر — که این در حجابست و آن در نظر

بزرگان فراغ از نظر داشتند — از آن پرنیان آستر داشتند

در آوازه خواهی در اقلیم فاش — برون حله کن گو درون حشو باش

ببازی نگفت این سخن بایزید — که از منکر ایمن‌ترم کز مرید

کسانیکه سلطان و شاهنشه اند — سراسر گدایان این درگه اند

طمع در گدا مرد معنی نبست — نشاید گرفتن در افتاده دست

همان به گر آبستن گوهری — که همچون صدف سر بخود در بری

چو روی پرستیدنت در خداست — اگر جبرئیلت نبیند رواست

ترا پند سعدی بس است ای پسر — اگر گوش گیری چو پند پدر

گر امروز گفتار ما نشنوی
مبادا که فردا پشیمان شوی

باب ششم در فضیلتِ قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد — که بر بخت و روزی قناعت نکرد

قناعت توانگر کند مرد را — خبر کن حریصِ جهاں گرد را

سکونے بدست آر اے بے ثبات — که بر سنگِ گرداں نروید نبات

مپرور تن ار مردِ رائے و ہشی — که او را چو مے پروری مے کشی

خردمند مردم ہنر پرورند — که تن پروراں از ہنر لاغرند

کسے سیرتِ آدمی گوش کرد — که اوّل سگِ نفس خاموش کرد

خور و خواب تنہا طریقِ دد است — بریں بودن آئینِ نابخرد است

خنک نیک بختے که در گوشۂ — بدست آرد از معرفت توشۂ

برآناں که شد سرِّ حق آشکار — نکردند باطل برو اختیار

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور — چہ دیدارِ دیوش چہ رخسارِ حور

تو خود را ازاں در چہ انداختی — که چہ را ز رہ باز نشناختی

بر اوجِ فلک چوں پرد جرّہ باز — که در شہپرش بستۂ سنگِ آز

گرش دامن از چنگِ شہوت رہا — کنی رفت تا سدرۃُ المنتہا

بکم کردن از عادتِ خویش خورد — تواں خویشتن را ملک خوے کرد

کجا سیرِ وحشی رسد در ملک — نشاید پرید از ثریٰ تا فلک

نخست آدمی سیرتی پیشہ کن — پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن

تو بر کرّۂ توسنی بر کمر — نگر تا نپیچد ز حکمِ تو سر

که گر پالہنگ از کفت درگسیخت — تنِ خویشتن کشت و خونِ تو ریخت

باندازہ خور زاد گر مردمی — چنیں پر شکم آدمی یا خمی

درون جای قوتست و ذکر و نفس　　تو پنداری از بهر نانست و بس
کجا ذکر گنجد در انبان آز　　به سختی نفس میکند پا دراز
ندارند تن پروران آگهی　　که پر معده باشد ز حکمت تهی
دو چشم و شکم پر نگردد به هیچ　　تهی بهتر این روده پیچ پیچ
چو دوزخ که سیرش کنند از وقید　　دگر بانگ دارد که هل من مزید
همی میردت عیسی از لاغری　　تو در بند آنی که خر پروری
بدین ای فرومایه دنیا مخر　　چو خر با انجیل عیسی مخر
مگر می ندانی که دد را و دام　　نینداخت جز حرص خوردن بدام
پلنگی که گردن کشد بر وحوش　　بدام افتاد از بهر خوردن چو موش
چو موش آنکه نان و پنیرش خوری　　بدامش در افتی و تیرش خوری

حکایت

مرا حاجیی شانه عاج داد　　که رحمت بر اخلاق حجاج باد
شنیدم که باری سگم خوانده بود　　که از من بنوعی دلش مانده بود
بینداختم شانه کین استخوان　　نمی بایدم دیگرم سگ مخوان
مپندار چون سرکه خود خورم　　که جور خداوند حلوا برم
قناعت کن ای نفس بر اندکی　　که سلطان و درویش بینی یکی
چرا پیش خسرو بخواهش روی　　چو یکسو نهادی طمع خسروی
وگر خود پرستی شکم طبله کن　　در خانه این و آن قبله کن

حکایت پدر طامع و پسر متعرض

یکی با طمع پیش خوارزم شاه　　شنیدم که شد بامدادان پگاه
چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست　　دگر روی بر خاک مالید و خاست

پسر گفتش ای بابک نامجوی	یکی مشکلت می بپرسم بگوی
نگفتی که قبله است خاک حجاز	چرا کردی امروز ازین سو نماز
مبر طاعت نفس شهوت پرست	که هر ساعتش قبلهٔ دیگر است
مبر ای برادر بفرمانش دست	که هر کس که فرمان نبردش برست
قناعت سرافرازد ای مرد هوش	سر پر طمع بر نیاید ز دوش
طمع آبروی توقر بریخت	برای دو جو دامنی در بریخت
چو سیراب خواهی شدن زآب جوی	چرا ریزی از بهر برف آبروی
مگر کز تنعم شکیبا شوی	وگرنه ضرورت بدرها شوی
برو خواجه کوتاه کن دست آز	چه می خواهی از آستین دراز
کسی را که درج طمع در نوشت	نباید بکس عبد و خادم نوشت
توقع براند ز هر مجلست	بران از خودش تا نراند کست

حکایت

یکی را تب آمد ز صاحبدلان	کسی گفت شکر بخواه از فلان
بگفت ای پسر تلخی مردنم	به از جور روی ترش بردنم
شکر عاقل از دست آنکس نخورد	که روی از تکبر بر او سرکه کرد
مرو در پی هرچه دل خواهدت	که تمکین تن نور جان کاهدت
کند مرد را نفس اماره خوار	اگر هوشمندی عزیزش مدار
وگر هرچه باشد مرادش خوری	ز دوران بسی نامرادی بری
تنور شکم دمبدم تافتن	مصیبت بود روز نایافتن
به تنگی بریزاندت روی رنگ	چو وقت فراخی کنی معده تنگ
کشد مرد پرخواره بار شکم	وگر در نیابد کشد بار غم
شکم بنده بسیار بینی خجل	شکم پیش من تنگ بهتر که دل

حکایت در خوارئی بسیار خواری

چہ آوردم از بصرہ دانی عجب	حدیثے کہ شیرین تر است از رطب
تنے چند در خرقۂ راستان	گذشتیم بر طرف خرماستان
یکے زان میان معدہ انبار بود	ز پُرخوارئی خویش پُرخوار بود
میان بست مسکین و شد بر درخت	وز آنجا بگردن در افتاد سخت
نہ ہر بار خرما توان خورد و برد	لت انبان بد عاقبت خورد و مرد
رئیس دہ آمد کہ این را کہ کشت	بگفتم مزن بانگ بر ما درشت
شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ	بود تنگدل رودگانے فراخ
شکم بند دست است و زنجیر پاے	شکم بندہ نادر پرستد خداے
سراسر شکم شد ملخ لاجرم	بپایش کشد مور کوچک شکم
برو اندرونے بدست آر پاک	شکم پُر نخواہد شد الّا بخاک

حکایت

یکے نیشکر داشت در طبقری	چپ و راست گردید بر مشتری
بہ صاحبدلے گفت در کنج دہ	کہ بستان و چون دست یابی بدہ
بگفت آن خردمند نیکو سرشت	جوابے کہ بر دل بباید نوشت
ترا صبر بر من نباشد مگر	ولیکن مرا باشد از نیشکر
حلاوت ندارد شکر در نیش	چو باشد تقاضاے تلخ از پیش

حکایت

امیر ختن جامۂ از حریر	بہ پیرے فرستاد روشن ضمیر
بپوشید و بوسید دست و زمین	کہ بر شاہ عالم ہزار آفرین

چه خوب است تشریف شاه ختن   وزو خوب‌تر خرقهٔ خویشتن
گر آزاده‌ای بر زمین خسپ و بس   مکن بهر قالی زمین بوس کس

حکایت

یکی نان خورش جز پیازے نداشت   چو دیگر کسان برگ و سازے نداشت
پراگندهٔ گفتش ای خاکسار   برو طبخی از خوان یغما بیار
بخواه و مدار از کس ای خواجه باک   که ممنوع روزی شود شرمناک
قبا بست و چابک نوردید دست   قبایش دریدند و دستش شکست
شنیدم که میگفت و خوش میگریست   که ای نفس خود کرده را چاره چیست
بلا جوے باشد گرفتار آز   من و خانه من بعد نان و پیاز
جوینے که از سعی بازو خورم   به از میده بر خوان اهل کرم
چه دلتنگ خفت آن فرومایه دوش   که بر سفرهٔ دیگران داشت گوش

حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت

یکی طفل دندان بر آورده بود   پدر سر بفکرت فرو برده بود
که من نان و برگ از کجا آرمش   مروت نباشد که بگذارمش
چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت   نگر تا زن او را چه مردانه گفت
مخور هول ابلیس تا جان دهد   همان کس که دندان دهد نان دهد
توانا ست آخر خداوند روز   که روزی رساند تو چندین مسوز
نگارندهٔ کودک اندر شکم   نویسندهٔ عمر و روزی است هم
خداوندگارے که عبدے خرید   بدارد فکیف آنکه عبد آفرید
ترا نیست آن تکیه بر کردگار   که مملوک را بر خداوندگار
شنیدی که در روزگار قدیم   شدے سنگ در دست ابدال سیم

نپنداری این قول معقول نیست / چو قانع شوی سیم و سنگت یکیست
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک / چه مشتی زرش پیش و چه مشتی خاک
خبر ده بدرویش سلطان پرست / که سلطان ز درویش مسکین تر است
گدا را کند یک درم سیم سیر / فریدون بملک عجم نیم سیر
نگهبانی ملک و دولت بلاست / گدا پادشاه است و نامش گداست
گدائے که بر خاطرش بند نیست / به از پادشاہے که خرسند نیست
بخسپند خوش روستائی و جفت / بذوقے که سلطان در ایوان نخفت
چو سیلاب خواب آمد و مرد برد / چه بر تخت سلطان چه بر دشت کرد
اگر پادشاه هست وگر پاره دوز / چو خفتند گردد شب هر دو روز
چو بینی توانگر سر از کبر مست / برو شکر یزدان کن اے تنگ دست
نداری بحمد الله آن دسترس / که بر خیزد از دستت آزار کس

حکایت

یکے سلطنت ران وصاحب شکوه / فرو خواست رفت آفتابش بکوه
بشیخے در آن بقعه کشور گذاشت / که در دوده قائم مقامے نداشت
چو خلوت نشین کوس دولت شنید / دگر ذوق در کنج خلوت ندید
چپ و راست لشکر کشیدن گرفت / دل پر دلان زو رمیدن گرفت
چنان سخت بازو شد و تیز چنگ / که با جنگجویان طلب کرد جنگ
ز خصمش پراگنده خلقے بکشت / دگر جمع گشتند وهمراے و پشت
چنانش در حصارش کشیدند تنگ / که عاجز شد از تیر باران و سنگ
بر نیک مردے فرستاد کس / که صعبم فرو مانده فریاد رس
بهمت مدد کن که شمشیر و تیر / نه در هر وغائے بود دستگیر
چو بشنید عابد بخندید و گفت / چرا نیم نانے نخورد و نخفت

ندانست قارون نعمت پرست	که گنج سلامت به کنج اندر است

گفتار اندر صبر بر ناتوانی به امید بهروزی

کمال است در نفس مرد کریم	گرش زر نباشد چه نقصان و بیم
مپندار اگر سفله قارون شود	که طبع لئیمش دگرگون شود
اگر در نیابد کرم پیشه نان	کرم در نهادش بود همچنان
سخاوت زمین است و سرمایه زرع	بده کاصل خالی نماند ز فرع
خدائے که از خاک مردم کند	عجب دارم ار مردمی گم کند
ز نعمت نهادن بلندی مجوے	که ناخوش کند آب استاده بوے
به بخشندگی کوش کآب روان	به سیلش تفقد کند آسمان
گر از جاه و دولت بیفتد لئیم	دگر باره نادر شود مستقیم
تو گر قیمتی گوهری غم مدار	که ضایع نگرداندت روزگار
کلوخ ارچه افتاده باشد براه	نبینم که در وے کند کس نگاه
وگر خردهٔ زر ز دندان گاز	بیفتد بشمعش بجویند باز
بدر مے کنند آبگینه ز سنگ	کجا ماند آیینه در زیر زنگ
پسندیده و نغز باید خصال	که گه آید و گه رود جاه و مال

باب هفتم در تربیت

سخن در صلاح است و تدبیر و خوے	نه در اسپ و میدان و چوگان و گوے
چه با دشمن نفس همخانهٔ	چه در بند پیکار بیگانهٔ
عنان باز پیچان نفس از حرام	بمردی ز رستم گذشتند و سام

کس از چون تو دشمن ندارد غمی — که با خویشتن بر نیابی همی
تو خود را چو کودک ادب کن بچوب — بگرزِ گران مغزِ مردم مکوب
وجودِ تو شهریست پُر نیک و بد — تو سلطان و دستورِ دانا خرد
همانا که دونانِ گردن فراز — درین شهر کبر اند و سودای آز
رضا و ورع نیکنامانِ حُر — هوا و هوس رهزنِ کیسه بُر
چو سلطان عنایت کند با بدان — کجا ماند آسایشِ بخردان
ترا شهوت و حرص و کین و حسد — چو خون در رگانند و جان در جسد
گر این دشمنان تربیت یافتند — سر از حکم و رایِ تو بر تافتند
هوا و هوس را نماند ستیز — چو بینند سرپنجهٔ عقل تیز
نه بینی که شب دزد و اوباش و خس — نگردند جائے کہ گردد عسس
رئیسے که دشمن سیاست نکرد — هم از دستِ دشمن ریاست نکرد
نخواهم درین نوع گفتن بسے — که حرفے بس ار کار بندد کسے

گفتار اندر فضیلتِ خاموشی و حلاوتِ کم گوئی

اگر پاے در دامن آری چو کوه — سرت ز آسمان بگذرد در شکوه
زبان درکش اے مردِ بسیار دان — که فردا قلم نیست بر بے زبان
صدف وار گوهر شناسانِ راز — دهن جز بلؤلؤ نکردند باز
فراوان سخن باشد آگنده گوش — نصیحت نگیرد مگر در خموش
چو خواهی که گوئی نفس بر نفس — حلاوت نیابی ز گفتارِ کس
نباید سخن گفت ناساخته — نشاید بریدن نینداخته
تأمل کنان در خطا و صواب — به از ژاژ خایانِ حاضر جواب

کمال است در نفسِ انساں سخن ‏ ‏ ‏ تو خود را بگفتار ناقص مکن
کم آواز ہرگز نہ بینی خجل ‏ ‏ ‏ جوے مشک بہتر کہ یک تودہ گِل
حذر کن ز نادانِ دہ مردہ گوے ‏ ‏ ‏ چو دانا یکے گوے و پروردہ گوے
صد انداختی تیر و ہر صد خطا ست ‏ ‏ ‏ اگر ہوشمندی یک انداز و راست
چرا گوید آں چیز در خفیہ مرد ‏ ‏ ‏ کہ گر فاش گردد شود روے زرد
مکن پیشِ دیوار غیبت بسے ‏ ‏ ‏ بود کز پسش گوش دارد کسے
درونِ دلت شہر بند است راز ‏ ‏ ‏ نگر تا نہ بیند درِ شہر باز
ازاں مردِ دانا دہاں دوخت است ‏ ‏ ‏ کہ بیند کہ شمع از زباں سوخت است

حکایت

تکش با غلاماں یکے راز گفت ‏ ‏ ‏ کہ ایں را نشاید بکس باز گفت
بیک سالش آمد ز دل بر دہاں ‏ ‏ ‏ بیک روز شد منتشر در جہاں
بفرمود جلاد را بے دریغ ‏ ‏ ‏ کہ بردار سرہاے ایناں بہ تیغ
یکے زاں میاں گفت و زنہار خواست ‏ ‏ ‏ مکش بندگاں کیں گنہ از تو خواست
تو اوّل نہ بستی کہ سرچشمہ بود ‏ ‏ ‏ چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود
تو پیدا مکن رازِ دل بر کسے ‏ ‏ ‏ کہ او خود بگوید بہر کسے
جواہر بہ گنجینہ داراں سپار ‏ ‏ ‏ ولے راز با خویشتن پاس دار
سخن تا نگوئی برو دست ہست ‏ ‏ ‏ چو گفتہ شود یابد او بر تو دست
سخن دیو بندیست در چاہِ دل ‏ ‏ ‏ ببالاے کام و زبانش مہل
تواں باز دادن رہِ نرہ دیو ‏ ‏ ‏ ولے باز نتواں گرفتن بہ ریو
تو دانی کہ چوں دیو رست از قفس ‏ ‏ ‏ نیاید بہ لاحول کس باز پس
یکے طفل بر دارد از رخش بند ‏ ‏ ‏ نیاید بصد رستم اندر کمند
بدہقانِ ناداں چہ خوش گفت زن ‏ ‏ ‏ بدانش سخن گوے یا دم مزن

مگو آنچه گر بر ملا اوفتد ‌ ‌ وجودے از آں در بلا اوفتد

حکایت سلامت جاهل در پردهٔ سکوت

یکے خوب خلق و خلق پوش بود ‌ ‌ که در مصر یک چند خاموش بود
خردمند مردم ز نزدیک و دور ‌ ‌ بگردش چو پروانه جویان نور
تفکر شبے با دل خویش کرد ‌ ‌ که پوشیده زیر زبان است مرد
اگر همچنیں سر بخود در برم ‌ ‌ چه دانند مردم که دانشورم
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست ‌ ‌ که در مصر ناداں تر ازوے هم اوست
حضورش پریشاں شد و کار زشت ‌ ‌ سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
در آئینه گر خویشتن دیدمے ‌ ‌ به بیدانشی پرده ندریدمے
چنیں زشت از آں پرده برداشتم ‌ ‌ که خود را نکو روے پنداشتم
کم آواز را باشد آوازه تیز ‌ ‌ چو گفتی و رونق نماندت گریز
ترا خامشی اے خداوند هوش ‌ ‌ وقار است و نا اهل را پرده پوش
اگر عالمی هیبت خود مبر ‌ ‌ وگر جاهلی پردهٔ خود مدر
ضمیر دل خویش منماے زود ‌ ‌ که هرگه که خواهی توانی نمود
ولیکن چو پیدا شود راز مرد ‌ ‌ بکوشش نشاید نهاں باز کرد
قلم سر سلطاں چه نیکو نهفت ‌ ‌ که تا کارد بر سر نرفتش نگفت
بهائم خموش اند و گویا بشر ‌ ‌ پراگنده گو از بهائم بتر
چو مردم سخن گفت باید بهوش ‌ ‌ وگرنه شدن چوں بهائم خموش
به نطق است و عقل آدمی زاده فاش ‌ ‌ چو طوطی سخن گوے و ناداں مباش

حکایت

یکے ناسزا گفت در وقت جنگ ‌ ‌ گریباں دریدند وے را بچنگ

قفا خورده گریان و گریان نشست	جهاندیده گفتش ای خودپرست
چو غنچه گرت بسته بودی دهن	دریده ندیدی چو گل پیرهن
سراسیمه گوید سخن بر گزاف	چو طنبور بی‌مغز بسیار لاف
نبینی که آتش زبان است و بس	به آبی توان کشتنش در نفس
اگر هست مرد از هنر بهره‌ور	هنر خود بگوید نه صاحب هنر
اگر مشک خالص تو داری مگوی	که گر هست خود فاش گردد ببوی
به سوگند گفتن که زر مغربی است	چه حاجت محک خود بگوید که چیست
بگویند از این حرف گیران هزار	که سعدی نه اهل است و آمیزگار
روا باشد ار پوستینم درند	که طاقت ندارم که مغزم برند

حکایت عضد الدوله دیلمی

عضد را پسر سخت رنجور بود	شکیب از نهاد پدر دور بود
یکی پارسا گفتش از روی پند	که بگذار مرغان وحشی ز بند
قفسهای مرغ سحرخوان شکست	که در بند ماند چو زندان شکست
نگهداشت بر طاق بستان سرای	یکی نامور بلبل خوش‌سرای
پسر صبحدم سوی بستان شتافت	جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت
بخندید کای بلبل خوش‌نفس	تو از گفت خود مانده‌ای در قفس
ندارد کسی با تو ناگفته کار	ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
چو سعدی که چندی زبان بسته بود	ز طعن زبان آوران رسته بود
کسی گیرد آرام دل در کنار	که از صحبت خلق گیرد کنار
مکن عیب خلق ای خردمند فاش	به عیب خود از خلق مشغول باش

چو باطل سرایند مگمار گوش
چو بی‌ستر بینی بصیرت بپوش

حکایت در فضیلت ستر پوشی

یکی پیش داودِ طائی نشست — که دیدم فلاں صوفی افتاده مست
قی آلوده دستار و پیراهنش — گروهِ سگاں حلقه پیرامنش
چو فرخنده خو ایں حکایت شنید — ز گوینده ابرو بهم در کشید
زمانے برآشفت و گفت اے رفیق — بکار آید امروز یارِ شفیق
برو زاں مقامِ شنیعش بیار — که در شرع نهی است و بر خرقه عار
به پشتش برآور چو مرداں که مست — عنانِ طریقت ندارد بدست
نیوشنده شد زیں سخن تنگدل — بفکرت فرو رفت چوں خر بگل
نه یارا که فرماں نگیرد بگوش — نه زهرت که مست اندر آرد بدوش
زمانے بپیچید و درماں ندید — رهِ سرکشیدن ز فرماں ندید
میاں بست و بے اختیارش بدوش — در آورد و شهرے برو عام جوش
یکے طعنه میزد که درویش بیں — زهے پارسائی و تقوے و دیں
یکے صوفیاں بیں که مے خورده اند — مرقع بسیکی گرو کرده اند
اشارت کناں ایں و آں را بدست — که ایں سرگراں است و آں نیم مست
بگردن بر از جورِ دشمن حسام — به از شنعتِ شهر و جوشِ عوام
بلا خورد و روزے بمحنت گذاشت — بناکام بردش بجائے که داشت
شب از شرمساری و فکرت نخفت — دگر روز طائی بخندید و گفت
مریز آبروے برادر بکوے — که دهرت نریزد بشهر آبروے

در معنئ نا دیدنِ عیبِ کسے

بد اندر حق مردمِ نیک و بد — مگو اے جوانمردِ صاحب خرد
که بد مرد را خصم خود مے کنی — وگر نیک مرد است بد مے کنی

ترا هر که گوید فلان کس بد اشت — یقین دان که در پوستین خود اشت
که فعل فلان را بباید بیان — وزین فعل بد می تراید عیان
به بد گفتن خلق چون دم زدی — اگر راست گوئی سخن هم بدی
مرا پیر دانای مرشد شهاب — دو اندرز فرمود بر روی آب
یکی آنکه بر خویش خودبین مباش — دوم آنکه بر غیر بدبین مباش

حکایت

زبان کرد شخصی به غیبت دراز — بدو گفت داننده ٔ سرفراز
که یاد کسان پیش من بد مکن — مرا بدگمان در حق خود مکن
گرفتم ز تمکین او کم بود — نخواهد بجاه تو اندر فزود

حکایت

کسی گفت و پنداشتم طیبت اشت — که دزدی بسامان تر از غیبت اشت
بدو گفتم ای یار آشفته هوش — شگفت آید این داستانم بگوش
بناراستی در چه دیدی بهی — که بر غیبتش مرتبت می نهی
بگفتا که دزدان تهور کنند — ببازوی مردی شکم پر کنند
ز غیبت چه میخواهد آن ساده مرد — که دیوان سیه کرد و چیزی نخورد

حکایت

مرا در نظامیه ادرار بود — شب و روز تلقین و تکرار بود
مر استاد را گفتم ای پر خرد — فلان یار بر من حسد می برد
چو من داد معنی دهم در حدیث — بر آید بهم اندرون خبیث
شنید این سخن پیشوای ادب — به تندی برآشفت و گفت ای عجب

حسودی پسندت نیاید ز دوست ندانم که گفتت که غیبت نکوست
گر او راه دوزخ گرفت از خسی ازین راه دیگر تو در وی رسی

حکایت

کسی گفت حجاج خونخواره ایست دلش همچو سنگ سیه پاره ایست
نترسد همی ز آه و فریاد خلق خدایا تو بستان ازو داد خلق
جهان دیده پیر دیرینه زاد جوان را یکی پند پیرانه داد
کزو داد مظلوم مسکین او بخواهند و از دیگران کین او
تو دست از وی و روزگارش بدار که خود زیر دستش کند روزگار
نه بیداد ازو بهره شد آمدم نه نیز از تو غیبت پسند آمدم
بدوزخ برد مدبری را گناه که پیمانه پر کرد و دیوان سیاه
دگر کس بغیبت پیش میدود مبادا که تنها بدوزخ رود

حکایت

چه خوش گفت دیوانهٔ مرغزی حدیثی کز آن لب بدندان گزی
من ار نام مردم بزشتی برم نگویم بجز غیبت مادرم
که دانند پروردگان خرد که طاعت همان به که مادر برد
رفیقی که غایب شد ای نیکنام دو چیز است ازو بر رفیقان حرام
یکی آنکه مالش بباطل خورند دوم آنکه نامش بزشتی برند
هر آن کو برد نام مردم بعار تو چشم نکو گویی از وی مدار
که اندر قفایت بگوید همان که پیش تو گفت از پس مردمان
کسی پیش من در جهان عاقل است
که مشغول خود وز جهان غافل است

حکایت

یکی گفت با صوفیی با صفا | ندانی فلانت چه گفت از قفا
بگفتا خموش ای برادر بخفت | ندانسته بهتر که دشمن چه گفت
کسانی که پیغام دشمن برند | ز دشمن همانا که دشمن‌ترند
کسی قول دشمن نیارد بدوست | جز آنکس که در دشمنی یار اوست
نیارست دشمن جفا گفتنم | چنان کز شنیدن بلرزد تنم
تو دشمن‌تری کآوری بر دهان | که دشمن چنین گفت اندر نهان
سخن‌چین کند تازه جنگ قدیم | بخشم آورد نیک مرد سلیم
از آن همنشین تا توانی گریز | که مر فتنهٔ خفته را گفت خیز
سیه‌چال و مرد اندرو بسته پای | به از فتنه از جائی بردن بجای
میان دو تن جنگ چون آتش است | سخن‌چین بدبخت هیزم‌کش است

حکایت

فریدون وزیری پسندیده داشت | که روشن دل و دوربین دیده داشت
رضای حق اول نگهداشتی | دگر پاس فرمان شه داشتی
نهد عامل سفله بر خلق رنج | که تدبیر ملک است و توفیر گنج
اگر جانب حق نداری نگاه | گزندت رساند هم از پادشاه
یکی رفت پیش ملک بامداد | که هر روزت آسایش و کام باد
غرض مشنو از من نصیحت پذیر | ترا در نهان دشمن است این وزیر
کس از خاص لشکر نماندست و عام | که سیم و زر از دستش ندارد بوام
بشرطیکه چون شاه گردن فراز | بمیرد دهندش آن زر و سیم باز
نخواهد ترا زنده آن خودپرست | مبادا که نقدش نیاید بدست

یکے سوی دستورِ دولت پناه — بچشمِ سیاست نگه کرد شاه
که در صورتِ دوستی پیشِ من — بخاطر چرائی بد اندیشِ من
زمین پیشِ تختش ببوسید و گفت — چو پرسیدی اکنوں نشاید نهفت
چنیں خواهم اے نامور پادشاه — که باشند خلقت همه نیک خواه
چو مرگت بود وعدهٔ سیمِ من — بقایت نخواهند از بیمِ من
نخواهی که مردم بصدق و نیاز — سرت سبز خواهند و عمرت دراز
غنیمت شمارند مردان دعا — که جوشن بود پیشِ تیرِ بلا
پسندید از و شهریار آنچه گفت — گلِ رویش از تازگی بر شگفت
ز قدر و مکانے که دستور داشت — مکانش بیفزود و قدرش فراشت
ندیدم ز غماز سرگشته تر — نگوں طالع و بخت برگشته تر
ز نادانی و تیره رائی که هست — خلاف افگند در میانِ دو دوست
کنند این و آن خوش دگرباره دل — وے اندر میاں کوربخت و خجل
میانِ دو کس آتش افروختن — نه عقل است و خود در میاں سوختن
چو سعدی کسے ذوقِ خلوت چشید — که از هر دو عالم زباں درکشید
بگو آنچه دانی سخن سودمند — وگر هیچکس را نیاید پسند
که فردا پشیماں برآرد خروش — که آیا چرا حق نکردم بگوش

گفتار در بیانِ تربیتِ اولاد

پسر چوں ز ده بر گذشتش سنیں — ز نامحرماں گو فراتر نشیں
بر پنبه آتش نشاید فروخت — که تا چشم برهم زنی خانه سوخت
چو خواهی که نامت بماند بجاے — پسر را خردمندی آموز و راے
که گر عقل و رایش نباشد بسے — بمیری و از تو نماند کسے
بسا روزگاراں که سختی برد — پسر چوں پدر نازکش پرورد

خردمند و پرهیزگارش برار — گرش دوست داری بنازش مدار
بخردی درش زجر و تعلیم کن — به نیک و بدش وعده و بیم کن
نوآموز را ذکر تحسین و زه — ز توبیخ و تهدید استاد به
بیاموز پرورده را دسترنج — وگر دست داری چو قارون بگنج
مکن تکیه بر دستگاهے که هست — که باشد که نعمت نماند بدست
بپایان رسد کیسهٔ سیم و زر — نگردد تهی کیسهٔ پیشه ور
چه دانی که گردیدن روزگار — به غربت بگرداندش در دیار
چو بر پیشهٔ باشدش دسترس — کجا دست حاجت برد پیش کس
ندانی که سعدی مکان از چه یافت — نه هامون نوشت و نه دریا شگافت
بخردی بخورد از بزرگان قفا — خدا دادش اندر بزرگی صفا
هر آنکس که گردن بفرمان نهد — بسے بر نیاید که فرمان دهد
هر آن طفل کو جور آموزگار — نه بیند جفا بیند از روزگار
پسر را نکو دار و راحت رسان — که چشمش نماند بدست کسان
هر آنکس که فرزند را غم نخورد — دگر کس غمش خورد و آواره کرد
نگهدار از آمیزگار بدش — که بدبخت و بے ره کند چون خودش
پسر کو میان قلندر نشست — پدر گو ز خیرش فرو شوے دست
دریغش مخور بر هلاک و تلف — که پیش از پدر مرده به ناخلف

گفتار در عدم التفات بر قول اهل دنیا

اگر در جهان از جهان رسته ایست — در از خلق بر خویشتن بسته ایست
کس از دست جور زبانها نرست — اگر خود نمائے است و گر حق پرست
اگر بر پری چون ملک ز آسمان — بدامن در آویزدت بد گمان
بکوشش توان دجله را پیش بست — نشاید زبان بد اندیش بست

فراهم نشینند تردامنان   که این زهد خشک است وآن دام نان
تو رو از پرستیدن حق مپیچ   بهل تا نگیرند خلقت به هیچ
چو راضی شد از بنده یزدان پاک   گر اینها نگردند راضی چه باک
بد اندیش خلق از حق آگاه نیست   ز غوغای خلقش بحق راه نیست
ازاں رہ بجائے نیاوردہ اند   کہ اوّل قدم پے غلط بردہ اند
دو کس بر حدیثے گمارند گوش   یکے گفتہ چین و دگر مرد ہوش
یکے پند گیرد دگر ناپسند   نہ پردازد از حرف گیری بہ پند
فرو ماندہ در کنج تاریک جاے   چہ دریابد از جام گیتی نماے
مپندار اگر شیر وگر روبہی   کزینان بمردی و حیلت رہی
اگر کنج خلوت گزیند کسے   کہ پرواے صحبت ندارد بسے
مذمّت کنندش کہ زرق است و ریو   ز مردم چناں میگریزد کہ دیو
وگر خندہ روے است وآمیزگار   عفیفش ندانند و پرہیزگار
غنی را بہ غیبت بکاوند پوست   کہ فرعون اگر ہست در عالم اوست
وگر مرد درویش در سختی است   بگویند ز ادبار و بدبختی است
وگر کامرانے در آید ز پاے   غنیمت شمارند و فضل خداے
کہ تا چند ازین جاہ و گردنکشی   خوشی را بود در قفا ناخوشی
وگر تنگدستے تنک مایۂ   سعادت بلندش کند پایۂ
بخایندش از کینہ دنداں بزہر   کہ دوں پرور است این فرومایہ دہر
چو بینند کارے بدستت دراست   حریصت شمارند و دنیا پرست
وگر دست ہمت بداری ز کار   گدا پیشہ خوانندت و پختہ خوار
وگر ناطقی طبل پر یاوۂ   وگر خامشی نقش گرماوۂ
تحمل کناں را نخوانند مرد   کہ بیچارہ از بیم سر بر نکرد
وگر در سرش ہول مردانگی است   گریزند ازو کین چہ دیوانگی است

نعنت کنندش گر اندک خورست ‌‌ ‌ که مالش مگر روزیے دیگر است
وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش ‌ ‌ شکم بندہ خوانند و تن پرورش
وگر بے تکلف زید مالدار ‌ ‌ که زینت بر اہلِ تمیز است عار
زباں در نہندش بایذا چو تیغ ‌ ‌ کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
وگر کاخ و ایواں منقش کند ‌ ‌ تنِ خویش را کسوتے خوش کند
بجاں آید از دستِ طعنہ زناں ‌ ‌ کہ خود را بیاراست ہمچوں زناں
وگر پارسائے سیاحت نکرد ‌ ‌ سفر کردگانش نخوانند مرد
کہ نارفتہ بیروں ز آغوشِ زن ‌ ‌ کدامش ہنر باشد و رائے و فن
جہاندیدہ را ہم بدرند پوست ‌ ‌ کہ سرگشتۂ بخت برگشتہ اوست
گرش حظ ز اقبال بودے و بہر ‌ ‌ زمانہ نراندے ز شہرش بشہر
عزب را نکوہش کند خردہ‌بیں ‌ ‌ کہ میلرزد از خفتن و خیزش زمیں
وگر زن کند گوید از دستِ دل ‌ ‌ بگردن در افتاد چوں خر بگل
نہ از جورِ مردم رہد زشت روے ‌ ‌ نہ شاہد ز نامردمِ زشت گوے

حکایت

غلامے بمصر اندرم بندہ بود ‌ ‌ کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
کسے گفت ہیچ ایں پسر عقل و ہوش ‌ ‌ ندارد بمالش بہ تعلیم گوش
شبے بر زدم بانگ بر وے درشت ‌ ‌ ہمو گفت مسکیں بجورش بکشت
گرت بر کند خشم روزے ز جاے ‌ ‌ سراسیمہ خوانندت و تیرہ راے
وگر بردباری کنی از کسے ‌ ‌ بگویند غیرت ندارد بسے
سخی را باندرز گویند بس ‌ ‌ کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
وگر قانع و خویشتن دار گشت ‌ ‌ بہ تشنیعِ خلقے گرفتار گشت
کہ ہمچوں پدر خواہد ایں سفلہ مرد ‌ ‌ کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد

که یارد به کنج سلامت نشست	که پیغمبر از خبث دشمن نرست
رهائی نیابد کس از دست کس	گرفتار را چاره صبر است و بس

حکایت

جوانی هنرمند و فرزانه بود	که در وعظ چالاک و مردانه بود
نکونام و صاحبدل و حق پرست	خط عارضش خوشتر از خط دست
قوی در بلاغات و در نحو چست	ولی حرف ابجد نگفتی درست
یکی را بگفتم ز صاحبدلان	که دندان پیشین ندارد فلان
برآمد ز سودای من سرخ روی	کزین جنس بیهوده دیگر مگوی
تو در وی همان عیب دیدی که هست	ز چندان هنر چشم عقلت ببست
یقین بشنو از من که روز یقین	نبیند بدی مردم نیک بین
یکی را که حلم است و تدبیر و رای	گرش پای عصمت بلغزد ز جای
بیک خرده مپسند بر وی جفا	بزرگان چه گفتند خذ ما صفا
بود خار و گل با هم ای هوشمند	چه در بند خاری تو گلدسته بند
کرا زشت خوئی بود در سرشت	نبیند ز طاؤس جز پای زشت
صفائی بدست آور ای خیره روی	که ننماید آئینهٔ تیره روی
طریقی طلب کز عقوبت رهی	نه حرفی که انگشت بر وی نهی
منه عیب خلق ای فرومایه پیش	که چشمت فرو دوزد از عیب خویش
چرا دامن آلوده را حد زنم	چو در خود شناسم که تردامنم
نشاید که بر کس درشتی کنی	چو خود را بتاویل پشتی کنی
چو بد ناپسند آیدت خود مکن	پس آنگه بهمسایه گو بد مکن
من ار حق شناسم و گر خودنمای	برون با تو دارم درون با خدای
چو ظاهر به عفت بیاراستم	تصرف مکن در کژ و راستم

تو خاموش اگر من بِہ ام یا بدم / کہ حمّالِ سود و زیانِ خودم
وگر سیرتم خوب وگر منکر است / خدایم بسر از تو داناتر است
نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب / کہ بینم بجرم از تو چندیں عذاب
نکوکاری از مردمِ نیک راے / یکے را بدہ مے نویسد خداے
تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر / بہ بینی ز دہ عیبش اندر گذر
نہ یک عیبِ اورا بانگشت پیچ / جہانے فضیلت برآور بہ ہیچ
چو دشمن کہ در شعرِ سعدی نگاہ / بہ نفرت کند ز اندرونِ تباہ
ندارد بصد نکتۂ نغز گوش / چو حرفے ببیند برآرد خروش
جز ایں علتش نیست کاں بدپسند / حسد دیدۂ نیک بینش بکند
نہ مخلوق را صنعِ باری سرشت / سیاہ و سپید آمد و خوب و زشت
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست / بخور پستہ مغز و بینداز پوست

باب ہشتم در شکر

نفس بر نیارم زد از شکرِ دوست / کہ شکرے ندانم کہ در خوردِ اوست
عطائیست ہر موئے ازو بر تنم / چگونہ بہر موئے شکرے کنم
ستایش خداوندِ بخشندہ را / کہ موجود کرد از عدم بندہ را
کرا قوتِ وصفِ احسانِ اوست / کہ اوصاف مستغرقِ شانِ اوست
بدیعے کہ شخص آفریند ز گل / روان و خرد بخشد و ہوش و دل
ز پشتِ پدر تا بپایانِ شیب / نگہ تا چہ تشریف دادت ز غیب
چو پاک آفریدت بہش باش و پاک / کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک
پیاپے بیفشاں ز آیینہ گرد / کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد
نہ در ابتدا بودی آبِ منی / اگر مردی از سر بدر کن منی

چو روزی بسعی آوری سوی خویش ‌ ‌ ‌ مکن تکیه بر زور بازوی خویش
چرا حق نمی‌بینی ای خودپرست ‌ ‌ ‌ که بازو بگردش درآورد دست
چو آید بکوشیدنت خیر پیش ‌ ‌ ‌ بتوفیق حق دان نه از سعی خویش
بسرپنجگی کس نبرد است گوی ‌ ‌ ‌ سپاس خداوند توفیق گوی
تو قائم بخود نیستی یک قدم ‌ ‌ ‌ ز غیبت مدد میرسد دمبدم
نه طفل زبان بسته بودی ز لاف ‌ ‌ ‌ همی روزی آمد بجوفش ز ناف
چو نافش بریدند و روزی گسست ‌ ‌ ‌ بپستان مادر درآویخت دست
غریبی که رنج آردش دهر پیش ‌ ‌ ‌ بدارو دهند آبش از شهر خویش
پس او در شکم پرورش یافت است ‌ ‌ ‌ ز انبوب معده خورش یافت است
دو پستان که امروز دلخواه اوست ‌ ‌ ‌ دو چشمه هم از پرورشگاه اوست
کنار و بر مادر دلپذیر ‌ ‌ ‌ بهشت است و پستان در او جوی شیر
درخت است بالای جان پرورش ‌ ‌ ‌ پسر میوهٔ نازنین در برش
نه رگهای پستان درون دل است ‌ ‌ ‌ پس ار بنگری شیر خون دل است
بخونش فرو برده دندان چو نیش ‌ ‌ ‌ سرشته درو مهر خونخوار خویش
چو بازو قوی کرد و دندان ستبر ‌ ‌ ‌ برآلایدش دایه پستان بصبر
چنان صبرش از شیر خامش کند ‌ ‌ ‌ که پستان شیرین فراموش کند
تو نیز ای که در توبه‌ای طفل راه ‌ ‌ ‌ بصبرت فراموش گردد گناه

حکایت

جوانی سر از رای مادر بتافت ‌ ‌ ‌ دل دردمندش چو آذر بتافت
چو بیچاره شد پیشش آورد مهد ‌ ‌ ‌ که ای سست مهر و فراموش عهد
نه گریان و درمانده بودی و خرد ‌ ‌ ‌ که شبها ز دستت تو خوابم نبرد
نه در مهد نیروی حالت نبود ‌ ‌ ‌ مگس راندن از خود مجالت نبود

تو آنی که از یک مگس رنجهٔ | که امروز سالارِ سرپنجهٔ
بحالے شوی باز در قعرِ گور | که نتوانی از خویشتن دفعِ مور
دگر دیده چون برفروزد چراغ | چو کرمِ لحد خورد پیهِ دماغ
چو پوشیده چشمے ببینی که راه | نداند همے وقتِ رفتن ز چاه
تو گر شکر کردی که با دیدهٔ | وگرنه تو هم چشم پوشیدهٔ
معلم نیاموختت فهم و رائے | سرشت این صنعت در وجودت خدائے
گرت منع کردے دلِ حق نیوش | حقت عینِ باطل نمودے بگوش

حکایت

نبرد آزمائے ز ادهم فتاد | بگردن درش مهره در هم فتاد
چو پیلش فرو ریخت گردن بتن | نگشتے سرش تا نگشتے بدن
پزشکان بماندند حیران درین | مگر فیلسوفے ز یونان زمین
سرش باز پیچید و رگ راست شد | وگر وے نبودے زمن خواست شد
دگر نوبت آمد بنزدیکِ شاه | نکرد آن فرومایه در وے نگاه
خردمند را سر فرو شد ز شرم | شنیدم که مے رفت و میگفت نرم
اگر دی نپیچیدمے گردنش | نپیچیدے امروز روے از منش
فرستاد تخمے بدستِ رهی | که باید که بر عود سوزش نهی
ملک را یکے عطسه آمد ز دود | سر و گردنش همچنان شد که بود
بعذر از پئے مرد بشتافتند | بجستند بسیار و کم یافتند
تو هم گردن از شکرِ منعم مپیچ | که روزِ پسین سر برآری بهیچ

حکایت

شب از بهرِ آسایشِ تست و روز | مه روشن و مهرِ گیتی فروز

صبا از برائے تو فراش وار — همے گسترانَد بساطِ بہار
اگر باد و برف است و باران و میغ — وگر رعد چوگاں زند برق تیغ
همہ کارداران فرماں برند — کہ تخمِ تو در خاک مے پرورند
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش — کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش
ز خاک آورد رنگ و بوے و طعام — تماشا گہ دیدہ و مغز و کام
عسل دادت از نحل و نحل از ہوا — رطب دادت از نخل و نخل از نوا
همہ نخلبنداں بخایند دست — ز حیرت کہ نخلے چنیں کس نہ بست
خور و ماہ و پروین برائے تو اند — قنادیلِ سقفِ سرائے تو اند
ز خارت گل آورد و از نافہ مشک — زر از کان و برگِ تر از چوب خشک
بدستِ خودت چشم و ابرو نگاشت — کہ محرم باغیار نتواں گذاشت
توانا کہ آں نازنیں پرورد — بالوانِ نعمت چنیں پرورد
بجاں گفت باید نفس بر نفس — کہ شکرش نہ کارِ زبان است و بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش — کہ مے بینم انعامت از گفت بیش
نگویم دد و دام و مور و سمک — کہ فوجِ ملائک بر اوجِ فلک
ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند — ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند
برو سعدیا دست و دفتر بشوے — براہے کہ پایاں ندارد مپوے

حکایت

یکے را عسس دست بر بستہ بود — همیشہ پریشان و دل خستہ بود
بگوشش آمدش در شبِ تیرہ رنگ — کہ شخصے همے نالد از دستِ تنگ
بخندید دزدِ سیہ کار و گفت — تو بارے ز دوراں چہ نالی بگفت
برو شکرِ یزداں کن اے تنگدست — کہ دستت عسس تنگ برہم نہ بست
مکن نالہ از بینوائی بسے — چو بینی ز خود بینوا تر کسے

گفتار در سابقهٔ حکم ازل و توفیق خیر

نخست او ارادت بدل در نهاد
پس این بنده بر آستان سر نهاد
گر از حق نه توفیق خیرے رسد
کے از بنده خیرے بغیرے رسد
زبان را چه بینی که اقرار داد
ببین تا زبان را که گفتار داد
در معرفت دیدهٔ آدمی است
که بگشاده بر آسمان و زمی است
کیت فهم بودے نشیب و فراز
گر این در نکردے بروے تو باز
سر آورد و دست از عدم در وجود
درین جود بنهاد و در وے سجود
وگرنه کے از دست جود آمدے
محال است کز سر سجود آمدے
بحکمت زبان داد و گوش آفرید
که باشند صندوق دل را کلید
اگر نه زبان قصه بردانشے
کس از سرّ دل کے خبر داشتے
وگر نیستے سعی جاسوس گوش
خبر کے رسیدے بسلطان هوش
مرا لفظ شیرین خواننده داد
ترا سمع دراک داننده داد
مدام این دو چون حاجبان بر درند
ز سلطان به سلطان خبر میبرند
چه اندیشی از خود که فعلم نکوست
از آن در نگه کن که تقدیر اوست
برد بوستانبان به ایوان شاه
به تحفه ثمر هم ز بستان شاه

باب نهم در توبه

بیا اے که عمرت بهفتاد رفت
مگر خفته بودی که برباد رفت
همه برگ بودن همے ساختی
به تدبیر رفتن نپرداختی
قیامت که بازار مینو نهند
منازل به اعمال نیکو دهند
بضاعت بچندانکه آری بری
وگر مفلسی شرمساری بری

که بازار چندانکه آگنده‌تر
تهی‌دست را دل پراگنده‌تر

چو سرمایه افزود باطل کنی
ندانم که فردا چه حاصل کنی

بیازار محشر بضاعت فرست
پسندیده آید بنده طاعت فرست

ز پنجه درم پنج اگر کم شود
دلت ریش سرپنجهٔ غم بود

چو پنجاه سالت برون شد ز دست
غنیمت شمر پنج روزی که هست

اگر مرده مسکین زبان داشتی
به فریاد و زاری فغان داشتی

که ای زنده چون هست امکان گفت
لب از ذکر چون مرده برهم مخفت

چو ما را به غفلت بشد روزگار
تو باری دمی چند فرصت شمار

حکایت پیر مرد و تحسر بر روزگار جوانی

شبی در جوانی و طیب نعم
جوانان نشستیم چندی بهم

چو بلبل سرایان چو گل تازه روی
ز شوخی درافگنده غلغل بکوی

جهاندیده پیری ز ما برکنار
ز دور فلک لیل مویش نهار

چو فندق زبان از سخن بسته بود
نه چون ما لب از خنده چون پسته بود

جوانی بدو گفت کای پیرمرد
چه در کنج حسرت نشینی بدرد

یکی سر برآر از گریبان غم
به آرام دل با جوانان بچم

برآورد سر سالخورد از نهفت
جوابش نگر تا چه پیرانه گفت

چو باد صبا بر گلستان وزد
چمیدن درخت جوان را سزد

چمد تا جوان است و سرسبز خوید
شکسته شود چون بزردی رسید

بهاران که بید آورد بیدمشک
بریزد درخت کهن برگ خشک

نزیبد مرا با جوانان چمید
که بر عارضم صبح پیری دمید

بقید اندرم جره بازی که بود
دمادم سر رشته خواهد ربود

شما راست نوبت برین خوان نشست
که ما از تنعم بشستیم دست

چو بر سر نشست از بزرگی غبار دگر چشمِ عیشِ جوانی مدار
مرا برف بارید بر پرِّ زاغ نشاید چو بلبل تماشاے باغ
کند جلوه طاؤسِ صاحب جمال چه میخواهی از بازِ برکنده بال
مرا غلّه نیک آمد اندر درو شما را کنون مے دمد سبزه نو
گلستانِ ما را طراوت گذشت که گلدسته بندد چو پژمرده گشت
مرا تکیه جانِ پدر بر عصاست دگر تکیه بر زندگانی خطاست
مسلّم جوان راست برپاے جست که پیران برند استعانت بدست
گلِ سرخ رویم نگر زرِّ ناب فرو رفت چون زرد شد آفتاب
هوس پختن از کودکِ نا تمام چنان زشت نبود که از پیرِ خام
مرا مے بباید چو طفلاں گریست ز شرمِ گناهاں نه طفلانه زیست
نکو گفت لقمان که نازیستن به از سالها بر خطا زیستن
هم از بامدادان درِ کلبه بست به از سود و سرمایه دادن زدست
جواں تا رساند سیاهی به نور برد پیرِ مسکین سپیدی بگور

گفتار اندر غنیمت شمردنِ قوّتِ جوانی پیش از ضعفِ پیری

جوانا رهِ طاعت امروز گیر که فردا جوانی نیاید ز پیر
فراغِ دلت هست و نیروے تن چو میداں فراخ است گوئے بزن
من این روز را قدر نشناختم بدانستم اکنوں که در باختم
قضا روزگارے ز من در ربود که هر روزے از وے شبِ قدر بود
چه کوشش کند پیرِ خر زیرِ بار تو مے رو که بر بادپائی سوار
شکسته قدح گر به بندند چست نیاورد خواهد بهاے درست

کنون کوفتادت بغفلت ز دست ‏ طریقے ندارد بجز باز بست
کہ گفتت بجیحون در انداز تن ‏ چو افتادۂ دست و پائے بزن
بغفلت بدادی ز دست آب پاک ‏ چہ چارہ کنون جز تیمم بخاک
چو از چابکاں در دویدن گرو ‏ نبردی ہم افتان و خیزاں برو
گر آن باد پایان برفتند تیز ‏ تو بے دست و پا از نشستن بخیز

حکایت در معنئ ادراک پیش از فوت

شبے خوابم اندر بیابانِ فید ‏ فرو بست پاے دویدن بقید
شتربانے آمد بہول و ستیز ‏ زمام شترم بر سرم زد کہ خیز
مگر دل نہادی بمردن ز پس ‏ کہ بر مے نخیزی بہ بانگِ جرس
مرا ہمچو تو خوابِ خوش در سر است ‏ ولیکن بیابان بہ پیش اندر است
تو کز خوابِ نوشیں ببانگِ رحیل ‏ نخیزی دگر کے رسی در سبیل
فرو کوفت طبلِ شتر ساروان ‏ بمنزل رسید اولیں کاروان
خنک ہوشیارانِ فرخندہ بخت ‏ کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
بره خفتگان تا بر آرند سر ‏ نہ بینند رہ رفتگاں را اثر
سبق برد رہرو کہ برخاست زود ‏ پس از نقل بیدار بودن چہ سود
چو شیبت در آمد بروے شباب ‏ شبت روز شد دیدہ برکن ز خواب
من آں روز برکندم از عمر اُمید ‏ کہ افتادم اندر سیاہی سپید
دریغا کہ بگذشت عمرِ عزیز ‏ بخواہد گذشت ایں دمے چند نیز
گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت ‏ ور ایں نیز دم در نسازی گذشت
کنوں وقتِ تخم است اگر پروری ‏ گر اُمید داری کہ خرمن بری
بشہرِ قیامت مرو تنگ دست ‏ کہ وجہے ندارد بحسرت نشست
گرت چشمِ عقل است تدبیرِ گور ‏ کنوں کن کہ چشمت نخوردہ است مور

بمایه توان اے پسر سود کرد | چه سود افکند آنکه سرمایه خورد
کنون کوش کاب از کمر در گذشت | نه وقتے که سیلاب از سر گذشت
کنونت که چشم است اشکے ببار | زبان در دهان است عذرے بیار
نه پیوسته باشد روان در بدن | نه همواره گردد زبان در دهن
ز دانندگان بشنو امروز قول | که فردا نکیرت بپرسد ز هول
غنیمت شمار این گرامی نفس | که بے مرغ قیمت ندارد قفس
مکن عمر ضائع به افسوس و حیف | که فرصت عزیز است والوقت سیف

حکایت

قضا زنده‌ٔ را رگ جان برید | دگر کس بمرگش گریبان درید
چنین گفت بینندهٔ تیز هوش | چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ز دست شما مرده بر خویشتن | گرش دست بودے دریدے کفن
که چندین ز تیمار و دردم مپیچ | که روزے دو پیش از تو کردم بسیچ
فراموش کردی مگر مرگ خویش | که مرگ منت ناتوان کرد و ریش
محقق چو بر مرده ریزد گلش | نه بر وے که بر خود بسوزد دلش
ز هجران طفلے که در خاک رفت | چه نالی که پاک آمد و پاک رفت
تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک | که ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کنون باید این مرغ را پاے بست | نه وقتے که سررشته بردت ز دست
نشستی بجاے دگر کس بسے | نشیند بجاے تو دیگر کسے
اگر پهلوانی و گر تیغ زن | نخواهی بدر برد الا کفن
خر وحشی گر بگسلاند کمند | چو در ریگ ماند شود پائے بند
ترا نیز چندان بود دست زور | که پایت نرفت است در ریگ گور
منه دل برین سالخورده مکان | که گنبد نپاید برو گردگان

چو دی رفت و فردا نیامد بدست | حساب از همین یک نفس کن که هست

حکایت

میان دو تن دشمنی بود و جنگ | سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ
ز دیدار هم تا بحدی رمان | که بر هر دو تنگ آمدی آسمان
یکی را اجل بر سر آورد جیش | سر آمد برو روزگاران عیش
بد اندیش وی را درون شاد گشت | بگورش پس از مدتی برگذشت
شبستان گورش در اندوده دید | که وقتی سرایش زر اندوده دید
ز روی عداوت بیازوی زور | یکی تخته برکندش از روی گور
سر تاجور دیدش اندر مغاک | دو چشم جهان بینش آگنده خاک
وجودش گرفتار زندان گور | تنش طعمهٔ کرم و تاراج مور
ز دور فلک بدر رویش هلال | ز جور زمان سرو قدش خلال
کف دست سرپنجهٔ زورمند | جدا کرده ایام بندش ز بند
چنانش برو رحمت آمد ز دل | که بسرشت بر خاکش از گریه گل
پشیمان شد از کردهٔ خوی زشت | بفرمود بر سنگ گورش نبشت
مکن شادمانی بمرگ کسی | که دهرت پس از وی نماند بسی
شنید این سخن عارفی هوشیار | بنالید کای قادر کردگار
عجب گر تو رحمت نیاری برو | که بگریست دشمن بزاری برو
تن ما شود نیز روزی چنان | که بر وی بسوزد دل دشمنان
مگر در دل دوست رحم آیدم | چو بیند که دشمن ببخشایدم
بجائی رسد کار سر دیر و زود | که گوئی در و دیده هرگز نبود
زدم تیشه یک روز بر تل خاک | بگوش آمدم نالهٔ دردناک
که زنهار اگر مردی آهسته تر | که چشم و بناگوش و روی است و سر

حکایتِ پدر و دُختر

شبی خُفته بُودم بعزم سفر · گرفتم پیٔ کاروانی سحر
برآمد یکی سهمگین باد و گرد · که بر چشمِ مردُم جهان تیره کرد
بره بر یکی دُخترِ خانه بود · بمعجر غُبار از پدر می زدُود
پدر گُفتش ای نازنین چهرِ من · که شوریده داری دِل از مهرِ من
نچندان نشیند درین دیده گرد · که بازش بمعجر تُوان پاک کرد
تُرا نفسِ رعنا چو سرکش سُتور · دوان می برد تا بسر شیبِ گور
اجل ناگهت بگسلاند رکیب · عنان باز نتوان گرفت از نشیب
خبر داری ای اُستخوانی قفس · که جانِ تو مُرغیست نامش نفس
چو مُرغ از قفس رفت و بگسست قید · دِگر ره نگردد بسعیِ تو صید
نگهدار فُرصت که عالم دمیست · دمی پیشِ دانا به از عالمیست
سکندر که بر عالمی حُکم داشت · در آندم که بگذشت و عالم گذاشت
مُیسر نبُودش کزو عالمی · سِتانند و مُهلت دِهندش دمی
برفتند و هرکس دُرُود آنچه کِشت · نماند بجُز نامِ نیکو و زِشت
چرا دِل برین کاروانگه نهیم · که یاران برفتند و ما بر رهیم
پس از ما همین گُل دِهد بوستان · نشینند با یکدگر دوستان
دِل اندر دِلارامِ دُنیا مبند · که ننشست با کس که دِل برنکند
چو در خاکدانِ لحد خُفت مرد · قیامت بیفشاند از روی گرد
سر از جیبِ غفلت برآور کنون · که فردا نماند بحسرت نگون
تو چون خواهی آمد بشیراز در · سر و تن بشوئی ز گردِ سفر
پس ای خاکسارِ گنه عنقریب · سفر کرده خواهی بشهرِ غریب
بران از دو سرچشمهٔ دیده جوی · ور آلایشی داری از خود بشوی

حکایت

یکی بود بر پادشاهی ستیز   به دشمن سپردش که خونش بریز
گرفتار در دست آن کینه توز   همی گفت با خود بزاری و سوز
اگر دوست بر خود نیازردمی   کی از دست دشمن جفا بردمی
تو از دوست گر عاقلی بر مگرد   که دشمن نیارد نگه در تو کرد
بناچار دشمن بدرّدش پوست   رفیقی که بر خود بیازرد دوست
تو با دوست یکدل شو و یکسخن   که خود بیخ دشمن برآرد ز بن
نپندارم این زشت نامی نکوست   بخشنودی دشمن آزار دوست

حکایت

همی یادم آید ز عهد صغر   که عیدی برون آمدم با پدر
ببازیچه مشغول مردم شدم   در آشوب خلق از پدر گم شدم
برآوردم از هول و دهشت خروش   پدر ناگهانم بمالید گوش
که ای شوخ چشم آخرت چند بار   بگفتم که دستم ز دامن مدار
بتنها نداند شدن طفل خرد   که مشکل بود راه نادیده برد
تو هم طفل راهی بسعی ای فقیر   برو دامن نیک مردان بگیر
مکن با فرومایه مردم نشست   چو کردی ز هیبت فرو شوی دست
بفتراک پاکان در آویز چنگ   که عارف ندارد ز دریوزه ننگ
مریدان بقوت ز طفلان کم اند   مشایخ چو دیوار مستحکم اند
بیاموز رفتار زان طفل خرد   که چون استعانت بدیوار برد
ز زنجیر ناپارسایان برست   که در حلقهٔ پارسایان نشست
اگر حاجتی داری این حلقه گیر   که سلطان ازین در ندارد گزیر
برو خوشه چین باش سعدی صفت   که گرد آوری خرمن معرفت

حکایت خرمن سوز

یکی غله مرداد مه توده کرد — ز تیمار دی خاطر آسوده کرد
شبی مست شد و آتشی برفروخت — نگون بخت کالیوه خرمن بسوخت
دگر روز در خوشه چیدن نشست — که یک جو ز خرمن نماندش بدست
چو سرگشته دیدند درویش را — یکی گفت پروردهٔ خویش را
نخواهی که باشی چنین تیره روز — به دیوانگی خرمن خود مسوز
گر از دست عمرت شد اندر بدی — تو آنی که در خرمن آتش زدی
فضیحت بود خرمن اندوختن — پس از خرمن خویشتن سوختن
مکن جان من تخم دین ریز و داد — مده خرمن نیک نامی به باد
چو برگشته بختی در افتد به بند — ازو نیک بختان بگیرند پند
تو پیش از عقوبت در عفو کوب — که سودی ندارد فغان زیر چوب
برآر از گریبان غفلت سرت — که فردا نماند خجل در برت

حکایت

یکی متفق بود بر منکری — گذر کرد بر وی نکو محضری
نشست از خجالت عرق کرده روی — که آیا خجل گشتم از شیخ کوی
شنید این سخن پیر روشن روان — برو برشورید و گفت ای جوان
نیاید همی شرمت از خویشتن — که حق حاضر و شرم داری ز من
نیاسائی از جانب هیچ کس — برو جانب حق نگه دار و بس
چنان شرم دار از خداوند خویش — که شرمت ز بیگانگان است و خویش

حکایت

پلیدی کند گربه بر جای پاک — چو زشتش نماید بپوشد به خاک

تو آزادی از ناپسندیده‌ها ‌‌‌‌‌‌— نترسی که بر وی فتد دیده‌ها
میندیش از آن بندهٔ پرگناه ‌— که از خواجه آبق شود چندگاه
اگر باز گردد بصدق و نیاز — بزنجیر و بندش نیارند باز
به کین آوری با کسی برستیز — که از وی گزیرت بود یا گریز
کنون کرد باید عمل را حساب — نه وقتی که منشور گردد کتاب
کسی گرچه بد کرد هم بد نکرد — که پیش از قیامت غم خود بخورد
گر آیینه از آه گردد سیاه — شود روشن آیینهٔ دل به آه
بترس از گناهان خویش این نفس — که روز قیامت نترسی ز کس

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش — دل از دهر فارغ سر از عیش خوش
بسیج سفر کردم اندر نفس — بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
به ره بر یکی دکه دیدم بلند — تنی چند مسکین بر او پای بند
یکی گفت کاین بندیان شب‌روند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند
چو بر کس نیامد ز دستت ستم — ترا گر جهان شحنه گیرد چه غم
نکونام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدا و مترس از امیر
نیاورده عامل غش اندر میان — نیندیشد از رفع دیوانیان
وگر عفتش را فریب است زیر — زبان حسابش نگردد دلیر
چو خدمت پسندیده آرم بجای — نیندیشم از دشمن تیره‌رای
اگر بنده کوشش کند بنده‌وار — عزیزش بدارد خداوندگار
وگر کند رای است در بندگی — ز جانداری افتد بخربندگی
قدم پیش نه کز ملک بگذری — که گر باز مانی ز دد کمتری

حکایت

یکی را به چوگان شه دامغان / بزد تا چو طبلش بر آمد فغان

شب از بیقراری نیارست خفت / برو پارسائی گذر کرد و گفت

بشب گر ببردی بر شحنه سوز / گنه آبرویش نبردی بروز

کسی روز محشر نگردد خجل / که شبها بدرگه برد سوز دل

اگر هوشمندی ز داور بخواه / شب توبه تقصیر روز گناه

هنوز ار سر صلح داری چه بیم / در عذر خواهان نه بندد کریم

کریمی که آوردت از نیست هست / عجب گر بیفتی نگیردت دست

اگر بنده‌ای دست حاجت برآر / وگر شرمسار آب حسرت ببار

نیامد برین در کسی عذر خواه / که سیل ندامت نشستش گناه

نریزد خدا آبروی کسی / که ریزد گنه آب چشمش بسی

باب دهم در مناجات

بیا تا برآریم دستی ز دل / که نتوان برآورد فردا ز گل

بفصل خزان در نبینی درخت / که بی برگ ماند ز سرمای سخت

برآرد تهی دستهای نیاز / ز رحمت نگردد تهی دست باز

مپندار از آن در که هرگز نبست / که نومید گردد برآورده دست

همه طاعت آرند و مسکین نیاز / بیا تا بدرگاه مسکین نواز

چو شاخ برهنه برآریم دست / که بی برگ ازین بیش نتوان نشست

خداوندگارا نظر کن بجود / که جرم آمد از بندگان در وجود

گنه آید از بندهٔ خاکسار / به امید عفو خداوندگار

کریما برزق تو پرورده ایم / به انعام و لطف تو خو کرده ایم

گدا چون کرم بیند و لطف و ناز	نگردد ز دنبال بخشنده باز
چو ما را به دنیا تو کردی عزیز	به عقبی همین چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس	عزیز تو خواری نبیند ز کس
خدایا به عزت که خوارم مکن	به ذل گنه شرمسارم مکن
مسلط مکن چون منی بر سرم	ز دست تو به گر عقوبت برم
به گیتی بتر زین نباشد بدی	جفا بردن از دست همچون خودی
مرا شرمساری ز روی تو بس	دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایه‌ای	سپهرم بود کهترین پایه‌ای
اگر تاج بخشی سر افرازدم	تو بردار تا کس نیندازدم

حکایت

تنم می‌بلرزد چو یاد آورم	مناجات شوریده‌ای در حرم
که می‌گفت با حق به زاری بسی	بیفکن که دستم نگیرد کسی
به لطفم بخوان یا بران از درم	ندارد به جز آستانت سرم
تو دانی که مسکین و بیچاره‌ایم	فرو مانده با نفس اماره‌ایم
نمی‌تازد این نفس سرکش چنان	که عقلش تواند گرفتن عنان
که با نفس و شیطان برآید به زور؟	نبرد پلنگان نیاید ز مور
به مردان راهت که راهی بده	وزین دشمنانم پناهی بده
خدایا به ذات خداوندیت	به اوصاف بی مثل و مانندیت
به لبیک حجاج بیت الحرام	به مدفون یثرب علیه السلام
به تکبیر مردان شمشیرزن	که مرد وغا را شمارند زن
به طاعات پیران آراسته	به صدق جوانان نوخاسته
که ما را در آن ورطهٔ یک نفس	ز ننگ دو گفتن به فریاد رس

امیدست از آنان که طاعت کنند ‌ ‌ ‌ ‌ که بی‌طاعتان را شفاعت کنند

به پاکان کز آلایشم دور دار ‌ ‌ ‌ ‌ وگر زلتی رفت معذور دار

به پیران پشت از عبادت دوتا ‌ ‌ ‌ ‌ ز شرم گنه دیده بر پشت پا

که چشمم ز روی سعادت مبند ‌ ‌ ‌ ‌ زبانم به وقت شهادت مبند

چراغ یقینم فرا راه دار ‌ ‌ ‌ ‌ ز بد کردنم دست کوتاه دار

بگردان ز نادیدنی دیده‌ام ‌ ‌ ‌ ‌ مده دست بر ناپسندیده‌ام

من آن ذره‌ام در هوای تو نیست ‌ ‌ ‌ ‌ وجود و عدم ز احتقارم یکیست

ز خورشید لطفت شعاعی بسم ‌ ‌ ‌ ‌ که جز در شعاعت نبیند کسم

بدی را نگه کن که بهتر کس است ‌ ‌ ‌ ‌ گدا را ز شاه التفاتی بس است

مرا گر بگیری به انصاف و داد ‌ ‌ ‌ ‌ بنالم که عفوت نه این وعده داد

خدایا به ذلت مران از درم ‌ ‌ ‌ ‌ که صورت نبندد دری دیگرم

ور از جهل غایب شدم روز چند ‌ ‌ ‌ ‌ کنون کامدم در برویم مبند

چه عذر آرم از ننگ تردامنی ‌ ‌ ‌ ‌ مگر عجز پیش آورم کای غنی

فقیرم به جرم گناهم مگیر ‌ ‌ ‌ ‌ غنی را ترحم بود بر فقیر

چرا باید از ضعف حالم گریست ‌ ‌ ‌ ‌ اگر من ضعیفم پناهم قویست

خدایا به غفلت شکستیم عهد ‌ ‌ ‌ ‌ چه زور آورد با قضا دست جهد

چه بر خیزد از دست تدبیر ما ‌ ‌ ‌ ‌ همین نکته بس عذر تقصیر ما

همه هرچه کردم تو برهم زدی ‌ ‌ ‌ ‌ چه قوت کند با خدائی خودی

نه من سر ز حکمت بدر می‌برم ‌ ‌ ‌ ‌ که حکمت چنین می‌رود بر سرم

حکایت

سیه چرده‌ای را کسی زشت خواند ‌ ‌ ‌ ‌ جوابی بگفتش که حیران بماند

نه من صورت خویش خود کرده‌ام ‌ ‌ ‌ ‌ که عیبم شماری که بد کرده‌ام

مرا با من از زشت و زیبا چه کار / نه آخر منم زشت و زیبا نگار
از آنم که بر سر نبشتی ز پیش / نه کم کرده ای بنده پرور نه بیش
تو دانایی آخر که قادر نیم / توانای مطلق تویی من کیم
گرم ره نمایی رسیدم به خیر / وگر گم کنی باز ماندم ز سیر
جهان آفرین گر نه یاری کند / کجا بنده پرهیزگاری کند

حکایت

چه خوش گفت درویش کوتاه دست / که شب توبه کرد و سحرگه شکست
گر او توبه بخشد بماند درست / که پیمان ما بی ثبات است و سست
بحقت که چشمم ز باطل بدوز / بنورت که فردا بنارم مسوز
ز مسکینیم روی در خاک رفت / غبار گناهم بر افلاک رفت
تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار / که در پیش باران نپاید غبار
ز جرمم درین مملکت جاه نیست / ولیکن به ملکی دگر راه نیست
تو دانی ضمیر زبان بستگان / تو مرهم نهی بر دل خستگان

حکایت

شنیدم که مستی ز تاب نبید / بمقصورهٔ مسجدی در دوید
بنالید بر آستان کرم / که یا رب بفردوس اعلی برم
مؤذن گریبان گرفتش که هین / سگ و مسجد ای فارغ از عقل و دین
چه شایسته کردی که خواهی بهشت / نمی زیبدت ناز با روی زشت
بگفت این سخن پیر و بگریست مست / که مستم بدار از من ای خواجه دست
عجب داری از لطف پروردگار / که باشد گنهکاری امیدوار
ترا می نگویم که عذرم پذیر / در توبه باز است و حق دستگیر

همی شرم دارم ز لطفِ کریم — کہ خوانم گنہ پیشِ عفوش عظیم
کسے را کہ پیری در آرد ز پاے — چو دستش نگیرد نخیزد ز جاے
من آنم ز پا اندر اُفتادہ پیر — خُدایا بہ فضلت تو ام دستگیر
نگویم بزرگی و جاہم ببخش — فرومایگی و گناہم ببخش
اگر یارے اندک زلل داندم — بہ نابخردی شُہرہ گرداندم
تو بینا و ما خائف از یکدگر — کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در
بر آوردہ مردُم ز بیرون خروش — تو با بندہ در پردہ و پردہ پوش
بنادانی ار بندگاں سر کشند — خُداوندگاراں قلم در کشند
اگر جُرم بخشی بمقدارِ جُود — نماند گرفتارے اندر وجُود
اگر خشم گیری بقدرِ گناہ — بدوزخ فرست و ترازو مخواہ
گرم دست گیری بجائے رسم — دگر بفگنی بر نگیرد کسم
کہ زور آورد گر تو یاری دہی — کہ گیرد چو تو رستگاری دہی
دو خواہند بودن بمحشر فریق — ندانم کدامین دہندم طریق
عجب گر بود راہم از دستِ راست — کہ از دستِ من جز کژی بر نخاست
دِلم میدہد وقت وقت اِیں اُمید — کہ حق شرم دارد ز مُوئے سپید
عجب دارم ار شرم دارد ز من — کہ شرمم نمے آید از خویشتن
نہ یُوسف کہ چندیں بلا دید و بند — چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
گنہ عفو کرد آلِ یعقُوب را — کہ معنی بُود صُورتِ خُوب را
بکردارِ بد شاں مُقید نہ کرد — بضاعاتِ مُزجاتِ شاں رد نکرد
ز لطفت ہمیں چشم داریم نیز — بدیں بے بضاعت ببخش اے عزیز

بضاعت نیاوردم اِلّا اُمید
خُدایا ز عفوم مکن نا اُمید

منتخباتِ شاهنامه

گفتار اندر فراهم آوردنِ شاهنامه

سخن هر چه گویم همه گفته‌اند — بر باغِ دانش همه رُفته‌اند
اگر بر درختِ برومند جاے — نیابم کہ از بر شدن نیست پاے
کسے کو شود زیرِ نخلِ بلند — ہماں سایہ زو باز دارد گزند
توانم مگر پایگہ ساختن — برِ شاخِ آں سروِ سایہ فگن
کزیں نامۂ نامور شہریار — بہ گیتی بمانم یکے یادگار
تو ایں را دروغ و فسانہ مداں — بہ یکساں روش در زمانہ مداں
ازو ہر چہ اندر خورد با خرد — دگر بر رہِ رمز معنی برد
یکے نامہ بُد از گہِ باستاں — فراواں بدو اندروں داستاں
پراگندہ در دستِ ہر موبدے — ازو بہرۂ بُردہ ہر بخردے
یکے پہلواں بُود دہقاں نژاد — دلیر و بزرگ و خردمند و راد
پژوہندۂ روزگارِ نخست — گذشتہ سخنہا ہمہ باز جُست

ز هر کشوری موبدی سالخورد — بیاورد و این نامه را گرد کرد
بپرسیدشان از نژاد کیان — وزان نامداران فرخ گوان
که گیتی به آغاز چون داشتند — که ایدون به ما خوار بگذاشتند
چه گونه سر آمد به نیک اختری — بر ایشان همه روز کند آوری
بگفتند پیشش یکایک مهان — سخنهای شاهان و گشت جهان
چو بشنید از ایشان سپهبد سخن — یکی نامور نامه افکند بن
چنین یادگاری شد اندر جهان — بر او آفرین از کهان و مهان

گفتار در سرگذشت دقیقی شاعر

چو از دفتر این داستانها بسی — همی خواند خواننده بر هر کسی
جهان دل نهاده بدین داستان — همان بخردان و همان راستان
جوانی بیامد گشاده زبان — سخن گفتن خوب و طبع روشن روان
به نظم آرم این نامه را گفت من — ازو شادمان شد دل انجمن
جوانیش را خوی بد یار بود — ابا بد همیشه به پیکار بود
برو تاختن کرد ناگاه مرگ — نهادش به سر بر یکی تیره ترگ
بدان خوی بد جان شیرین بداد — نبود از جهان دلش یک روز شاد
یکایک ازو بخت برگشته شد — به دست یکی بنده بر کشته شد
ز گشتاسب و ارجاسب بیتی هزار — بگفت و سر آمد برو روزگار
برفت او و این نامه ناگفته ماند — چنان بخت بیدار او خفته ماند

بکن عفو یا رب گناه ورا
بیفزای در حشر جاه ورا

گفتار اندر بنیاد نهادن کتاب و اندرزِ دوست درین باب

دلِ روشنِ من چو برگشت ازوے
سوے تختِ شاهِ جهان کرد روے

که این نامه را دست پیش آورم
ز دفتر به گفتارِ خویش آورم

بپرسیدم از هر کسے بے شمار
بترسیدم از گردشِ روزگار

مگر خود درنگم نباشد بسے
بباید سپردن به دیگر کسے

و دیگر که گنجم وفادار نیست
همان رنج را کس خریدار نیست

زمانه سراسر پر از جنگ بود
بجویندگان بر جهان تنگ بود

برین گونه یک چند بگذاشتم
سخن را نهفته همے داشتم

ندیدم کسے کش سزاوار بود
بگفتارِ این مر مرا یار بود

زِ نیکو سخن به چه اندر جهان
برو آفرین از کهان و مهان

اگر نامدے این سخن از خداے
نبی کے بُدے نزدِ ما رهنماے

بشهرم یکے مهربان دوست بود
تو گفتی که با من بیک پوست بود

مرا گفت خوب آمد این راے تو
به نیکی خرامد مگر پاے تو

نوشته من این نامهٔ پهلوی
به پیش تو آرم مگر نغنوی

گشاده زبان و جوانیت هست
سخن گفتنِ پهلوانیت هست

شو این نامهٔ خسروان بازگوے
بدین جوے نزدِ مهان آبروے

چو آورد این نامه نزدیک من
برافروخت این جانِ تاریکِ من

اندر ستایشِ منصور بن محمد

بدین نامه چون دست کردم دراز
یکے مهترے بود گردن فراز

جوان بود از گوهر پهلوان　　خردمند و بیدار و روشن روان
خداوند رای و خداوند شرم　　سخن گفتن خوب و آوای نرم
مرا گفت کز من چه آید همی　　که جانت سخن برگراید همی
بچیزی که باشد مرا دسترس　　بکوشم نیازت نیارم به کس
همی داشتم چون یکی تازه سیب　　که از باد نامد بمن بر نهیب
بکیوان رسیدم ز خاک نژند　　ازان نیک دل نامدار ارجمند
بچشمش همان خاک و هم سیم و زر　　کریمی بدو یافته زیب و فر
سراسر جهان پیش او خوار بود　　جوانمرد بود و وفادار بود
چنان نامور گم شد از انجمن　　چو از باد سرو سهی در چمن
دریغ آن کمربند و آن گردگاه　　دریغ آن کیی برز و بالای شاه
نه زو زنده بینم نه مرده نشان　　بدست نهنگان مردم کشان
گرفتار زو دل شده ناامید　　روان لرز لرزان بکردار بید
ستم باد بر جان آن ماه و سال　　کجا بر تن شاه شد بد سگال
یکی پند آن شاه یاد آورم　　ز کژی روان سوی داد آورم
مرا گفت کاین نامهٔ شهریار　　اگر گفته آید بشاهان سپار
دل من بگفتار او رام شد　　روانم بدین شاد و پدرام شد
چو جان رهی پند او کرد یاد　　دلم گشت از پند او راد و شاد
بدین نامه من دست کردم دراز　　بنام شهنشاه گردن فراز

در ستایش سلطان محمود

جهان آفرین تا جهان آفرید　　چنو شهریارے نیامد پدید
خداوند تاج و خداوند تخت　　جهاندار و پیروز و بیدار بخت
چو خورشید بر گاه بنمود تاج　　زمین شد بکردار تابنده عاج

چو گویی که خورشید تابان که بود	کزو در جهان روشنایی فزود
ابوالقاسم آن شاه پیروزبخت	نهاد از بر تاج خورشید تخت
ز خاور بیاراست تا باختر	پدید آمد از فر او کان زر
مرا اختر خفته بیدار گشت	به مغز اندر اندیشه بسیار گشت
بدانستم آمد زمان سخن	کنون نو شود روزگار کهن
بر اندیشهٔ شهریار زمین	بخفتم شبی دل پر از آفرین
دل من چو نور اندر آن تیره شب	نخفته گشاده دل و بسته لب
چنان دید روشن روانم به خواب	که رخشنده شمعی برآمد ز آب
همه روی گیتی شب لاجورد	از آن شمع گشتی چو یاقوت زرد
در و دشت بر سان دیبا شدی	یکی تخت پیروزه پیدا شدی
نشسته برو شهریاری چو ماه	یکی تاج بر سر به جای کلاه
رده برکشیده سپاه از دو میل	به دست چپش هفتصد ژنده پیل
یکی پاک دستور پیشش به پای	به داد و به دین شاه را رهنمای
مرا خیره گشتی سر از فر شاه	وزان ژنده پیلان و چندان سپاه
چو آن چهرهٔ خسروی دیدمی	ازان نامداران بپرسیدمی
که این چرخ و ماه است یا تاج و گاه	ستاره است پیش اندرش یا سپاه
یکی گفت این شاه روم است و هند	ز قنوج تا پیش دریای سند
به ایران و توران ورا بنده اند	به رای و به فرمان او زنده اند
بیاراست روی زمین را به داد	بپرداخت زان تاج بر سر نهاد
جهاندار محمود شاه بزرگ	به آبشخور آرد همی میش و گرگ
ز کشمیر تا پیش دریای چین	برو شهریاران کنند آفرین
چو کودک لب از شیر مادر بشست	به گهواره محمود گوید نخست
تو نیز آفرین کن که گوینده‌ای	بدو نام جاوید جوینده‌ای

نه پیچد کسی سر ز فرمان اوی — نیارد گذشتن ز پیمان اوی
چو بیدار گشتم بجستم ز جای — چه مایه شب تیره بودم بپای
بر آن شهریار آفرین خوانده ام — نبودم درم جان برافشانده ام
بدل گفتم این خواب را پاسخ است — که آوازه اش در جهان فرخ است
بر او آفرین کو کند آفرین — بر آن بخت بیدار تاج و نگین
ز فرش جهان شد چو باغ بهار — هوا پر ز ابر و زمین پر نگار
ز ابر اندر آمد بهنگام نم — جهان شد بکردار باغ ارم
به ایران همه خوبی از داد اوست — جهان شادمان از دل شاد اوست
به بزم اندرون آسمان وفاست — به رزم اندرون تیز دم اژدهاست
به تن ژنده پیل و بجان جبرئیل — بکف ابر بهمن بدل رود نیل
سر بخت بدخواه با خشم اوی — چو دینار خوار است بر چشم اوی
نه کند آوری گیرد از تاج و گنج — نه دل تیره دارد ز رزم و نه رنج
هر آنکس که دارد ز پروردگان — از آزاد و از نیک دل بندگان
شهنشاه را سر بسر دوستدار — بفرمان ببسته کمر استوار
شده هر یکی شاه هر کشوری — روان نام شان بر همه منبری

بر تخت نشستن جمشید پسر طهمورث و پیدا کردن آلات جنگ و آموختن دیگر هنرها را به مردم

چو رفت از میان نامور شهریار — پسر شد بجای پدر نامدار
گرانمایه جمشید فرزند اوی — کمربسته و دل پر از پند اوی
برآمد بر آن تخت فرخ پدر — به رسم کیان بر سرش تاج زر
کمربست با فر شاهنشهی — جهان سر بسر گشت او را رهی

زمانه بر آسود از داوری — به فرمان او دیو و مرغ و پری
جهان را فزوده بدو آبروی — فروزان شده تخت شاهی بدوی
منم گفت با فرهٔ ایزدی — همم شهریاری و هم موبدی
بدان را ز بد دست کوته کنم — روان را سوی روشنی ره کنم
نخست آلت جنگ را دست برد — در نام جستن به گردان سپرد
بفر کئی نرم کرد آهنا — چو خود و زره کرد و چون جوشنا
چو خفتان و چون درع و برگستوان — همه کرد پیدا به روشن روان
بدین اندرون سال پنجاه رنج — ببرد و ازین ساز بنهاد گنج
دگر پنجه اندیشهٔ جامه کرد — که پوشند هنگام جنگ و نبرد
ز کتان و ابریشم و موی و قز — قصب کرد پرمایه دیبا و خز
بیاموختشان رشتن و تافتن — بتار اندرون پود را بافتن
چو شد بافته شستن و دوختن — گرفتند ازو یکسر آموختن
چو این کرده شد ساز دیگر نهاد — زمانه بدو شاد و او نیز شاد
ز هر پیشه در انجمن گرد کرد — بدین اندرون سال پنجاه خورد
گروهی که کاتوزیان خوانیش — به رسم پرستندگان دانیش
جدا کردشان از میان گروه — پرستنده را جایگه کرد کوه
بدان تا پرستش بود کارشان — نوان پیش روشن جهاندارشان
صفی بر دگر دست بنشاندند — همی نام نیساریان خواندند
کجا شیر مردان جنگ آورند — فروزندهٔ لشکر و کشورند
کز ایشان بود تخت شاهی بجای — وز ایشان بود نام مردی بپای
نسودی سه دیگر گره را شناس — کجا نیست بر کس از ایشان سپاس
بکارند و ورزند و خود بدروند — بگاه خورش سرزنش نشنوند
ز فرمان سرآزاده و ژنده پوش — ز آواز پیغاره آسوده گوش

بر آسوده از داور و گفت و گوے — تن آباد و آباد گیتی بروے
چه گفت آن سخنگوے آزاد مرد — که آزاده را کاهلی بنده کرد
چهارم که خوانند اهتو خوشی — همان دست ورزان ابا سرکشی
کجا کار شان همگنان پیشه بود — روان شان همیشه پر اندیشه بود
بدین اندرون سال پنجاه نیز — بخورد و ببخشید بسیار چیز
ازین هر یکی را یکی پایگاه — سزاوار بگزید و بنمود راه
که تا هر کس اندازهٔ خویش را — ببیند بداند کم و بیش را
ازان پس که اینها شد آراسته — شهنشاه با دانش و خواسته
ز خارا گهر جست یک روزگار — همی کرد ازو روشنی خواستار
بچنگ آمدش چند گونه گهر — چو یاقوت و بیجاده و سیم و زر
ز خارا بافسون برون آورید — شد آراسته بندها را کلید
دگر بویهاے خوش آورد باز — که دارند مردم ببویش نیاز
چو بان و چو کافور و چون مشک ناب — چو عود و چو عنبر چو روشن گلاب
پزشکی و درمان هر دردمند — در تندرستی و راه گزند
همه رازها نیز کرد آشکار — جهان را نیامد چنو خواستار
گذر کرد ازان پس بکشتی بر آب — ز کشور بکشور بر آمد شتاب
چنین سال پنجه بورزید نیز — ندید از هنر بر خرد بسته چیز
همه کردنیها چو آمد پدید — بگیتی جز از خویشتن را ندید
چو آن کارهاے وے آمد بجاے — ز جاے مهی برتر آورد پاے
بفر کیانی یکی تخت ساخت — چه مایه بدو گوهر اندر نشاخت
چو خورشید تابان میان هوا — نشسته برو شاه فرمانروا
جهان انجمن شد بر تخت اوے — ازان بر شده فرهٔ بخت اوے
به جمشید بر گوهر افشاندند — مر آن روز را روز نو خواندند

سرِ سالِ نو هرمزِ فرودین / برآسوده از رنج تن دل ز کین
بنوروز نو شاهِ گیتی فروز / بر آن تخت بنشست فیروز روز
بزرگان به شادی بیاراستند / مے و رود و رامشگران خواستند
چنین جشنِ فرخ از آن روزگار / بماندہ از آن خسروان یادگار
چنین سال سی صد همے رفت کار / ندیدند مرگ اندر آن روزگار
نیارست کس کرد بیکارئے / نبد درد و سختی و بیمارئے
بفرمانش مردم نهاده دو گوش / ز رامش جهان پُر ز آوای نوش
چنین تا بر آمد برین سالیان / همے تافت از شاه فرِّ کیان
جهان بُد بآرام زان شادکام / ز یزدان بدو نو بنو بُد پیام

برگشتنِ جمشید از فرمانِ خدا و برگشتنِ روزگار ازو

چو چندین برآمد برین روزگار / ندیدند جز خوبی از شهریار
جهان سر بسر گشته او را رهی / نشسته جهاندار با فرهی
یکایک به تختِ مهی بنگرید / به گیتی جز از خویشتن کس ندید
منی کرد آن شاهِ یزدان شناس / ز یزدان بپیچید و شد ناسپاس
گرانمایگان را ز لشکر بخواند / چه مایه سخن پیشِ ایشان براند
چنین گفت با سالخورده مهان / که جز خویشتن را ندانم جهان
هنر در جهان از من آمد پدید / چو من نامور تختِ شاهی ندید
جهان را بخوبی من آراستم / ز روئے زمیں رنج من کاستم
خور و خواب و آرامتان از من است / همان پوشش و کامتان از من است
بزرگی و دیهیم و شاهی مراست / که گوید که جز من کسے پادشاست؟
بدارو و درمان جهان گشت راست / که بیماری و مرگ کس را نکاست
جز از من که برداشت مرگ از کسے؟ / اگر بر زمین شاه باشد بسے

شُما را زِ من ہوش و جاں در تن اَست — بمن نگرود ہر کہ آہرمن اَست
گر ایدُوں کہ دانید من کردم ایں — مرا خواند باید جہاں آفریں
ہمہ مُوبداں سر فگندہ نگوں — چرا کس نیارست گُفتن نہ چُوں
چو ایں گُفتہ شُد فرِ یزداں از وے — گُسست و جہاں شُد پُر از گُفت و گوے
سہ و بیست سال از درِ بارگاہ — پراگندہ گشتند یکسر سپاہ
منی چُوں بہ پیوست با کردگار — شکست اندر آورد و برگشت کار
چہ گُفت آں سخن گوے با ترس و ہوش — چو خُسرو شدی بندگی را بکوش
بہ یزداں ہر آنکس کہ شُد ناسپاس — بدِلش اندر آید زِ ہر سُو ہراس
بہ جمشید بر تیرہ گُوں گشت رُوز — ہمے کاست زو فرِ گیتی فرُوز
از و پاک یزداں چو شُد خشمناک — بدانست و شُد شاہ با ترس و باک
چو آزردہ شُد پاک یزداں از وے — بداں درد و درماں ندیدند رُوے
ہمے راند جمشید خُوں در کنار — ہمے کرد پوزش بر کردگار
ہمے کاست زو فرّۂ ایزدی — بر آوردہ بر وے شکوہِ بدی

داستانِ فریدُوں

بخش کردنِ فریدُوں جہاں را بہ پسرانِ خُود

نہُفتہ چو بیرُوں کشید از نہاں — بسہ بہرہ کرد آفریدُوں جہاں
یکے رُوم و خاور دگر تُرک و چیں — سوُم دشتِ گُرداں و ایراں زمیں
نخُستیں بہ سلم اندرُوں بنگرید — ہمہ رُوم و خاور مر او را گُزید
بفرمُود تا لشکرے بر کشید — گُرازاں سُوے خاور اندر کشید
بہ تختِ کیاں اندر آورد پاے — ہمے خواندندش خاور خُداے

دگر تور را داد توران زمین | ورا کرد سالار ترکان و چین
یکی لشکری نام زد کرد شاه | کشید آنگهی تور لشکر براه
بیامد به تخت کئی بر نشست | کمر بر میان بست و بگشاد دست
بزرگان برو گوهر افشاندند | جهان پاک توران شهش خواندند
وزان پس چو نوبت بایرج رسید | مر او را پدر شهر ایران گزید
هم ایران و هم دشت نیزه وران | همان تخت شاهی و تاج سران
بدو داد کو را سزا دید تاج | همان تیغ و مهر و همان تخت عاج
سران را که بد هوش و فرهنگ و رای | مر او را چه خواندند ایران خدای
نشستند هر سه بآرام شاد | چنان مرزبانان فرخ نژاد
بر آمد برین روزگاری دراز | زمانه بدل در همی داشت راز
فریدون فرزانه شد سال خورد | بباغ بهار اندر آورد گرد
برین گونه گردد سراسر سخن | شود سست نیرو چو گردد کهن
چو آمد بکار اندرون تیرگی | گرفتند پرمایگان خیرگی
کنون باز گردم بگفتار سلم | که چون ریخت ز ایرج همی خون گرم

رشک بردن سلم بر ایرج و رای زدن با تور در کار او

بجنبید مر سلم را دل ز جای | دگر گونه تر شد بآیین و رای
دلش چون فرو شد بآز اندرون | باندیشه بنشست با رهنمون
نبودش پسندیده بخشش پدر | که دادش بکهتر پسر تاج زر
بدل پر زکین شد برخ پر ز چین | فرستاده فرستاد زی شاه چین
فرستاد نزد برادر پیام | که جاوید زی خرم و شاد کام

بگفت آنچه اندر دل اندیشه بود	هیونے بران سو بر افگند زود
بنزد برادر جهانگیر تور	که بود از دلش راے و اندیشه دور
بدان اے شهنشاه ترکان و چین	گسسته دل روشن از به گزین
زگیتی زیان کرده مارا پسند	منش پست و بالا چو سرو بلند
به بیدار دل بنگر این داستان	کزین گونه نشنیدی از باستان
سه فرزند بودیم زیباے تخت	یکے کهتر از ما بر آمد بخت
اگر مهترم من بسال و خرد	زمانه بمهر من اندر خورد
گذشته زمن تخت و تاج و کلاه	نزیبد مگر بر تو اے پادشاه
سزد گر بمانیم هر دو دژم	کزین سان پدر کرد بر ما ستم
چو ایران و دشت یلان و یمن	بایرج دهد روم و خاور بمن
سپارد ترا دشت ترکان و چین	که از ما سپهدار ایران زمین
بدین بخشش اندر مرا پاے نیست	بمغز پدرت اندرون راے نیست
هیونے فرستاد و بگزارد پاے	بیامد بنزدیک توران خداے
بچربی شنوده همه یاد کرد	سر تور بے مغز پر باد کرد
چو این راز بشنید تور دلیر	بر آشفت ناگاه چون تند شیر
چنین داد پاسخ که با شهریار	بگو این سخن همچنین یاد دار
که مارا بگاه جوانی پدر	ازین گونه بفریفت اے دادگر
درخت است این خود نشانده بدست	کجا بار او خون و برگش کبست
ترا با من اکنون بدین گفت و گوے	بیاید بره اندر آورد روے
زدن راے و هشیار کردن نگاه	هیونے بر افگنده نزدیک شاه
زبان آورے چرب گوے از مهان	فرستاد نزدیک شاه جهان
بدو گفت کز من بگو این پیام	که اے شاه بینا دل و شادکام
نیاید که یابد دلاور شکیب	بجاے فزونی و جاے فریب

نشاید درنگ اندریں کار ہیچ — کہ خام آید آسایش اندر بسیچ
فرستادہ چوں پاسخ آورد باز — برہنہ شد آں روے پوشیدہ راز
برفت ایں برادر ز روم آں ز چیں — بزہر اندر آمیختہ انگبیں
رسیدند پس یک بدیگر فراز — سخن راندند آشکارا ز راز

پیغام فرستادنِ سلم و تور بہ فریدوں

گزیدند پس موبدے تیز ویر — سخن گوے و بینا دل و یادگیر
ز بیگانہ پردختہ کردند جاے — سگالش گرفتند ہر گونہ راے
سخن سلم پیوند کرد از نخست — ز شرمِ پدر دیدگاں را بشست
فرستادہ را گفت رہ در نورد — نباید کہ یابد ترا باد و گرد
برو زود نزدِ فریدوں چو باد — بجز راہ رفتنت کارے مباد
چو آئی بکاخِ فریدوں فرود — نخستیں ز ہر دو پسر دہ درود
و دیگر بگویش کہ ترسِ خداے — بباید کہ باشد بہر دو سراے
جواں را بود آزِ پیری امید — نگردد سیہ موے گشتہ سپید
چو سازی درنگ اندریں جاے تنگ — شود تنگ بر تو سراے درنگ
جہاں مر ترا داد یزدانِ پاک — ز تابندہ خورشید تا تیرہ خاک
ہمہ باز تو خواستی رسم و راہ — نگردی بفرمانِ یزداں نگاہ
نجستی بجز از کژی و کاستی — نکردی بہ بخشش اندروں راستی
سہ فرزند بودت خردمند و گرد — بزرگ آمدہ نیز پیدا ز خرد
ندیدی ہنر با یکے بیشتر — کجا دیگرے زو فرو برد سر
یکے را دمِ اژدہا ساختی — یکے را بابر اندر افراختی
یکے تاج بر سر ببالینِ تو — بدو گشتہ روشن جہاں بینِ تو
نہ ما زو بکام و پدر کمتریم — کہ بر تختِ شاہی نہ اندر خوریم

ایا داد گر شهریار زمین / همین داد هرگز مباد آفرین
اگر تاج زان تارک بی بها / شود دور یابد جهان زور ها
سپاری بدو گوشهٔ از جهان / نشیند چو ما گشته از نو نهان
وگر نه سواران ترکان و چین / هم از روم گردان جوینده کین
فراز آورم لشکری گرز دار / از ایران و ایرج برآرم دمار
چو بشنید موبد پیام درشت / زمین را ببوسید و بنمود پشت
بدانسان بزین اندر آمد بپای / که از باد آتش بجنبد ز جای
بدرگاه شاه آفریدون رسید / بر آورده دید سر نا پدید
بابر اندر آورده بالای اوی / زمین کوه تا کوه پهنای اوی
نشسته بدر بر گران سایگان / بپرده درون جای پر مایگان
بیک دست بر بسته شیر و پلنگ / بدست دگر ژنده پیلان جنگ
ز چندان گرانمایه گرد دلیر / خروشی بر آمد چو آوای شیر
سپهریست پنداشت ایوان بجای / بدی لشکری گردش اندر بپای
برفتند بیدار کار آگهان / بگفتند با شهریار جهان
که آمد فرستادهٔ نزد شاه / یکی پرمنش مرد با دستگاه
بفرمود تا پرده برداشتند / ز اسپش بدرگاه بگذاشتند
چو چشمش بروی فریدون رسید / همه دیده و دل پر از شاه دید
ببالا چو سرو و چو خورشید روی / چو کافور گرد گل سرخ روی
دو لب پر ز خنده دو رخ پر ز شرم / کیانی زبان پر ز گفتار نرم
فرستاده چون دید سجده نمود / سراسر زمین را ببوسه بسود
نشاندش فریدون هماگه ز پای / سزاوار کردش یکی خوب جای
بپرسیدش از دو گرامی نخست / که هستند شادان دل و تندرست
دگر گفت کاین دشت و راه دراز / چگونه سپردی نشیب و فراز

فرستاده گفت ای گرانمایه شاه　　مبیناد بی تو کسی پیشگاه
ز هر کس که پرسی بکام تو اند　　همه پاک زنده بنام تو اند
منم بندهٔ شاه را تا سزا　　چنین بر تن خویش تا پارسا
پیامم درشت آوریدم بشاه　　فرستنده پر خشم و من بیگناه
بگویم چه فرمایدم شهریار　　پیامی جوانان نا هوشیار
بفرمود پس تا زبان برگشاد　　شنیده سخن سربسر کرد یاد

پیغام گزاردن فرستادهٔ سلم و تور به فریدون

فریدون بدو پهن بگشاد گوش　　چو بشنید مغزش بر آمد بجوش
فرستاده را گفت کای هوشیار　　ترا خود نبایست پوزش بکار
که من چشم خود هم چنین داشتم　　همین بر دل خویش بگماشتم
بگو آن دو ناپاک بیهوده را　　دو آهرمن مغز پالوده را
انوشه که کردید گوهر پدید　　درود از شما خود بدینسان سزید
ز پند من ار مغزتان شد تهی　　چرا از خردتان نماند آگهی
ندارید شرم و نه ترس از خدای　　شما را همانا خرد نیست و رای
مرا پیشتر قیرگون بود روی　　چو سرو سهی قد و چون ماه روی
سپهری که پشت مرا کرد کوز　　نشد پشت گردان بجایست نوز
شما را خماند همان روزگار　　نماند خماننده هم پایدار
بدان برترین نام یزدان پاک　　برخشنده خورشید و تاریک خاک
به تخت و کلاه و بناهید و ماه　　که من بد نکردم شما را نگاه
یکی انجمن کردم از بخردان　　ستاره شناسان و هم موبدان
بسی روزگاران شد اندرین　　که کردیم بر داد بخش زمین
همه راستی خواستم زین سخن　　ز کژی نه سر بود پیدا نه بن

همه ترس یزدان بد اندر نهان
همه راستی خواستم زین جهان

چو آباد دادند گیتی به من
نجستم پراگندن انجمن

مگر همچنان گفتم آباد تخت
سپارم به سه دیدهٔ نیک بخت

شما را کنون گر دل از رای من
بگشتی و تاری کشید اهرمن

ببینید تا کردگار بلند
چنین از شما کرد خواهد پسند

یکی داستان گویم ار بشنوید
جهان بر که کارید آن بدروید

چنین گفت با ما سخن رهنمای
جز این است جاوید ما را سرای

به تخت خرد برنشست آز تان
چرا شد چنین دیو انباز تان

بترسم که در چنگ این اژدها
روان یابد از کالبدتان رها

مرا خود ز گیتی گه رفتن است
نه هنگام تیزی و آشفتن است

و لیکن چنین گوید آن سالخورد
که بودش سه فرزند آزاد مرد

که چون آز گردد ز دلها تهی
جهان خاک و هم گنج شاهنشهی

کسی کو برادر فروشد بخاک
سزد گر نخوانندش از آب پاک

جهان چون شما دید و بیند بسی
نخواهد شدن رام با هر کسی

کنون هرچه دانید کز کردگار
بود رستگاری بروز شمار

بجوئید و آن توشهٔ ره کنید
بکوشید تا رنج کوته کنید

فرستاده بشنید گفتار اوی
زمین را ببوسید و برگاشت روی

ز پیش فریدون چنان بازگشت
تو گفتی که با باد انباز گشت

سخن گفتن فریدون با ایرج از پیغام سلم و تور

فرستادهٔ سلم چون گشت باز
شهنشاه بنشست و بگشاد راز

گرامی جهان جوی را باز خواند
همه بودنی پیش او باز راند

ورا گفت کان دو پسر جنگ جوی
ز خاور سوی ما نهادند روی

از اختر چنین اشت شان بهره خود | کِه باشند شادان یکروزه بد
دگر شان ز دو کشور آبشخور اشت | کِه آن بوم ها را درشتی بر اشت
بها درت چندان برادر بود | کجا مر ترا بر سر افسر بود
چه پژمرده شد روی رنگین تو | نگردد کسے گرد بالین تو
تو گر پیش شمشیر مهر آوری | سرت گردد آسوده از داوری
دو فرزند من کز دو گوشه جهان | بدینسان گشادند بر من نهان
گرت سر بکار اشت بپیچ کار | در گنج بگشاے و بر بند بار
تو گر چاشت را دشت یازی بجام | وگرنه خورند اے پسر بر تو شام
نیابد ز گیتی ترا یار جشت | بے آزاری و راشتی یار تشت
نگه کرد پس ایرج پر هنر | بدان مهربان پاک و فرخ پدر
چنین داد پاسخ کِه اے شهریار | نگه کن بدین گردش روزگار
کِه چون باد بر ما همے بگذرد | خردمند مردم چرا غم خورد
همے پژمراند گل ارغوان | کند تیره دیدار روشن روان
بآغاز گنج اشت و فرجام رنج | پس از رنج رفتن ز جاے سپنج
چو بستر ز خاک اشت و بالین ز خشت | درختے چرا باید امروز کشت
کِه هر چند چرخ از برش بگذرد | تنش خون خورد بار کین آورد
خداوند شمشیر و گاه و نگین | چو ما دید بسیار و بیند زمین
ازان تاجور نامداران پیش | ندیدند کین اندر آیین خویش
چو دستور بایم من از شهریار | جهان بگذرانم به بد روزگار
نباید مرا تاج و تخت و کلاه | شوم پیش هر دو دوان بے سپاه
بگویم کِه اے نامداران من | چنان چون گرامی تن و جان من
به بیهوده از شهریار زمین | مدارید خشم و مجنبید کین
به گیتی چه دارید چندین امید | نگر تا چه بد کرد با جمشید

بفرجام شد هم ز گیتی پدر — نماندش همان بخت و تاج و کمر
مرا با شما هم بفرجام کار — بباید چشیدن بد روزگار
بباشیم با یکدگر شادمان — شویم ایمن از دشمن بدگمان
دل کینه ور شان بدین آورم — سزاوار تر زانکه کین آورم
فریدون چو بشنید گفتار اوے — دلش شادمان شد بدیدار اوے
بدو گفت شه اے خردمند پور — برادر همے رزم جوید تو سور
مرا این سخن یاد باید گرفت — ز مه روشنائی نباشد شگفت
ز تو پر خرد پاسخ ایدون سزید — دلت مهر و پیوند ایشان گزید
ولیکن چه جان و سرے بها — نهد بخرد اندر دم اژدها
چه پیش آیدش جز گزاینده زهر — که از آفرینش چنین است بهر
ترا اے پسر گر چنین است راے — بر آرائے کار و بپرداز جاے
پرستنده چند از میان سپاه — بفرماے کآیند با تو براه
ز درد دل اکنون یکے نامه من — نویسم فرستم بدان انجمن
مگر باز بینم ترا تندرست — که روشن روانم بدیدار تست

رفتن ایرج با نامهٔ فریدون نزد سلم و تور

یکے نامه بنوشت شاه زمین — بخاور خداو بسالار چین
چنین گفت کاین نامهٔ پندمند — بنزد دو خورشید گشته بلند
دو سنگی دو جنگی دو شاه زمین — میان کیان چون درخشان نگین
از آن کس که هرگونه دیداو جهان — شده آشکارا برو بر نهان
گزایندهٔ تیغ و گرز گران — فروزندهٔ نامدار افسران
نمایندهٔ شب بروز سپید — گشایندهٔ گنج بیش از امید
کنون رنجها گشت آسان برے — برو خلق گیتی در آورده روے

نخواہم ہمے خویشتن را کلاہ — نہ آگندہ گنج و نہ تخت و سپاہ
بسہ فرزند را خواہم آرام و ناز — از آں پس کہ بُردہم رنج دراز
برادر کزو بُود دِل تاں بدرد — دگر چہ نبرد بر کسے یادِ سرد
دواں آمد از بہرِ آزارِ تاں — بھاں آرزومند دیدارِ تاں
بیفگند شاہی شما را گزید — چناں کز رہِ نامداراں سزید
ز تخت اندر آمد بزیں بر نشست — برفت و میاں بندگی را ببست
بداں کو بسال از شما کہتر است — بہ مہر و نوازندگی درخور است
گرامیش دارید و توشہ خورید — چو پروردہ تن شد رواں پرورید
چو از بُودنش بگذرد روز چند — فرستید نزدِ منش ارجمند
نہادند بر نامہ بر مُہرِ شاہ — بایواں بر ایرج گزیں کرد راہ
بشد با تنے چند برنا و پیر — چناں چوں بُود راہ را ناگزیر
چو تنگ اندر آمد بنزدیکِ شاں — نبُود آگہ از رائے تاریکِ شاں
پذیرہ شُدندش بآئینِ خویش — سپہ سربسر باز بُردند پیش
چو دیدند روئے برادر بہ مہر — یکے تازہ تر بر گشادند چہر
دو پرخاش جو با یکے نیک خوے — گرفتند پرسش نہ بر آرزوے
دو دِل پُر ز کینہ یکے دِل بجاے — برفتند ہر سہ بہ پردہ سراے
بایرج نگہ کرد یکسر سپاہ — کہ او بُد سزاوارِ تخت و کلاہ
بے آرام شاں دِل شُد از مہرِ اوے — دِل از مہر و دیدہ پُر از چہرِ اوے
سپاہِ پراگندہ شُد جفت جفت — ہمہ نام ایرج بُد اندر نہفت
کہ اینست سزاوارِ شاہنشہی — جز ایں را مبادا کلاہِ مہی
بہ لشکر نگہ کرد سلم از کراں — سرش گشت زاں کار یکسر گراں
بہ لشکرگہ آمد دِلے پُر ز کیں — جگر پُر ز خوں ابرواں پُر ز چیں
سراپردہ پرداخت از انجمن — خود و تور بنشست با رائے زن

سخن شد پژوهیده از هر درے   زِ شاهیّ و تاج و زِ هر کشورے
بتور از میانِ سخن سلم گفت   کہ یک یک سپاه از چه گشتند جفت
بهنگامهٔ باز گشتن زِ راه   همانا نه کردی به لشکر نگاه
کہ چنداں کجا راه بگذاشتند   یکے چشم زِ ایرج نه برداشتند
هم از چاره تا دیر گردش بسے   بداں تا بدو بنگرد هر کسے
بہ بینند ایمن فسو آمدند اوے   بدل بر گزینند پیوندِ اوے
سپاهِ دو شاه از پذیره شدن   دگر بود و دیگر بباز آمدن
از ایرج دلِ ما همه تیره بود   بر اندیشه اندیشها بر فزود
سپاهِ دو کشور چو کردم نگاه   ازیں پس جز او را نخواهند شاه
اگر بیخ او نگسلانی زِ جاے   زِ تختِ بلند اوفتی زیرِ پاے
بریں گونه از جاے برخاستند   همه شب همے چاره آراستند

کشته شدنِ ایرج بدستِ برادرانش

چو برداشت پرده زِ پیش آفتاب   سپیده بر آمد بپالوده خواب
دو بیهوده را دل بر آں کار گرم   کہ دیده بشویند هر دو زِ شرم
برفتند هر دو گرازاں زِ جاے   نهادند سر سوے پرده سراے
چو از خیمه ایرج بره بنگرید   پُر از مهر دل پیش ایشاں دوید
برفتند با او به خیمه درون   سخن بیشتر بر چرا رفت و چون
بدو گفت تور ار تو از ما کهی   چرا بر نهادی کلاهِ مهی
ترا باید ایران و تختِ کیاں   مرا بر درِ ترک بسته میاں
برادر کہ مهتر بخاور برنج   بسر بر ترا افسر و زیر گنج
چنیں بخششے کاں جهانجوے کرد   همه سوے کهتر پسر روے کرد
چو از تور بشنید ایرج سخن   یکے خوب تر پاسخ افگند بن

بدو گفت کاے مہتر نامجوے
اگر کام دل خواہی آرام جوے

نہ تاج کئی خواہم اکنوں نہ گاہ
نہ نام بزرگی نہ ایران سپاہ

من ایراں نخواہم نہ خاور نہ چیں
نہ شاہی نہ گسترده روے زمیں

بزرگی کہ فرجام آں تیرگیست
بداں مہتری بر بباید گریست

سپہر بلند ار کشد زینِ تو
سرانجام خشتست بالینِ تو

مرا تختِ ایراں اگر بود زیر
کنوں گشتم از تاج و از تخت سیر

سپردم شما را کلاه و نگیں
مدارید با من شما نیز کیں

مرا با شما نیست جنگ و نبرد
نباید بمن ہیچ دل رنجہ کرد

زمانہ نخواہم بآزارِ تاں
وگر دور مانم ز دیدارِ تاں

جز از کہتری نیست آئینِ من
نباشد بجز مردمی دینِ من

چو بشنید تور ایں ہمہ سربسر
بگفتارش اندر نیاورد سر

نیامدش گفتارِ ایرج پسند
نہ نیز آشتی نزدِ او ارجمند

ز کرسی بخشم اندر آورد پاے
ہمی گفت و برجست ہزماں ز جاے

یکایک بر آمد ز جاے نشست
گرفت آں گراں کرسیٔ زر بدست

بزد بر سرِ خسروِ تاجدار
ازو خواست ایرج بجاں زینہار

نیامدت گفت ایچ ترس از خداے
نہ شرم از پدر خود ہمینست راے

مکش مر مرا کت سرانجام کار
بگیرد بخونِ منت روزگار

مکن خویشتن را ز مردم کشاں
کزیں پس نیابی خود از من نشاں

پسندی و ہم داستانی کنی
کہ جاں داری و جاں ستانی کنی

پسندہ کنم زیں جہاں گوشۂ
بکوشش فراز آورم توشۂ

میازار مورے کہ دانہ کش است
کہ جاں دارد و جانِ شیریں خوش است

سیاہ اندروں باشد و سنگدل
کہ خواہد کہ مورے شود تنگدل

بخونِ برادر چہ بندی کمر
چہ سوزی دلِ پیر گشتہ پدر

جهان خواستی یافتی خون مریز — مکن با جهاندار یزدان ستیز
سخن چند بشنید و پاسخ نداد — دلش بود پر خشم و سر پر ز باد
یکی خنجر از موزه بیرون کشید — سراپای او چادر خون کشید
بدان تیز زهر آبگون خنجرش — همی کرد چاک آن کیانی برش
فرود آمد از پای سرو سهی — گسست آن کمرگاه شاهنشهی
دوان خون بر آن چهرهٔ ارغوان — شد آن نامور شهریار جوان
سر تاجور از تن پیل وار — به خنجر جدا کرد و برگشت کار
جهانا بپروردیش در کنار — وز آن پس ندادی بجان زینهار
نهانی ندانم ترا دوست کیست — بدان آشکارت بباید گریست
چو شاهان بکینه کشی خیره خیر — از این دو ستمگاره اندازه گیر
بیاگند مغزش به مشک و عبیر — فرستاد نزد جهانبخش پیر
چنین گفت کاینک سر آن نیاز — که تاج نیاکان بدو گشت باز
کنون خواه تاجش ده و خواه تخت — شد آن شاخ گستر نیازی درخت
برفتند باز آن دو بیداد شوم — یکی سوی چین و یکی سوی روم

آوردن تابوت ایرج نزد فریدون

فریدون نهاده دو دیده براه — سپاه و کلاه آرزومند شاه
چو هنگام برگشتن شاه بود — پدر زان سخن خود کی آگاه بود
همی شاه را تخت فیروزه ساخت — همان تاج را گوهر اندر نشاخت
پذیره شدن را بیاراستند — می و رود و رامشگران خواستند
تبیره ببردند و پیل از درش — ببستند آذین همه کشورش
بدین اندرون بود شاه و سپاه — یکی گرد تیره برآمد ز راه
هیونی برون آمد از تیره گرد — نشسته برو بر سواری بدرد

خروشان بزاری و دل سوگوار — یکی زر تابوتش اندر کنار
چه تابوت زر اندرون پرنیان — نهاده سر ایرج اندر میان
ابا ناله و آه و با روی زرد — به پیش فریدون شد آن شوخ مرد
ز تابوت زر تخته برداشتند — که گفتار او خیره پنداشتند
ز تابوت چون پرنیان برکشید — بریده سر ایرج آمد پدید
بیفتاد ز اسپ آفریدون بخاک — سپه سربسر جامه کردند چاک
سیه شد رخان دیدگان شد سپید — که دیدن دگرگونه بودش امید
چو خسرو بدان گونه آمد ز راه — چنین باز گشت از پذیره سپاه
دریده درفش و نگونسار کوس — رخ نامداران برنگ آبنوس
تبیره سیه کرده و روی پیل — پراگنده بر تازی اسپانش نیل
پیاده سپهبد پیاده سپاه — پر از خاک بر سر گرفتند راه
خروشیدن پهلوانان بدرد — کنان گوشت بازو بر آن راد مرد
مبر خود بمهر زمانه گمان — نه نیکو بود راستی از کمان
بدین گونه گردد بما بر سپهر — بخواهد ربودن چو بنمود چهر
چو دشمنش گیری نمایدت چهر — وگر دوستش خوانی نه بینیش مهر
یکی پندت گویم ترا من درست — دل از مهر گیتی بباید شست
سپه داغ دل شاه با های و هوی — سوی باغ ایرج نهادند روی
بروزی که جشن شاهان بدی — ورا بیشتر جشنگاه آن بدی
فریدون سر شاه پور جوان — بیامد ببر بر گرفته نوان
بر آن تخت شاهنشهی بنگرید — سر تخت را نیز بی شاه دید
برافشاند بر تخت خاک سیاه — بگیوان بر آمد فغان سپاه
همی سوخت کاخ و همی خست روی — همی ریخت اشک و همی کند موی
میان را بزنار خونین ببست — فگند آتش اندر سرای نشست

گلستانش برکند و سروان بسوخت بیکبارگی چشم شادی بدوخت
نهاده سر ایرج اندر کنار سر خویش کرده سوی کردگار
همی گفت کای داور دادگر بدین بی گنه کشته اندر نگر
به خنجر سرش خسته در پیش من تنش خورده شیران آن انجمن
دل هر دو بیداد زآنسان بسوز که هرگز نبینند جز تیره روز
بداغ جگر شان کنی آژده که بخشایش آرد بر ایشان دده
همی خواهم ای داور کردگار که چندان امان یابم از روزگار
که از تخم ایرج یکی نامور ببینم بدین کینه بسته کمر
چو این بی گنه را بریدند سر ببرد سر آن دو بیداد گر
چو دیدم چنان زآن سپس شایدم کجا خاک بالا بپیمایدم
بدین گونه بگریست چندان بزار همی تا گیا رستش اندر کنار
زمین بستر و خاک بالین اوی شده تیره روشن جهان بین اوی
در بار بسته گشاده زبان همی گفت زار ای نبرده جوان
کس از تاجداران بدین سان نمود که تو مردی ای نامبردار گرد
سرت را بریده بزور اهرمن تنت را شده کام شیران کفن
خروش و فغان و دو چشم پر آب ز هر دام و دد برده آرام و خواب
سراسر همه کشورش مرد و زن بهر جای کرده یکی انجمن
همه دیده پر آب و دل پر ز خون نشسته به تیمار مرگ اندرون
همه جامه کرده کبود و سیاه نشسته بانبوه با سوگ شاه
چه مایه چنین روز بگذاشتند همه زندگی مرگ پنداشتند
برآمد برین تیز یک چند گاه شبستان ایرج نگه کرد شاه
فریدون شبستان سراسر بگشت بر آن ماه رویان همی برگذشت
یکی خوب چهره پرستنده دید کجا نام او بود ماه آفرید

کِرا ایرج پرورده بسیار داشت ‏ ‏ قضا را کنیزک از و بار داشت

پری چهره را بچّه بُد در نهان ‏ ‏ از آن شاد شُد شهریارِ جهان

از آن خُوب رُخ شُد دِلش پُر اُمید ‏ ‏ بکین پسر داد دِل را نوید

چو هنگامِ زادن آمد پدید ‏ ‏ یکے دُختر آمد زِ ماه آفرید

شُد اُمّیدِ کوتاه برِ شاه دراز ‏ ‏ بپروردش او را بشادیّ و ناز

جهانے سرِ فتنه پروردنش ‏ ‏ بر آمد بناز و بُزرگی تنش

نیا را ہمے بُود اندُه گُسار ‏ ‏ بمانده زِ دردِ پسر یادگار

مر آن لاله رُخ را زِ سرتا بپاے ‏ ‏ تو گُفتی مگر ایزد جسته بجاے

چو پر رست و آمدش هنگامِ شُوے ‏ ‏ چو پروین شُدش رُوے و چُوں قیر مُوے

نیا نامزد کرد شُوییش پشنگ ‏ ‏ بدو داد چندے بر آمد دِرنگ

پشنگ آنکه پورِ برادرش بُود ‏ ‏ نژاد از گرامایه گوهرش بُود

نکوے بُود از تخمِ جمشید شاه
سزاوارِ شاهی و تخت و کُلاه



مثالیں	قاعدے	نمبرِ شمار
دیر۔ بیچے۔ شاہی+	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا۔ اوّل یائے مجہول کے ماقبل۔ دُوسرے یائے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے+	۷
شُکر	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے۔ تو اُس پر پیش لکھا گیا+	۸
دُور	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا+	۹
زور	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا+	۱۰
صبْر	الف۔ واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے۔ اُس پہ جزم لکھا گیا+	۱۱
؟	اِستفہام کی علامت	۱
!	ندا۔ تعجب۔ حسرت۔ دُعا قسم۔ خوشی کی علامت	۲
۔	تھوڑے وقفے کی علامت	۳
+	پُورے وقفے کی علامت	۴

ہدایت۔ جہاں پُورا وقفہ ہے۔ وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہیئے۔ باقی جگہ کم+

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,

BY

LALA MOTI RAM, MANAGER.

قیمت فی جلد ۳ر ۱۱ پاؤ

15,000